500/-

17/12/35

Baitul Pachici, « les vingt cinq histoires d'un génie » par Sri Lallou Dji Lâl Kabi, en Goudjarate, je le pense [illegible]

232 pp. in 4o

Cet ouvrage a été traduit du sanscrit en bradj-bhakha par Surat Kabichwar, et de ce dialecte en hindoustani par Lallou, qui fut aidé dans ce travail par Mazhar Ali Khan Wila. De plus, James Mouat, alors professeur d'hindoustani au collège de Fort William, chargea Tarini Charan Mitr de revoir ce travail.

436. ~~The First Volume of a~~ HISTORY ~~of the~~ PERSIAN SHAHS ~~contemporary with~~ MOHAMMED. Baitul Pachici.

This is a fine specimen of calligraphy: it is written in a bold, clear, and elegant Taalik, the kind peculiar to Hindoustani MSS.; very regular, and with wide and clear spaces between the lines. 4to, 232 pp. 1*l.* 16*s.*

Complète

Offert par le Duc de Camposelice à la Bibliothèque Nationale le [illegible] octobre 1881.

Duc de Camposelice

Paris Octobre 1881

A

No 69.

جلد اول

جلد اول

MICROFILMADO
F.R. 1249
06/04/2005
Adriano Jr.

E

1

BIBLIOTHECA NACIONAL DE LISBOA

Y, 4, 21

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو پہلے ہو توحید سے تر زباں :: لکھوں آگے نعت رسول زماں ::

ابتداے داستان یوں ہی کہ محمد شاہ بادشاہ کے

زمانے میں راجا جیسنگہ سوای جو مالک جی نگر تھا اُسنے صورت

نام کبیسر نے کہا کہ بیتال پچیسی جو زبان سنسکرت کی زبان میں ہی اسکو

تم برج کی بھاکھا میں کہو تب اسنے بموجب راجا کے حکم کے

برج کی بولی میں کہا سو اب عالی گوہر بادشاہ کے عہد

کے بیچ اور عصر میں امیر الامرا زبدہ نوئیناں عظیم الشان مشیر
خاص حضور شاہ کیواں بارگاہ انگلستان اشرف الاشراف
مارکویس لارڈ ولزلی بہادر گورنر جنرل ممالک محروسہ
سرکار کمپنی انگریز متعلقہ کشور ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی کے مظہر علی خاں شاعر نے جسکا تخلص ولا ہے
واسطے سیکھنے اور سمجھنے صاحبان عالی شان کے
بموجب فرمانے جناب جان گلکرسٹ صاحب دام اقبالہ
کے زبان سہل میں جو خاص عام بولتے ہیں اور برج
کی بھاکھا اکثر اسمیں ہووے بلکہ کہہ ومہ کے روزمرے
کے موافق جسے عالم و جاہل گنتی کو تہ سب سمجھیں اور ہر ایک
کی طبیعت پر آسان ہووے مشکل کسی طرح کی ذہن پر
نگذرے بیان کیا امید ہی کہ حسن قبول پاوے شروع
کہانی کا یہہ ہی کہ دھار انگر نام ایک شہر تھا کہ وہانکا

راجا گندھرپ سین اور اسکی چار رانیاں تھیں ان چار رانیوں سے
چھ بیٹے تھے ایک سے ایک پنڈت اور زورآور تھا
قضاے کردگار بعد چند روز کے وہ راجا مرگیا اور اسکی جاگہہ
بڑا بیٹا شنک نام راجہ ہوا پھر کتنے دنوں کے پیچھے اسسے جو
چھوٹا بکرم نام بھائی تھا وہ بڑے بھائیکو مار کر آپ راجا
ہوا اور بخوبی راج کرنے لگا دن بدن اسکا راج ایسا
بڑھا کہ تمام جنبودیپ کا راجا ہوا اور اچل راج کرکے
ساکا انے باندھا پھر کتنے دنوں کے بعد راجانے
یہہ اپنے دلمیں بچارا کہ جن ملکونکا نام میں سنتا ہوں
ان ملکونکی سیر کیا چاہیے یہہ اپنے جیمیں ٹھہرا راج گدی
بھرتھری کو سونپ آپ جوگی بن ملک ملک کی اور بن
بنکی سیر کرنے لگا اور ایک براہمن اس شہر میں تپسیا
کرتا تھا ایکدن دیوتا نے اسے امرت پھل لاکر دیا تب

وہ اس پھل کو اپنے گھر میں لا کر باہمنی سے کہنے لگا کہ جو
کوئی اس پھل کو کھاویگا سو امر ہوگا یہہ مجھے دیوتا نے
پھل دیتے وقت کہا یہہ سنکے باہمنی بہت سا رو کر کہنے
لگی کہ یہہ ہمیں برا پاپ بھوگ کرنا پڑا کیونکہ امر ہو کے
کب تک بھیک مانگیں گے بلکہ اسسے مرنا بہتر ہی
جو مر جائے تو سنسار کے دکھہ سے چھوٹ جائے تب برہمن بولا
کہ لینے تو میں لے آیا پر تیری بات سنکے میری بدھہ
کھوئی گئی اب جو تو بتاوے سو میں اس پھل کو کروں
پھر اسے باہمنی نے کہا یہہ پھل راجا کو دو اور اسکے بدلے
لچھمی لو جسسے سوارتھ پرمارتھ دونوں ہوں یہہ بات
سن برہمن راجا کے پاس گیا اور اسیں وہی پھل
کا احوال بیان کرکے کہا کہ مہاراج یہہ پھل اب لیجے
اور مجھے کچھ لچھمی دیجے اسکے چرنچھورنے میں مجھے سکھہ ہے

پھر راجا نے برہمن کو لاکھ روپیے دے بدا کر محل میں آ
جس رانی کو بہت سا چاہتا تھا اسے وہ پھل دیکر کہا اے
رانی تو اسے کھا کہ امر ہو یگی اور ہمیشہ جوان رہےگی رانی
نے اس باتکو سن راجا سے پھل لے لیا راجا باہر اپنی
سبھا میں آیا اور اس رانی کا ہِتو ایک کوتوال تھا
اسنے وہ پھل اسے دیا اتفاقا اسکی ایک بیسوا تھی وہ پھل
اُسنے اسے دیا اور اسکی خوبی بیان کی وہ بیسوا اپنے جیمیں
سوچی کہ یہہ پھل راجا کے دینے جوگ ہی یہہ بات اپنے
سہنیں تھان وہ پھل راجا کو جا کر دیا راجا نے اُسے وہ
پھل لے بہت سا دھن دے بدا کیا اور پھل کو دیکھہ اپنے
جیمیں چینتا کر سنسار سے اُداس ہو کہنے لگا کہ یہہ سنسار
کی مایہ کسی کام کی نہیں کیونکہ اسکے انت میں نرک بھوگنا
ہوتا ہی اسلئے اُتم یہہ ہی کہ تپسیا کیجے اور بھگوان کی یاد میں

رہئے کہ جسے آخر کو بھلا ہووے یہہ بات دلیں پہنچی تھرا
مندر میں گیا رانی سے پوچھا کہ تونے وہ پھل کیا کیا اُنے
کہا میں اسے کھا گئی تب وہ راجانے [illegible] وہ پھل رانی
کو دیکھا دیا وہ جھجک سی رہ گئی اور کچھ جواب نہ آیا
پھر راجانے باہر آ اُس پھل کو دُھلوا کر کھایا اور راج بات
چھوڑ جوگی ہو گیا بنا کہے تنکو نکل گیا راج بکرم کا خالی رہا جب یہہ
خبر راجا اندر کو پہنچی تو راجا اندر نے ایک دیو دھارا نگر
کی رکھوالی کو بھیجا وہ دن رات اس شہر کی چوکی دیا
کرتا تھا اس بات کا شور ملک بملک ہوا کہ راجا بھرتھری
راج چھوڑ گیا یہہ خبر راجا بکرم بھی سنتے ہی ترنت اپنے
دیس کے پاس آیا اسوقت آدھی رات تھی اُسی
سمے نگر میں جانے لگا تب وہ دیو پکارا تو کون ہے
اور کہاں جاتا ہے کھڑا رہ اپنا نام بتا تب راجانے کہا

ہیں راجا بکرم ہوں اپنے شہر میں جاتا ہوں تو کون ہی جو مجھے
روکتا ہی تب دیو بولا کہ مجھے دیوتاؤں نے اس نگری
کی رکھوالی کو بھیجا ہی جو تم راجا بکرم ہو تو پہلے مجھسے جدھ
کرو پیچھے شہر میں جاو اس بات کے سنتے ہی راجا نے
جرنا کاچ کر اس دیو کو للکارا پھر وہ بھی انکے سنمکھ ہو لڑائی
ہونے لگی ندان راجا نے دیو کو پچھاڑ اسکی چھاتی پر چڑھ
بیٹھا تب اسے کہا ای راجا تو نے مجھے پچھاڑا لیکن میں
تجھے جی دان دیتا ہوں میں چاہوں تو تجھے مار ڈالوں تو مجھے
جی دان کیا دیگا تب وہ راجا ہنس بولا کہ ای راجا میں
تجھے کال سے بچاتا ہوں پہلے میری ایک بات سن پھر
پیچھے یہی منڈل کا راج کر نربھی ہو کے تب راجا نے اسے
چھوڑ دیا اور اسکی بات دل دیکے سنے لگا پھر دیو نے
یہہ اسے کہا اس شہر میں چندر بھان نام ایک راجا

[illegible] جی دان [illegible] دیتا ہی

بڑا داتا تھا اتفاقاً ایک روز وہ جنگل کو نکل گیا تو دیکھتا کیا
ہی کہ ایک تپشی درخت میں اُلٹا لٹکا ہوا ہی اور
دھواں پی پی کر رہتا ہی نہ کسو سے کچھ لیتا ہی نہ بات
کرتا ہی اس تپسی کا یہہ حال دیکھہ راجا اپنے گھر آئے
اور اپنی سبھا میں بیٹھہ کر یہہ کہنے لگے جو کوئی اس تپسی
کو لاوے وہ لاکھہ روپے پاوے اس بات کو سنکر
ایک بیسوا راجا کے پاس آ یہہ عرض کرنے لگی اگر مہاراج
کی آگیا پاؤں تو اسی تپسی سے ایک لڑکا جنواؤں اور اُسی
کے کاندھے پر چڑھا کر لے آؤں اس بات کے سنے سے
راجا کو اچنبھا ہوا اور اس بیسوا کو تپشی کے لانے کے واسطے
بیڑا دیکر رخصت کیا وہ اس بنمیں گئی اور جوگی کے مقام
پر پہنچی دیکھتی کیا ہی کہ وہ جوگی اُلٹا لٹکا ہی نکچھ کھاتا ہی
نکچھ پیتا ہی اور سوکھہ رہا ہی تب اس بیسوا نے حلوا پکا

اس تپشی کے منہہ میں دیا اسے میٹھا جو لگا تو وہ اسے چاٹ
گیا پھر اس بیسوا نے اور لگا دیا اسیطرحسے دو روز تک حلوا
جیتا یا کی اسکے کھانے سے ایک قوت اسے ہوی تب
انکھیں کھول درخت سے نیچے اترا اسے پوچھنے لگا تو اس
تھاون کس کام کو آئی تب بیسوا نے کہا میں دیو کنیا
ہوں سرگ لوکیں تپسیا کرتی تھی اب اس بنیں آئی
ہوں تب اس تپشی نے کہا تمھاری سندھی کہاں ہی
ہمیں دکھاؤ پھر وہ بیسوا اس تپشی کو اپنی سندھی میں لاکر
کھتراس بھوجن کروانے لگی تب تپشی نے دھواں پینا
چھوڑ دیا اور ہر روز کھانا پانی پینے لگا ندان کام دیو
نے اسے ستایا پھر تو تپشی نے اسے بھوگ کیا جوگ
کھویا اور بیسوا کو گربھ رہا بعد کتنے دنوں کے لڑکا پیدا ہوا
جب کئی ایک مہینے کا ہوا تب اس رنڈی نے تپشی

سا

سے کہا کہ گسائیں جی اب چلکر تیرت جاترا کیجے جسے
سر پر کے سب پاپ چھی ہویں ایسی باتیں کر اسے
بھلالڑکا اسکے کاندھے پر چرھا راجا کی مجلس کو چلی کہ جہاں
سے اس بات کا بیڑا اتھا کر آئی تھی جبوقت راجا
کے سامھنے پہنچی تو راجا اسکو دور سے پہچان اور
لڑکے کو اس نیشی کے کاندھے پر دیکھ اپنی منڈلی کے لوگوں
سے کہنے لگے تم دیکھو تو یہہ وہی ہیوا ہی کہ جو جوگی کے لینے کو
گئی تھی سبھا کے لوگوں نے عرض کی کہ مہاراج سچ فرماتے
ہو یہہ وہی ہیوا ہی اور ملاحظہ فرمائے کہ جو جو باتیں حضور
میں عرض کر گئی تھی وہ سب ظہور میں آئیں جب جوگی نے
یہے باتیں راجا کی اور اسکی محفل کے لوگونکی سُنی تو سمجھا کہ
راجا نے میری تپسیا کے ڈگانے کے لئے یہہ جتن کیا تھا
یہہ احوال کہکر پھر دیوتا بولا ای راجا بکرم وہ جوگی یہہ اپنے

جیمیں بچار کر وہاں سے الٹا پھر شہر کے باہر نکل اس لڑکے کو
مار ڈال ایک اور جنگل میں جا جوگ کرنے لگا اور اس
راجا کا بعد روز چند کے کال ہوا اور جوگی نے جوگ پورا
کیا غرض اس بات کا یوں ہی کہ تم تین آدمی ایک نگر
میں اور ایک نچھتر جوگ مہورت میں پیدا ہوئے ہو تم نے راجا
کے گھر میں جنم لیا دوسرا تیلی کے ہو تیسرا جوگی کمہار
کے گھر پیدا ہوا تم تو یہاں کا راج کرتے ہو اور تیلی کا تا پتال کے
راج کا مالک تھا سو اس کمہار کے نے خوب اپنا جوگ
سادھ تیلی کے کو مار مرگھٹ میں مسان بنا سرس کے درخت
میں الٹا لٹکا رکھا ہی اور تیرے مارنے کی فکر میں ہی اگر
تو اسے بچیگا تو راج کریگا اس احوال سے میں نے تجھے خبردار
کیا تو اسے غافل مت رہنا اتنی بات کہہ کر دیت تو
چلا گیا یہہ محل میں اپنے داخل ہوے جب صبح ہوئی تو راجا

باہر نکل بیٹھے اور دربار عام کو حکم کیا جتنے چھوٹے بڑے نوکر
چاکر تھے سب نے آآ کے حضور میں نذریں دیں اور
شادیانے بجنے لگے کہ سارے شہر کو ایک عجب طرح
کی خوشی خورمی حاصل ہوئی کہ جابجا اور گھر گھر ناچ راگ
مچ کیا پھر راجا دھرم راج کرنے لگا عرض ایکدن کا
ذکر ہے کہ شانت شیل نام جوگی ایک پھل ہاتھ میں
لئے راجا کی سبھا میں آیا اور پھل اسکے ہاتھ میں دے
آسن اس جگہہ بچھا کر بیٹھا پھر ایک گھڑی کے پیچھے چلا
گیا راجا نے اسکے جانے کے بعد اپنے منمیں بچارا کہ جسے دیو
نے کہا تھا وہی تو نہو یہہ سمجھ کر پھل نکھایا اور بھنڈاری کو
بلاکر دیا کہ اسے اچھی طرح سے رکھنا پر جوگی ہمیشہ اسیطرح سے
آتا اور ایک پھل روز دے جاتا اتفاقاً ایکروز راجا اپنے
اصطبل کے دیکھنے کو گئے تھے اور مصاحب بھی کچھ ساتھ

تھے اتنے میں جوگی بھی وہاں پہنچا اور اسطرح سے پھل راجا
کے ہاتھ میں دیا راجا اسے اچھال نے لگے کہ ایک بارگی
ہاتھ سے زمین پر گر پڑا اور بندر نے اٹھا کر توڑ ڈالا ایک لعل
اسمیں سے ایسا نکلا کہ راجا اور اسکے مصاحب اسکی جوت
کو دیکھ حیران ہو گئے تب تو راجا نے جوگی سے کہا کہ ای
جوگی تو نے یہہ لعل مجھے کس واسطے دیا تب وہ کہنے لگا ہے
مہاراج شاستر میں لکھتا ہی کہ خالی ہاتھ اتنی جگہہ نجائے
راجا گرو جوتشی بید بیتی کے کہ یہاں پھل سے پھل اسواسطے
ملتا ہی ای راجا تم ایک لعل کو کیا کہتے ہو میں نے جتنے
پھل تمکو دیئے ہیں ان سب میں رتن ہیں یہہ بات سن
راجا نے بھنڈاری سے کہا جتنے پھل تجکو دیئے ہیں ان سبکو
لے آ تب بھنڈاری راجا کی آگیا پا ترنت لے آیا اور
ان پھلونکو جو تڑوایا تو سب میں سے ایک ایک لعل نکلا

جب

جب اتنے لعل دیکھے تو راجا نہایت خوش ہوا اور رتن
پارکھی کو بلوا لعلونکو پرکھوانے لگا اور یوں بولا کہ ساتھ
کچھ نہیں جائگا دنیا میں دھرم بڑی چیز ہی جو کچھ ہر ایک
برب کا مول ہو سو دھرم سے کہہ دیجے یہہ بات سن
جوہری بولا کہ مہاراج تمنے سچ فرمایا جسکا دھرم سنگ اسکا سب
کچھ رہیگا دھرم ہی ساتھ جاتا ہی اور تو جا رہیں
وہی دونو
کام آتا ہی سنو مہاراج ہر ایک برب ایسے سینے
ارنگ سنگ ڈھنگ میں درست ہی اگر ہر ایک کا مول کروڑ
کروڑ کہوں تو بھی ہو نہیں سکتا سچ یہہ ہی کہ ایک ایک
ایک ایک لعل کی قیمت ہی یہہ سن راجا بہت سا
خوش ہو جوہریکو خلعت دے رخصت کر جوگی کا ہاتھ
پکڑ گدّی پر لے آئے اور کہنے لگے میرا تو سارا ملک بھی
ایک لعل کا بہا نہیں ہی تمنے دِگمبر ہو کر جو اتنے رتن

میرے تئیں دیئے ہیں اسکا بچار کیا ہی سو تم مجھ سے
کہو تب جوگی بولا راجا اتنی باتیں پر کاوش کرنی اچنبہ
نہیں جنتر منتر او کھد دھرم گھر کا احوال ہر چیز کا کھانا بری
بات سنی ہوئی یہہ سب باتیں لوگوں میں کہی نہیں جاتیں
اکیلے میں کہونگا سنو یہہ قاعدہ ہی جو بات چھہ
کانوں پڑتی ہی وہ چھپی نہیں رہتی چار کان کی بات
کوئی نہیں سنتا اور دو کان کی بات برہما بھی نہیں جانتا
آدمی کا کون ذکر ہی یہہ بات سن راجا جوگی کو نرالے میں لے جا
پوچھنے لگا کہ گسائیں جی تمنے اتنے لعل مجھے دیئے اور ایک روز
بھی بھوجن نکیا میں تمسے بہت شرمندہ ہوں اپنا جو مطلب ہو سو کہو
تب جوگی بولا کہ راجا گوداوری ندی کے تیر مہا سمشان میں منتر
سدھ کرونگا اسے اشٹ سدھ مجھے ملے گی سو میں تمسے بھیا
مانگتا ہوں ایک روز تم میرے پاس رات بھر رہنا تمہارے

پاس کے رہنے سے میرا منتر سدھ ہو جاویگا تب راجانے
کہا اچھا ہم آوینگے تم وہ دن ہمیں بتا جاؤ پھر جوگی بولا
بھادوں بدی چودہس منگل وار کی سانجھ تم میرے
پاس اکیلے آنا شستر باندہ کے راجانے کہا تم جاوہیں
پھر آؤنگا اور کسو کو ساتھ نلاؤنگا اسطرحکا راجا سے
بچن لے رخصت ہو متھہ میں جا تیار ہو سب سامان
لے اُس مرگھٹ میں جا بیٹھا اور یہاں راجا اپنے جی میں
چنتا کرنے لگا اِسمیں وہ سماں بھی ان پہنچا تب راجا
وتلول تلوار باندھ لنگوٹ کس اکیلا رات کو جوگی
کے پاس جا پہنچا اور اسکو ادیس سنایا جوگی نے کہا
ادبیٹھو پھر راجا وہاں بیٹھ گئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ چاروں
طرف بھوت پلید ڈاین طرح بطرحکی بھیانک صورتیں
بنائے ناچتے ہیں اور جوگی بیچ میں بیٹھا ڈوگیان بجا تا

ہی راجانے یہہ احوال دیکھہ کچھہ ڈر بھونکیا اور جوگی
سے کہا مجھے کیا آگیا ہی اُسنے کہا راجا تم آئے ہو تو ایک
کام کرو یہانسے دکھن طرف دو کوس پر ایک
مرگھٹ ہی اُسمیں ایک سرس کا درخت
ہی اور اُس پیڑ میں ایک مردہ لٹکتا ہی اُسے
میرے پاس ترنت لاؤ کہ میں یہاں پوجا کرتا ہوں
راجا کو اُدھر بھیجا آپ آسن مار جپ کرنے لگا ایک
تو اندھری رات کی ڈراونی تھی دوسرے مینہہ کی ایسی
جھڑی لگی ہوئی گویا یہہ جرس کر پھر نہ برسیگا اور بھوت
پلید ایسا شور غل کرتے تھے کہ شور بیر بھی ہو تو دیکھہ کے
گھبرا جائے لیکن راجا اپنی راہ چلے جاتے تھے سانپ
پڑھہ جو آن آن پاوںمیں لپٹتے تو اُنکو منتر پڑھہ جھڑا
دیتے جوں توں یہہ کٹھن بات کاٹ کر راجا اُس

ں

سامنیں پھیے دیکھتے کیا ہیں کہ بھوت پکڑ پکڑ آدمیونکو وے
دے مارتے ہیں ڈائنیں لڑکونکے کلیجے چباتیں ہیں شیر ڈ
ہارتے ہیں ہاتھی چنگھاڑیں مارتے ہیں غرض اس
درخت کو جو دیکھا تو جڑ سے پھننگ تلک ہر ایک ڈال
بات اسکا دھڑ دھڑ جلتا ہی اور ہر چہار طرف سے
مارا مار لے لے خبردار جانے نپاوے ایک غوغا برپا ہو رہا
ہی راجا اس احوال کو دیکھ نڈر الیکن اپنے جیمیں کہتا
تھا ہو نہو یہہ وہی جوگی ہی جسکی بات مجھ سے دیو
نے کہی تھی اور پاس جاکر جو دیکھا تو ایک مردہ رسی سے
بندھا الٹا لٹکتا ہی مردیکو دیکھ راجا خوش ہوا کہ
میری محنت سو پھل بھی کھاند ابھری لے اس پیڑ پر
بھی چڑھ ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ رسی کٹ مردا نیچے
گر پڑا اور گرتے ہی ڈاڑھیں مار مار رونے لگا پر راجا

اسکی آواز سن خوش ہوا اپنے دلمیں کہنے لگا بھلا یہہ آدمی
جیتا تو ہی پھر اتر کر اسے پوچھا تو کون ہی وہ سنتے
ہی کھل کھلاکے ہنسا راجا کو اس بات کا بڑا اچنبھا ہوا
پھر وہ مردا اسی درخت پر چڑھ کر لٹک گیا پن راجا
بھی وہیں چڑھ کر اسے بغل میں دبا نیچے لے آئے اور
کہا چنڈال تو کون ہی مجھ سے کہہ اسنے کچھ جواب نہ دیا
راجانے سوچ کر جیمیں کہا شاید یہہ وہی تیلی ہی جو دیونے
کہا تھا کہ جوگی نے مسان بنا کر رکھا ہی یہہ بچار اسے
چادر میں باندھ جوگی کے پاس لیچلا جو نراپ ساہس
کرے گا وہ سدھ ہو ویگا

تب بیتال بولا تو کون ہی

اور کہاں لئے جاتا ہی راجانے اتر دیا کہ میں راجا
بکرم ہوں تجھے جوگی پاس لئے جاتا ہوں اسنے کہا

میں ایک شرط سے چلتا ہوں جو رستے میں تو بولے گا
تو میں الٹا پھر جاونگا راجا نے اسکی شرط مانی اور لیچلا
پھر بیتال بولا ای راجا پندت چتر بدھ وان لوگ
جو ہیں تنکے دن تو گیت وشاستر کے انند میں کٹتے
ہیں اور کورہ مور کھو نکے دن کلکل اور نیند میں آتے
اتم یہہ ہی کہ اچھی بات اچھی باتونکے چرچے میں کٹتے
جاے ای راجا جو میں کتھا کہتا ہوں اسے سنو پہلی
کہانی شروع ایک راجا پرتاب مکٹ نام بنارس کا
تھا اسکا ایک بیٹا بجر مکٹ نام جسکی رانی کا نام مہادیوی
ایکدن اپنے دیوان کے بیٹے کو ساتھہ لے شکار کو گیا اور
بہت دور جنگلمیں جا نکلا اور اسکے بیچ ایک سندر تالاب
دیکھا کہ اسکے کنارے ہنس چکوا چکوی بگلے مرغابیاں سب
کے سب کلول میں تھے چارو نظرف پختہ گھاٹ بنے

ہوئے کنول تالاب میں پھولے ہوئے کنارونپر طرح بطرح کے
درخت لگے ہوئے کہ جنکی گھنی گھنی چھاؤں میں ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوائیں آتیاں تھیں اور پنچھی پکھیرو درختونپر چہچہہ چہو
نیں تھے اور رنگ برنگ کے پھول ہنمیں پھول رہے
تھے بھورونکے جھنڈ کے جھنڈ گونج رہے کہ یہہ اُس
تالاب کے کنارے پہنچے اور منکہہ ہاتھہ دھوکر اوپر
آئے تو وہاں ایک مہادیو کا درشن کر باہر نکلے
جتنی دیر انکو درشن میں لگی تھی اتنے عرصے میں کسو
راجا کی بیٹی سہیلیونکا جھنڈ ساتھہ لئے ہوئے اسی تالاب
کے دوسرے کنارے پر وہ بھی اشنان کرنے آئی
سو اشنان دھیان ہو جا کر سہیلیونکو ساتھہ لے درختونکی
چھاؤنیں ٹہلنے لگی ادھر دیوانکا بیٹا بیٹھا تھا اور
راجا کا بیٹا پھرتا تھا کہ اچانک اسکی بیٹی کی چار

اور راجا کی

نظر

نظریں ہوئیں دیکھتے ہی اسکے روپ کو راجا کا بیٹا موہت
ہو گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا ای چنڈال کام مجکو کیوں
ستاتا ہی اور اس راج پتری نے اس کنور کو
دیکھ سر میں جو کنول کا پھول ہاتھ میں لے کان سے
لگا دانت سے کتر پاؤں تلے دیا پھر اٹھا چھاتی سے
لگایا اور سکھیوں کو ساتھ لے سوار ہو اپنے دھام کو گئی اور
یہہ راج پتر نہایت تراس ہو برہ میں ڈوبا ہوا بردھمان
کے لڑکے پاس آیا اور ساتھ شرم کے اسکے آگے حقیقت
کہنے لگا کہ ہے متر مینے ایک ات سندری نایکا دیکھی
نہ اسکا نام جانتا ہوں نہ ٹھاؤں جو وہ مجھے نہ ملے گی تو
میں اپنا پران نرکھونگا یہہ مینے اپنے جیمیں نسچی بچارا ہی
یہہ احوال دیوان کے بیٹے نے سن اسے سوار کروا گھر
کو توالے آیا راجا کا بیٹا برہ کی پیڑ سے ایسا بیکل تھا کہ

پھول دانتوں سے کترنا

لکھنا پڑھنا کھانا پیتا سونا راج کاج سب کچھ نچ بیٹھا نقشہ اسکی صورت کا لکھ لکھ دیکھتا اور روتا نہ اپنی کہتا نہ اور کی سنتا جب دیوان کے بیٹے نے یہہ حالت اسکی برہ سے دیکھی تو اسے کہنے لگا کہ جسنے پریم کے پھندے پر پاؤں رکھا ہی پھر وہ جیا نہیں اور جو جیا ہی تو اسنے بہت دکھہ پایا ہی اسواسطے گیانی لوگ اس راہ میں قدم نہیں رکھتے پھر اسکی بات سن راج کمار بولا مینے تو اس پنتھہ کو لیا اسمیں سکھہ ہو یا دکھہ جب ایسا مضبوط کلام اسکا سنا تب وہ بولا کہ مہاراج تمسے چلتے وقت کچھ اسنے کہا تھا یا تمنے کچھ اسسے پھر اسنے جواب دیا کہ نہ مینے کچھ کہا نہ اسسے کچھ سنا تب پردھان کا بیٹا بولا تو اسکا ملنا مہا کٹھن ہی اسنے کہا جو وہ ملی تو ہماری جان رہی نہیں تو گئی پھر اسنے پوچھا کچھ اشارہ کتا بہ بھی

کیا تھا کنور نے کہا جو اسے حرکتیں کی تھیں سو یہ ہیں
کہ یکایک مجکو دیکھ سر پر سے کنول کا پھول اتار کان سے
لگا دانت سے کتر پاؤں تلے دیا چھاتی سے لگایا یہہ
سُن دیوان کے بیٹے نے کہا اسکی اشارتوں کو ہم سمجھے
اور ناداں تھا وں سب اسکا جانا وہ بولا جو سمجھے ہو سو
بیان کرو یہہ کہنے لگا سو راجہ کنول کا پھول سر سے اتار کان
سے جو لگایا تو یہہ تو یہہ گویا آنے تجکو بتایا کہ میں کرناٹک
نگری کی رہنے والی ہوں اور دانت سے جو کترا سو
کہا کہا کہ دانت ___ راجہ کی بیٹی ہوں اور پاؤں سے
جو دبایا سو کہا کہ پدماوتی میرا نام ہی اور چھاتی سے
جو لگایا سو کہا تم تو میرے ہردییں بسے ہو جب اپنی باتیں
کنور نے سُنیں تو اسے کہا بہتر یہہ ہی کہ مجھے اسکے شہر لیچلو
پھر یہہ کہتے ہی کپڑے پہن ہتیار باندھ کچھ جواہر لے

گھوڑونپر سوار ہو دونوں نے اس سمت کی راہ لی کئے دن
کے بعد اس گرناتنک نگر میں پہنچ شہر کی سیر کرتے ہوئے
راجا کے محلوں کے پیچھے آئے تو وہاں دیکھتے کیا
ہیں کہ ایک بڑھیا اپنے دروازے پر بیٹھی ہوئی چرخا
کاتتی ہی یہہ دونوں گھوڑوں سے اترا اسکے پاس جا کہنے
لگے مائی ہم مسافر سوداگر ہیں مال ہمارا پیچھے آتا ہی
اور ہم جاگہہ کے واسطے آگے بڑھہ آئے ہیں جو ہمیں جگہہ
دو تو ہم رہیں بڑھیا انکی صورت تو نکو دیکھہ اور باتوں
کو سن رحم کرکے بولی یہہ گھر تمھارا ہی جب تلک جی
چاہے رہو پھر یہہ اس مکانمیں اترے تو کتنی ایک
دیر بعد بڑھیا مہربانی سے ان پاس آن بیٹھہ کرنے
باتیں لگی اسمیں دیوانکے بیٹے نے اسے پوچھا تیری
آل اولاد اور کنبے میں کون ہی اور کیونکر گذران ہوتی

ہی بڑھیا ماے کہا بیٹا تو میرا راجا کی سیوا کرے ہی
بہت اچھی طرح سے آسودہ ہی اور بدماوتی جو
راج کنیاں ہی سو بندی اسکی دودھ ملائی ہی
اس بڑھاپے کے آے نسے گھر میں رہتی ہوں پر راجا
میرے کھانے پینے کی خبر لیتا ہی مگر اس لڑکی کے
دیکھنے کو روز ایک وقت جاتی ہوں پھر وہاں سے
انکر گھر میں اپنا دکھیڑا کیا کرتی ہوں یہہ بات راج پتر
نے سُن دلیں پرسن ہو بڑھیا سے کہا کل جسوقت
جانے لگے گی تو ایک سندیسا ہمارا بھی لیتی جائیو اسنے
کہا بیٹا کل پر کیا موقوف ہی ابھی مجھسے جو کچھ کہے تو
میں تیرا پیغام پہنچا دوں تب اسنے کہا تو اتنا جا
کرکھ دے کہ جیٹھ سُدھی پنچمیں کو سرور تیر میں جس
راج پتر کو تمنے دیکھا تھا سو آن پہنچا ہی اتنی بات

سنتے ہی بڑھیا لاٹھی ہاتھہ میں لے راج مندر کو گئی تو
وہاں جاکر دیکھتی کیا ہے کہ راج کنیا اکیلی بیٹھی ہے جب
کہ یہہ سامہنے پہنچی تو اسنے سلام کیا یہہ آسیس دیکر
بولی کہ دھیا بالک پن میں تو تیری خدمت کی دودھ
پلایا اب بھگوان نے تجھے بڑا کیا یہہ جی چاہتا ہے
کہ تیری جوانیکا سکھہ دیکھوں تو مجھے بھی چین ہووے
اسطرحکی باتیں محبت آمیز کر کہنے لگی کہ جیٹھہ سدھی ۱۱
پنجمیں کو تالاب کنارے جس کنور کا تو نے من ہرا ہے
سو میرے گھر میں آن کر اترا ہے تجھے یہہ سندیسا دیا
ہے کہ جو ہمسے بچن کیا تھا وہ اب پورا کرو ہم ان پہنچے
ہیں اور میں بھی یہہ کہتی ہوں کہ وہ کشور تیرے ہی جوگ
ہے جیسی تو روپ دنتی ویسا ہی وہ گن ونتا
ہے یہہ سب باتیں سن خفا ہو ہاتھو نمیں چندن لگا

بڑھیا

برہیا کے گالونمیں طمانچے مار کہنے لگی کم بخت میرے گھر
سے نکل یہہ دق ہو اسیطرحسے اُٹھہ تی بھتہ تی کنور کے
پاس ائی سب اپنی اوستھا کہی راج کمار سن کر
اسکو ہکا بکا ہو گیا پھر دیوان کا بیٹا بولا مہاراج کچھ فکر نہ
کیجیے یہہ بات آپ کے دھیان میں نہیں آئی
تب اسنے کہا سچ پر تو مجھے سمجھا کہ میرے جیکو سنتو کھہ
ہووے اسنے کہا جو دسوں انگلیاں اسنے صندلکی بھر کر
منہہ پر ماریں تو آنے یہہ بتایا کہ دس روز چاندنی کے
ہو چکیں تو اندھیریمیں ملونگی غرض دس روز کے بعد
برہیانے انکا سماچار سب جا کر پھر کہا تب اسے کیسر
سے تین انگلیاں بھر اسکے گال پر ماریں اور کہا نکل
میرے گھر سے پھر برہیا لاچار ہو کر وہاں سے چلی
اور جو کچھ ہوا تھا سو سب راج بتر سے اکر کہا یہہ

سنتے ہی غم کے دریا میں ڈوب گیا اسکا یہہ احوال دیکھ
پھر دیوان کے بیٹے نے کہا اندیشہ نکر اس بات کا مدعا
کچھ اور ہی تب وہ بولا میرا جی نے چین ہی مجھے
جلد کہو تب اسنے کہا وہ کپڑ ونسے ہی اسواسطے تیں دنکا
وعدہ اور کیا ہی چوتھے دن وہ تمہیں بلاوے گی غرض
کہ جب تین دن ہو چکے تو بڑھیانے اسکی طرف سے
خیر و عافیت پوچھی تب اُسنے بڑھیا کو خفا ہو کر پچّھم
طرف کی گھر کے پاس لاکر نکال دیا پھر یہہ احوال بڑھیا
نے راج کنور سے اکر کہا اسکو بھی سنکر اداس ہوا
اتنے میں دیوانکا بیٹا بولا کہ اسبانکا بورا یہہ ہی کہ آج
رات کے وقت تمکو اسی گھر کی راہ بولا یا ہی یہہ
سنتے ہی نہایت خوش ہوا غرض جب وہ وقت ایا
اودے رنگ کے جوڑے نکال چن بنا بگڑیاں باندھ

بانکا

کپڑے پہن ہتیار سج سجا تیار ہوئے کہ اس عرصے میں دوپہر
رات گذر گئی اسوقت ایک عالم سن سانا تھا
کہ تبھی وہان سے سونت مارے چپ چاپ چلے
آتے تھے کھڑکی کے پاس پہنچے تو پردھان کا بیٹا باہر کھڑا
رہا اور یہہ کھڑکی کے اندر گیا دیکھتا کیا ہی کہ وہ بھی وہیں
کھڑی راہ دیکھتی ہی کہ ابہیں اندو بنو کی چار نظریں ہوئیں
تب راج کنیا ہنسی اور کھڑکی بند کر کر راج کمار کو ساتھ لیے
رنگ محل کو گئی وہاں جا کر کنور دیکھتا کیا ہی کہ جابجا
تجلے روشن ہیں رنگا رنگ کی سہیلاں پوشاک پہنے
ہاتھ باندھے باادب اپنے اپنے رتبے سے کھڑی ہیں ایک
طرف سیج بچھی ہی اپنے نزدیک قرینے سے عطرداں پاندان
گلاب پاشیں چنگیریں جو گھڑے آراستہ کئے ہوئے دھرے
ہیں اور ایکطرف جو پاچندل ارگجا کستوری کیسر کوتر

یوہیں بھرا ہوا ہے ہوادھرا ہی کہیں اچھی اچھی معجونوںکی
رنگیں قوبیاں جنیں ہیں کہیں انیک انیک پرکار کے
پکوان دھرے ہیں تمام در و دیوار نقش نگار سے
آراستہ اور انپر ایسی صورتیں بنی ہوئی ہیں کہ ہر ایک
دیکھتے ہی محو ہو جاوے غرض سارے عیش و طرب کے
ساز و سامان مہیا ہیں عجب سمے کا عالم ہی کہ جسکا
کچھ بیان نہیں ہو سکتا اسی مکانمیں رانی پدماوتی
نے راج کنور کو لیجاکر بٹھلایا اور پاؤں دھلوا صندل
بدن میں لگا پھولونکے ہار پہنا گلاب چھڑک پنکھا اپنے
ہاتھہ سے جھلنے لگی اسمیں کنور بولا ہم تمھارے دیکھنے سے
ہی سیتل ہوئے اتنی محنت کیوں کرتی ہو تمھارے
یہہ نازک ہاتھہ پنکھے کے لایق نہیں پنکھا ہمیں
دو تم براجو تب پدماوتی بولی کہ مہاراج آپ بڑی

محنت کر کے ہمارے واسطے آئے ہیں ہمیں اُنکی سیوا
کرنی اُچت ہی تب ایک سہیلی نے رانی کے ہاتھ
سے پنجا لیکر کہا یہہ ہمارا کرم ہی ہم سیوا کریں اور تم
آپسمیں انند کرو وے باہم پان کھانے لگی اور اختلاط
کی باتیں کرنے کہ اتنے میں بھور ہوئی راج کنیانے اُسے
چھپا رکھا جب رات ہوئی تو پھر باہم عیش میں مشغول
ہوئے اسی طرح سے کتنے ایکدن بیت گئے راج کنور
جب جانے کا ارادہ کرے تو راج کنیا جانے ندے اسی
طرح سے ایک مہینا گذر گیا تب تو راجہ بہت گھبرایا اور
فکرمند ہوا ایک روز کی بات یہہ ہی رات کے
وقت اکیلا بیٹھا تھا یہہ جیمیں جپنا کرتا تھا کہ دیس راج بات
گھر سب کچھ تو چھوتا ہی تھا بر ایک ایسا متر ہمارا کہ جسکے
باعث سے یہہ سکھ بھوگ کیا اسسے بھی مہینے بھرسے ملاقات

نہیں ہوئی وہ اپنے جی میں کیا کہتا ہوگا اور کیا جانے اوپر
کیسی گذرتی ہوگی اسی فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں راج
کنیا بھی آن پہنچی اور اسکی دسا دیکھ کر پوچھنے لگی مہاراج
تمہیں کیا دکھ ہے جو تم ایسے اداس بیٹھے ہو مجھسے کہو تب
یہہ بولا کہ ایک دوست ہمارا بہت پیارا منتری کا
بیٹا ہے اسکا کچھ احوال مہینے بھر سے معلوم نہیں وہ ایسا
چتر پنڈت منتر ہے کہ اسکے گنوں سے میں نے تجھے پایا اور انہیں
نے سب تیرا بھید بتایا تب (کنیا بولی مہاراج) تمہارا چت تو وہاں
ہے تم یہاں سکھ کیا کروگے اس سے بہتر یہہ ہے
کہ میں پکوان مٹھائی سب کچھ تیار کرکے بھجواتی ہوں
آپ بھی سدھارئے اسکو کھلا پلا بہت سی تسلی
کر خاطر جمع سے پھر آئیے یہہ سنتے ہی راج کمار وہاں
سے اٹھ کر باہر کو آئے اور رانی سے بس ملوا ایک

ایک

انیک پرکار کرکے بکوان ہوا کر بھجوا ے اتنے میں کنور
منتری کے پتر کے پاس جا کر بیٹھے ہی تھے کہ وہ مٹھای آن
پہنچی کہ پردھان کے بیٹے نے پوچھا مہاراج یہہ مٹھای
کس طرح سے آئی جب راج پتر بولا میں وہاں تیری
جنا میں اداس بیٹھا تھا کہ اسمیں رانی نے میری طرف
دیکھ کر پوچھا اداس کیوں بیٹھے ہو کچھ اسکا سبب بتاو
پھر مینے تیرے بھید جرا اونکے سب اسے بیان کئے تب
یہہ احوال سنکے اسنے مجھے تیرے پاس انے کی اگیا دی
اور یہہ تیرے واسطے بھجوای جو تو اسے کھائیگا تو میرا
بھی جی خوش ہوگا تب پردھان کا بیٹا بولا مہاراج
تم میرے واسطے زہر لائے ہو اچھی ہیں کشل ہوی کہ آپ
نے نہیں کھای مہاراج ایک بات میری سنئے استری
جو ہوتی ہی وہ اپنے منر کے دوست کو نہیں چاہتی آپ

نے یہہ خوب نکیا جو میرا نام وہاں لیا یہہ سن کمار بولا
ایسی بات تم کہتے ہو جو کبھی کسو سے ہنوا اگر آدمی آدمی
سے نڈریگا تو بھگوان سے ڈریگا تب اسنے اسمیں سے
ایک لڈو کتّے کے اگے ڈال دیا جون ہیں کتّے نے
کھایا وہ وہیں پران تجے پہر تب دیکھہ راجا اپنے جیمیں
غصے ہو کہنے لگا ایسی دشٹ استری سے ملنا اچہت
نہیں ابتک تو میرے دلمیں اسکی محبت تھی پر اب
معلوم یہہ سن دیوان کا بیٹا بولا مہاراج اب وہ بات
کیا جائے جیسے اسکو اپنے گھر لے چلے راج پتر بولا بھائی
تمہیں سے ہو گا کہ پدماوتی کو اپنے شہر لیچلو دیوان کے
بیٹے نے کہا آج ایک کام کیجے پھر پدماوتی کے پاس
جائے لیکن جو کہوں سو کیجے پہلے تو اسنے جاکر بہت
سا اخلاص پیار کرو جب وہ سو جاوے تو اسکا

ابھوگن اُتار یہہ تر سو ال اسکی باایں جانگ میں مار وہاں
سے ترنت چلے او یہہ راج کمار سن رانکو بدماوتی پاس
جا بہت سی باتیں دوستی کی کر دو نو ملکے سو رہے لیکن
باطن میں یہہ قابو میں رہا غرض جب راج کنیا سو گئی
تو اسنے سارا گہنا اُتار لیا اور بائیں جانگ میں تر سول
مار اپنے دہام کو چلا آیا سارا احوال بردھان کے
بیٹے سے بیان کر سب گہنا اسکے اگے رکھ دیا پھر اسنے
زیور اٹھا راج کمار کو ساتھ لے جوگی کا بھیس بنا ایک
مسانیں جا بیٹھہ آپ تو گرو بنا اور اسے چیلا ٹھہرا کر
اسے کہا تو بازار میں جا کر اس گہنے کو بیچ اگر کوئی اسمیں
تجھے پکڑنے لگے تو اسے میرے پاس لے ائیو تب اسنے
اس زیور کو لے شہر میں جا متصل راجا کی دیوڑہی کے
ایک سونار کو دیکھا یا اس سونار نے دیکھتے ہی پہچان

کر کہا یہہ راج کنیا کا زیور ہی سچ کہہ تونے کہاں سے
پایا اُسنے یہہ جھگڑ تا تھا کہ دس بیس آدمی اور بھی اکٹھے
ہو گئے غرض کوتوال نے یہہ خبر سنتے ہی آدمی بھیج راج
کمار کو معہ زیور اور سونار پکڑوا منگایا اور اس ابھوگن
کو دیکھ اسے پوچھا کہ سچ کہہ یہہ تونے کہاں سے
پایا جب اسنے کہا کہ مجھے گرو نے بیچنے کو دیا ہی پر یہہ
معلوم نہیں کہ وے کہاں سے لائے تب کوتوال نے
گرو کو بھی پکڑوا منگایا اور ان سبکو زیور سمیت راجا
کے حضور میں لا کر تمام احوال عرض کیا یہہ ماجرا سنکے
راجا جوگی سے پوچھنے لگا کہ ناتھہ جی یہہ گہنا تمنے کہاں
سے پایا جوگی بولا کہ مہاراج کالی چودس کی رات
کو میں مرگھٹ میں ڈاکنی منتر سدہ کرنیکو گیا تھا جب
وہ ڈاکنی آئی تو مینے اسکا زیور اور کپڑا اتار لیا

اور

اور بائیں جانگ میں اسکی ترسول کا نشان کر دیا
اسطرح سے یہہ گہنا میرے ہاتھہ آیا ہی یہہ بات راجا
جوگی سے سن اپنے محلمیں گیا اور جوگی بھی اپنے اسن
پر گیا یہاں راجا نے رانی سے کہا تو پدماوتی کی بائیں
جانگ میں دیکھہ تو کاہیکا چن ہی رانی نے جا کر دیکھا تو تر
سول کا داغ ہی راجا سے اگر کہا کہ مہاراج تین نشان
برابر ہیں پر ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا کسو نے ترسول
مارا ہی یہہ بات سن باہر آ راجا نے کوتوال کو بلوا
کر کہا جا و جوگی کو کوتوال اگیا پاتے ہی جوگی کے لینے کو گیا
اور راجا اپنے منمیں چنتا کرکے کہنے لگا کہ احوال گھر کا دیکھا ارادہ
جو کچھہ نقصان ہو سو کسو کے آگے پرکاش کرنا اچت نہیں
ہی کہ اتنے میں کوتوال نے جوگی کو لا حاضر کیا جوگی کو راجا
نے کنارے لیجا کر پوچھا گسائیں جی دھرم ساشتر میں

استری کے واسطے کیا ڈنڈ لکھا ہی تب یہہ مہا برس بولا
مہاراج برہمن کو استری لڑکا اور جو کوئی اپنے اسری
میں ہو اگر انمیں جس کسو سے کچھ دشت کام ہو تو انکے
واسطے یہہ ڈنڈ لکھا ہی کہ دیس نکالا دیجیئے یہہ سنکے راجا
نے پدماوتی کو ڈولے میں سوار کروا ایک جنگل میں
چھڑوا دیا پھر اپنے مقام سے راجا کمار دیوان کا بیٹا
دونو گھوڑونپر سوار ہو اس ہنیں جا رانی پدماوتی کو ساتھ
لے اپنے شہر کو چلے بعد کئی روز کے اپنے ماں باپ پاس
جا پہنچے نہایت سب چھوٹے بڑونکو خوشی ہوئی اور
یہہ باہم عیش کرنے لگے اتنی بات کہہ بیتال نے
راجا بیر بکرماجیت سے پوچھا ان چارونمیں پاپ
کسکو ہوا جو تم اس بات کا نیاو نکروگے تو تم نرک بھوگی
ہوگے پھر راجا بکرم بولا کہ یہہ اس راجا کو کسطرح سے باپ

[illegible]

ہوا بکرم نے یہہ اسکو جواب دیا کہ دیوان کے بیٹے نے تو
اپنے سامی کا کام کیا اور کوتوال نے اپنے خاوند کا
حکم مانا اور راج کنیا نے اپنے ارت سادھا اِسے یہہ
پاپ راجا کو ہوا کہ بنا بچارے اُسے دیس نکالا دیا
اتنی بات راجا کے منہہ سے سن بیتال اسی درخت
پر جا لٹکا راجا دیکھے تو بیتال نہیں ہی پھر الٹا پھرا اور
اسی جگہہ پہنچ درخت پر چڑھ اس مردیکو باندھ کاندھے
پر رکھ کے لیچلا تب بیتال بولا کہ راجا دوسری کتھا
یوں ہی کہ جمنا کے تیر دھرم استھل نام ایک نگری
جہاں گنادھپ نام راجا اور وہاں کیشو نام برہمن
ہی کہ وہ جمنا کے کنارے جپ تپ کیا کرتا ہی اور
اُسکی بیٹی کا نام مدناوتی وہ ات روپ وتی ہی جب
بر جوگ ہوئی تب اسکے ماتا پیتا بھائی تینو اسکے کاج کے

فکر میں تھے اتفاقاً ایک روز اسکا باپ کسی اپنے
ججمان کے ساتھ کہیں شادی میں گیا تھا اور بھائی
اسکا ایک اور گاؤنمیں گرو کے یہاں پڑہنے کہ تھے
انکے گھر میں ایک برہمن کا لڑکا آیا اسکی ماں نے
اس لڑکیکا گن روپ دیکھ کر کہا میں اپنی لڑکی
کی شادی تجسے کروں گی اور وہاں برہمن نے
ایک بھتیجے کو بیٹی دینی قبول کی اور اسکی بیٹے نے جہاں
پڑھنے گیا تھا وہاں ایک باہمن سے بچن ہارا پھر کتنے
دنونکے پیچھے یہہ دونوں اندونوں لڑکونکو ساتھ لے آئے
اور یہاں تیسرا لڑکا اگے سے بیٹھا تھا ایک کا نام
تو بکرم دوسریکا نام بامن تیسریکا نام مدسودن یہہ
تینوں روپ گن بدیا بنیس میں برابر تھے پھر وہ برہمن
چنتا کرنے لگا کہ ایک کنیا اور تین بر کسے دوں کسے

ندوں اور رہم تینوں نے ان تینوں سے بچن ہارا ہی عجب
طرحکی بات پیش آئی کیا کیجے اس فکر میں بیٹھا تھا ایک
لڑکیکو سانپ نے ڈسا اور وہ مر گئی یہہ خبر سنکے اسکا
باپ بھائی وہ تینوں لڑکے پانچوں نے ملکر بڑی دوڑ
کی اور گنے گاڈرو جتنے منتر سے بس کے جھاڑنے
والے تھے ان سبکو لائے تب ان سب نے اس
لڑکیکو دیکھ کر کہا یہہ جینے کی نہیں بھلا یوں بولا کہ پنچمیں چھٹھ
اشٹمیں نومیں چودس ان تینوں میں سرپ کا کاٹا
منکھ جیتا نہیں دوسرا بولا سنچر منگل وار کا ڈسا ہوا
بھی جیتا نہیں تیسرا بولا روہنی مگھا اشلیکھا بشاکھا
مول کرتکا ان نچھترونکا بکھ چڑھا ہوا اترتا نہیں چوتھا
بولا کہ اندری ادھر کپول گلا کوکھ ناف ان انگو
نکا کاٹا ہوا بچتا نہیں [illegible] پانچواں بولا کہ یہاں برہما

بھی نہیں جلا سکتا ہم کس گنتی میں ہیں اب آپ
اسکی گت کیجے ہم تو بدا ہوتے ہیں یہہ کہہ کر کنبی تو چلے
گئے اور برہمن نے اُس مردیکو لیجا سانہیں بھونک آپ
تو چلا گیا پھر اُسکے پیچھے اُن تینوں جوانوں نے یہہ
کیا کہ ایک نے تو انہیں سے اسکی جلی ہوی ہڈیونکو
چن باندھ فقیر ہو بن بنکی سیر کو گیا دوسرے نے اسکی راکھ کی
گٹھری باندھ کٹی بنا اسمیں رہنے لگا پھر تیسرا جوگی ہو جھولی
کنتھا لے دیس بدیس پھرنے لگا ایکدن کسو دیس میں ایک
برہمن کے گھر بھوجن کرنے کے ارتھ گیا تب وہ گرہست برہمن
اسے دیکھ کے کہنے لگا اچھا آج یہیں بھوجن کیجے یہہ سنکے وہاں
بیٹھ گیا جسوقت رسوی تیار ہوی اُسکے بھی ہاتھ پاؤں دھو لا
لیجا چوکے میں بیٹھا آپ بھی اسکے پاس بیٹھ گیا اور اسکی
برہمنی پروسنے کو آئی کچھ پروس گئی کچھ پروستا باقی

تھا کہ اتنے میں اسکے چھوٹے لڑکے نے رو کر اپنی ماںکا انچل
بکڑا وہ چھڑائی تھی اور لڑکا ہنجھوڑتا تھا اور جوں جوں یہہ
بہلاتی تھی وہ دونا دونا ردتا اور ہٹ کرتا تھا اسمیں
اس برہمنی نے خفا ہو لڑکیکو جلتے چولھے میں اٹھاکر پھینک
دیا وہ لڑکا جل کر خاک ہو گیا یہہ احوال جب اس بامھن
نے دیکھا تو بنا چھوئیں اٹھہ کھڑا ہوا انت وہ گھر والا
برہمن بولا کہ تو کسواسطے بھوجن نہیں کرتا وہ بولا کہ جسکے
گھر میں ایسا راجس کرم ہوا اسکے گھر میں کسطرح سے
کوئی بھوجن کرے یہہ سنکر ہنت اٹھہ کر ایک اور
طرف اپنے گھر میں گیا اور سنجیونی بدیا کی پوتھی لایا
پھر اسمیں سے ایک منتر نکال جپ کرکے لڑکے کو جلا دیا
تب یہہ بامھن اس چلتر کو دیکھ اپنے جی میں چنتا کرنے
لگا جو یہہ پوتھی میرے ہاتھہ لگے تو میں بھی اپنی پیاریکو

جلاوں یہہ اپنے من میں نسچے کرکے رسوئی جیمیں اور
وہیں رہا غرض جب رات ہوئی تو کتنی ایک دیر
کے پیچھے سب نے بیالو کیا اور اپنی اپنی جاگہہ جا لیتے ادہر
ادہر کی اپسمیں باتیں کرنے لگے یہہ باہمن بھی ایکطرف
جاکر پڑرہا لیکن پڑا پڑا جاگا کیا جب اِنے جانا کہ بڑی
رات گئی اور سب سوگئے تب چپکا اتھہ آہستے آہستے
اسکے گھر میں بیتھہ وہ پوتھی لے چل دہمکا اور کتنے دنو
نمیں جس سمشا نمیں کہ اس برہمن کی بیتی کو جلایا تھا
وہاں آن پہنچا ان دونوں باہمنونکو بھی وہیں پایا
کہ آپسمیں بیٹھے ہوے باتیں کرتے ہیں ان دونو نے بھی
اسے پہچان اسکے پاس آملاقات کی اور پوچھا کہ بھائی
تم دیس دیس تو پھرے پر یہہ کہو کہ کوئی بدیا بھی سیکھی
تب وہ بولا میں مرت سنجیونی بدیا سیکھا ہوں یہہ

سنتے ہی بولے جو سیکھے ہو تو ہماری پیاری کو جلاؤ اُسنے
کہا کہ راکھ ہاڑ اکا ڈھیر کرو تو میں جلادوں انہوں نے
راکھ ہڈیاں اکٹھی کر دیں تب اسنے پوتھی میں سے
ایک منتر نکال کر جپا وہ کنیا جی اٹھی پھر ان تینوں کو
کام دیو نے یہہ اندھا کیا کہ ایسمیں بیاد کرنے لگے اتنی
بات کہکر بیتال بولا ای راجا یہہ بتا کہ وہ استری
کسکی ہوئی راجا بکرم نے بولا کہ جو مڑھی باندھکر رہا
تھا یہہ ناری اسکی ہوئی پھر بیتال بولا جو وہ ہاڑ نرکھتا
تو یہہ کسطرح سے جیتی اور دوسرا بدیا نہ سیکھ آتا تو یہہ
کیونکر اُسے جلاتا تب یہہ راجا نے جواب دیا کہ جسنے
اسکی ہڈیاں رکھی تھیں وہ تو اسکے بیٹے کی جاگہہ ہوا اور
جسنے جیو دان دیا وہ اسکا گویا باپ ہوا اور جورو
اسی کی ہوئی کہ جسنے راکھ سمیت جھونپڑی باندھی اور وہاں

رہا یہہ جواب سنکے بیتال پھر اسی درخت میں جا لٹکا راجا
بھی اسکے پیچھے جا پہنچا اور اسے باندھ کاندھے پر رکھ پھر لیچلا
تیسری کہانی بیتال بولا ای راجا بردوان نام ایک نگری
ہی اور وہاں روپ سین نام ایک راجا تھا
ایک روز کا اتفاق ہی کہ وہ راجا اپنی ڈیوڑھی
کے متصل کسی مکانمیں بیٹھا تھا کہ دروازے
کے باہر سے کچھہ اوپری لوگوں کی آواز آنے لگی راجا
بولا کہ دروازے پر کون ہی اور کیا شور ہی اہیں
دوارپال نے اتر دیا مہاراج آپنے یہہ بھلی بات
پوچھی دھنواں کی ڈیوڑھی جان دھن کی کامنا کر انیک
انیک منکھہ آن آن بیٹھے ہیں اور بھانت بھانت کی
باتیں کرتے ہیں ان ہیں لوگوں کا یہہ شور ہی غرض کتنے
دنوں کے پیچھے ایک مسافر دکھن دیسے بیر بر نام راجپوت

سیو اگر نکلے آسرے راجا کی دیہوڑی پر آیا دربان نے اسکا
احوال معلوم کر کے راجا سے کہا مہاراج ایک شستر دھاری
پرکھ جا کر بکا کے اسرے پر آیا ہے سو دوار پر کھڑا
ہے مہاراج کی اگیا پاے تو وہ سن مکھ آئے یہہ سُن
راجا نے فرمایا کہ لے آو یہہ اسے جا کر لے آیا اور انے
اگر جب راجا سے بھینٹ کی تو راجا نے پوچھا ای
راج بتر تیرے تین روز خرچ کو کیا دوں یہہ سُنکے
بیر بر بولا ہزار تولے سونا مجھے روز دو تو میری گذرا
ہو جب راجا نے پوچھا تمہارے ساتھ لوگ کتنے
ہیں تب اُسنے کہا ایک استری دوجا بیٹا تیجی
بیٹی جوتھا میں پانچواں ہمارے ساتھ کوئی نہیں ہے
اسکی بات سُنکر راجا کی سبھا کے لوگ سب منہہ پھیر پھیر
کے ہنسنے لگے پر راجا اپنے جیمیں سوچ کرنے لگا بہت دھن

اسنے کسواسطے مانگا پھر آپ ہی اپنے منہیں سمجھا کہ

بہت دھن دیا ہوا کسی روز سو بھل ہوئیگا یہہ بچار

کرکے راجانے بھنڈاری کو کہا ہمارے بھنڈار بولدکر

سے ہزار تولے سونا اس بیر بر کتین روز دیا کرو

یہہ پروانگی سن بیر برنے ہزار تولے سونا اسدن نکالا

اپنی جاگہہ لا دو بھاگ کرا دھا تو برہمنوں کو بانتا

اور ادھیکے پھر دو بانٹ کر ایک بخرہ اُسمیں

سے اتیت بیراگی بینشنو سنیا سونکو بانٹ دیا

اور باقی جو ایک حصہ رہا اسکا کھانا بکوا غریبونکو کھلا

دیا باقی جو کچھ رہا وہ اپ کھایا اسیطرح ہمیشہ جو رو

لڑکوں سمیت اپنی گذران کرتا تھا لیکن شام کے

وقت روز ڈھال تلوار لے راجا کے پلنگ کی

چوکی میں جا حاضر رہتا اور راجا جب سونے سے

لگ

چونک کر پکارتا کہ کوئی حاضر ہی تو یہی جواب دیتا
کہ ہیر بر حاضر ہی جو حکم اسیطرح راجا جب پکارتا ہی
جواب دیتا پھر اسمیں جو کام فرماتا سو ہی بجا لاتا اسی
طرح دھنکے لالچ رات بھر سجیت رہنا بلکہ کھائے
پی لےتے سوتے بیٹھتے چلتے پھرتے اٹھتے پھر اپنے سوامی کی یاد میں
رہتا ریت یہہ ہی کہ کوئی کسو کو بیچتا ہی تو وہ بکتا ہی
پر چاکر یا چاکری کرکے اپنے تئیں آپ بیچتا ہی اور جسکا تو
پر ادھین ہوا پھر جو پربس ہوا اوسے سکھ کہاں مشہور
ہی کیسا ہی چتر اعاقل پنڈت ہووے لیکن جسوقت
اپنے خاوند کے سن مکھ ہوتا ہی تو ڈر کے مارے
گونگے کی سمان چپ ہی رہتا ہی جب تلک تفاوت
سے ہی چین سے ہی اسیواسطے پنڈت لوگ
کہتے ہیں کہ سیوا دھرم کرنا جوگ دھرم سے بھی

کتھن ہی پھر ایک روز کا اتفاق ہی رات کے
وقت مرگھٹ سے رنڈی کے رونے کی اوازئی راجا
نے سنکے پکارا کوئی حاضر ہی ببر بر سنتے ہی بولا حاضر
جو حکم پھر راجانے یہہ اگیا کی جہاں سے عورت کے رونے
کی اوازاتی ہی وہاں جاؤ اور اُسکے رونیکا سبب
بوجھ کر چلا آؤ راجا یہہ اسے فرما دلیں کہنے لگا
کہ جس کسیکو جاکر اپنا آ زمانا ہو تو وقت بیوقت اُسے
کام کہے اگر وہ حکم اسکا بجا لاوے تو جانے کام کا ہی
اور جو تکرار کرے تو جانیے ناکارہ اور اسطرح سے بھائیونکو
دوستونکو کتھن کے وقت معلوم کیجے اور استریکو دلدر
مین جانچے غرض یہہ تو حکم پاکر اسکے رونے کی آواز کی
دھن پر گیا اور راجا بھی اسکا ساہس دیکھنے کے
لئے کالے کپڑے پھن کر پیچھے پیچھے معلوم چلا کہ اسمین

بیربر اس مرگھٹ میں پہنچا جہاں وہ رنڈی روتی تھی
دیکھتا کیا ہی کہ ایک عورت نہایت خوبصورت
سر سے پانوں تلک گہنے سے لدی ہوئی ڈاڑھیں مار
رہی ہی کبھی ناچتی کبھی کودتی کبھی دوڑتی ہی
انکھوں میں آنسو ایک نہیں لیکن سر پیٹ پیٹ ہاے
ہاے کر زمین پر پٹکنیا کھاتی ہی یہہ اسکا احوال دیکھ
بیربر نے پوچھا تو کسواسطے اتنا روتی پیٹتی ہی تجھے کیا
دکھ ہی اور تو کون ہی تب وہ بولی کہ میں راج
لچھمی ہوں اسنے کہا پھر تو کس کارن روتی ہی تب
اسنے اوستھا بیربر سے کہنی شروع کی کہ اس راجا کے
گھر سودر کرم ہوتا ہی تسپے اسکے گھر میں الگھی اوگی اور
میں اسکے گھر سے جاؤں گی پھر ایک مہینے کے بعد راجا
نپٹ دکھ پاکے مرجائیگا اس دکھ سے روتی ہوں

اور ہیں نے اسکے گھر میں بہت سکھ کیا ہی اس کارن
یہہ پچتا واہی اور بات کسطرح سے جھوٹھ نہیں پھر بیر بر
نے پوچھا اسکا کچھ اپ بھی اپاے ہی کہ جسّے راجا بچے
اور سو برس جیئے تب وہ بولی پورب دسا کی اور ایک
جو جن پر دیبی کا مندر ہی جو تو اُس دیبی کو اپنے بیٹے
کا سر اپنے ہاتھہ سے جا کر بل دے تو راجا سو برس
اسیطرح سے راج کرے اور کوئی بگھن راجا کو نہووے
یہہ بات سنتے ہی بیر بر اپنے گھر کو چلا اور راجا بھی
اسکے پیچھے ہو لیا غرض جب وہ گھر میں آیا تو اپنی استری
کو جگا سب بیورے وار اوستھا کہی اپنے یہہ احوال سُن
جگایا تو بیٹے کو بر بیٹی بھی جاگی تب عورت نے اپنے
بیٹے سے کہا کہ بیٹا تمہارے سر دینے سے راجا کا جی بچتا ہی
اور راج بھی تھر رہتا ہی یہہ سن وہ بالک بولا ماتا ایک تو

ایکی اگیا دوسرے نو امی کا کاج تیسرے یہہ سر نیز وتو تا
کے کام آوے تو اسے اتم کوئی بات سنسار میں نہیں ہی
میرے نزدیک اب اس کام میں بلنب
کرنا اچت نہیں ہی ورنہ تانت بتر ہووے تو ابنے
بس نکا اور سر بر نزوگ بدیا سے لاب متر جیتر استری
اگیاکاری جو یہہ پانچ باتیں آدمی کو میسر ہوں تو
سکھ کی دینے والی اور دکھ کی دور کرنیوالی ہیں
اگرچا کر بیرضی اور رراجہ کربن متر کتل اوجڑ انگیاکاری
تو یہہ چار باتیں آرام کی دور کرنیوالی اور دکھ کی دینے
والی ہیں پھر بیربر اپنی استری سے کہنے لگا جو تو خوشی
سے اپنے پتر کو دے تو میں لیجا کر راجہ کے نمت
دیبی کو بل دوں تب وہ بولی کہ مجھے بیٹا بیٹی بھائی
بند ماں باپ کسو سے کچھہ کام نہیں میری گت تمہیں

سے ہے اور دھرم شاستر میں بھی یوں ہی لکھا ہے کہ
ناری نہ دان سے شدھ ہوتی ہے نہ اپاس سے لنگڑا
لولا گونگا بہرا اندھا کانا کوڑہی کُبڑا کیسا ہی اسکا سوامی
ہو اسکو اسکی سیوا کرنے سے دھرم ہے اگر کسی
طرحکا دینا میں دھرم کرم کرے اور خاوند کی اگیا نمانے
تو نرک میں پڑی اور اسکا بیٹا بولا پتا جسمیں خاوند
کا کام ہووے وہی سوپھل ہے اور اسمیں دونو
جہان میں بھلا ہے پھر اسکی لڑکی بولی جو ماں دیوے
بکھ لڑکی کو اور باپ بیچے پوت کو اور راجہ لے
سب چھینا تو شرن کسکی لے ایسا کچھ چاروں نے
اپسمیں بچار کیا اور دیبی کے مندر کو گئے راجہ بھی
پیچھے پیچھے انکے پیچھے چلے جب بیربر وہاں پہنچا
تو مندر میں جا دیبی کی پوجا کر ہاتھ جوڑ کہنے لگا ہے

بھائی

بھگوتی میرے بہتر کے بل دینے سے راجہ کی سو برس
کی عمر ہووے اتنا کہہ کھانڈا مار لڑکے کا سر پرتھی
پر گر پڑا بھائی کا مرنا دیکھ اس لڑکی نے اپنے گلے
میں ایک کھڑگ مارا تو رُند مُنڈ جدا ہو کر دونوں بھوئیں
میں گر پڑے بیٹا بیٹی کو موا دیکھ بیربر کی استری نے
تلوار اپنی گردن میں ماری کہ دھڑ سے سر جدا ہو گیا
پھر ان تینوں کا مرنا دیکھ بیربر اپنے منمیں چنتا کرنے
لگا کہ جب لڑکے ہی مر گئے نوکری کسکے واسطے
کرونگا اور سونا راجہ سے لے اور کسے دونگا یہہ
سوچ کر ایک شمشیر ایسی اپنی گردن میں ماری
کہ تن سے سر جدا ہو گیا پھر ان چاروں کا مرنا دیکھ راجہ
نے اپنے دلمیں کہا کہ میرے واسطے اسکے کتنب کی
جان گئی پھر اسنے راج کرنے کو دھکار ہے کہ جس

راج کے لئے ایک کا سرپ ناس ہونے اور ایک راج
کرے ایسا راج کرنا دھرم نہیں ہے یہہ بچار کر راجہ
اپنے چاہے کہ کھانڈا مارے کہ اتنے میں دیبی نے
آن کے ہاتھ دھرا اور کہا کہ پتر میں تیرے ساہس پر
پرسن بھئی اور جو تو مجھسے بر مانگے سو میں دوں پھر
راجہ نے کہا ماتا جو تو پرسن ہوئی ہے تو ان چارو
کو جی دان دے تب دیبی نے کہا یہی ہوویگا اور
وو ہیں کہتے ہی بھوانی نے پاتال سے امرت لا چارونکو
جلا دیا پھر اسکے بعد راجہ نے آدھا راج اپنا بیربر کو
بانٹ دیا اتنی بات کہہ بیتال بولا دھن ہی اس
سیوک کو کہ جنے سوامی کے لئے اپنے جیو اور کٹم کا
پریکھا نکیا اور دھن ہی اس راجہ کو کہ جسنے راج
اور اپنے جیو کا کچھ موہ نکیا ای راجہ میں تم سے

یہہ پوچھتا ہوں اِن پانچوں میں کسکا ست سرس
ہوا تب راجہ بیرکرماجیت بولے کہ راجہ کا ست
ادھک ہوا بیتال بولا کس کارن تب راجہ نے
اتر دیا کہ خاوند کے واسطے جیو دینا چاکر کو اُچت ہی
کیونکہ اسکا یہی دھرم ہی لیکن راجہ نے جو چاکر کے
لیے راج پاٹ چھوڑ جانکو تنکے کی برابر نجانا اس
سے راجہ کا ست سوا ہوا اتنی بات سن بیتال
پھر اسی سمشان کے درخت میں جا لٹکا اور راجہ
وہاں جا پھر بیتال کو باندھ کر لیچلا چوتھی کہانی
تب بیتال بولا کہ راجہ بھوگوتی نگری ہی وہاں
روپ سین راجہ ہی اور چوڑامن نام ایک
توتا ہی اسکے پاس ایکدن اس توتے سے راجہ
نے پوچھا تو کیا کیا جانتا ہی تب وہ سُگا بولا کہ

مہاراج میں سب کچھ جانتا ہوں پھر راجہ نے کہا جو تو
جانتا ہی تو بتلا کہ میری سمان سندر نایکا کہاں ہی
تب اس کیر نے کہا مہاراج مگدھ دیس میں مگدھیس
سور نام راجہ ہی اور اسکی بیٹی کا چندراوتی نام
ہی تمھاری شادی اسکے ساتھ ہوویگی وہ اتی
سندر ہی اور بڑی پندت پھر راجا نے اس توتے
سے یہہ بات سن ایک چندرکرانت نام جوتشی
سے بُلا کر پوچھا کہ ہمارا بواہ کس کنیا سے ہوویگا اسنے
بھی اپنے نجوم کے علم سے معلوم کر کے کہا چندراوتی
نام ایک کنیا ہی اسکے ساتھ تمھاری شادی ہوویگی
یہہ بات راجہ نے سن ایک اور براہمن کو بلوا سب
کچھ سمجھا راجہ مگدھیسور کے پاس بھیجنے کے وقت
یہہ کہا اگر ہمارے بواہ کی بات پکّی کراوٴگے تو ہم

تھی

تمھیں پرسن کرینگے یہہ بات سن برہمن رخصت ہوا
اور وہاں مگدھیسور راجہ کی بیٹی کے پاس ایک مینا
تھی کہ اسکا نام مدن منجری تھا اسیطرح سے اس
راج کنیاں نے بھی ایک دن منجری سارکا سے
پوچھا کہ میرے روپ جوگ بھرتا کہاں ہی تب
سارکا بولی بھوگ وتی نگریکا روپ سین نام راجہ
ہی سو تیرا بھرتا ہوگا غرض اندونکے ایک کا ایک
فریفتہ ہوا تھا کہ چند روز کے عرصے میں وہ برہمن بھی وہاں جا
پہنچا اور اس راجہ سے اپنے راجہ کا سندیسا کہا
اسنے بھی اسکی بات مانی اور اپنا ایک باہمن بلوا
اسے ٹیکا اور سب رسوم کی چیزیں سونپ اسی
برہمن کے ساتھ بھیجا اور یہہ کہہ دیا کہ تم ہماری طرف
سے جابیٹھ کر راجہ کو تلک دیکے جلدی چلے آو جب

تم آوینگے تب ہم بواہ کی تیاری کرینگے غرض یہہ دونوں
باہمن وہاں سے چلے کتنے ایک دنونمیں راجہ
روپ سین کے پاس آن پہنچے اور سب سماچار
وہاں کا کہا یہہ سنکر راجہ پرسن ہو سب تیاری درست
کر بیاہ کرنیکو چلا بعد چند روز کے اس دیس میں
پہنچ شادی کرواں دہیج لے راجہ سے بدا ہوا اپنے
دیس کو چلا راج کنیا نے بھی چلتے سمے مدن منجری
سارکا پنجرہ ساتھ لے لیا کتنے دنوں کے پیچھے
اپنے دیس میں آن پہنچے اور سکھ سے اپنے مندر
میں رہنے لگے پھر ایکدن کی بات ہی کہ دونو پنجرے
توتے مینا کے گدی کے پاس دھرے ہوئے
تھے کہ راجہ رانی اپسمیں کہنے لگے اکیلے رہنے سے
کسو کا دن نہیں کٹتا اس سے بہتر یہہ ہی کہ تونے مینا

کی باہم شادی کردو دونوںکو ایک پنجرے میں رکھئے
تو یہہ بھی سکھ سے رہیں ابہیمیں اسطور کی باتیں کر
ایک بڑا سا پنجرا منگوا دو دونوںکو اسمیں رکھا چند
روز کے بعد راجہ رانی بیٹھے کچھ باتیں کرتے تھے
کہ اسمیں توتا مینا سے کہنے لگا کہ سنسار میں بھوگ
سار ہی اور جسنے جگت میں پیدا ہوکے بھوگ نہیں
کیا اسکا جنم ناحق گیا اسسے تو مجھے بھوگ کرنے دے
یہہ سنکے سارکا بولی مجھے پرش کی اچھا نہیں تب
اسنے پوچھا کس لیئے مینا بولی کہ پرکھہ پاپی ادھرمیں
بسواس گھاتی استری کی ہتیا کرنیوالے ہوتے
ہیں یہہ سنکے توتے نے کہا کہ ناری بھی دغا باز
جھوٹی نے وقوف لالچی ہتیاری ہوتی ہیں جب اس
طرح سے دونوں بباد کرنے لگے تو راجہ نے پوچھا

تم کسواسطے اپسمیں جھگڑتے ہو مینا بولی مہاراج برش
پاپی استری گھاتک ہوتے ہیں اسواسطے مجھے پرکھ
کی جاہ نہیں مہاراج میں ایک بات کہتی ہوں اپ سنئے
کہ پرش ایسے ہوتے ہیں ایلاپر نام ایک نگر اور
وہاں مہادھن نام ایک سیٹھ تھا کہ اسکے اولاد نہوتی
تھی وہ اسواسطے ہمیشہ تیرت برت کرتا اور نت
پران سنتا برہمنونکو بہت سا دان دیا کرتا غرض
کتنی مدت میں بھگوان کی مرضی سے اس ساہ کے
ایک لڑکا پیدا ہوا اسنے اسکی بڑی دھوم سے شادی
کی پھر برہمنونکو بھاٹونکو بہت سا دان دیا اور بھوکے
پیاسے کنگالونکو بھی بہت کچھ دیا جب کہ وہ پانچ برس
کا ہوا تو اسے بڑہنیکو بٹھایا وہ یہاںسے تو بڑھنے کو جاتا
اور وہاں جاکر لڑکونمیں جوا کھیلا کرتا بعد چند روز

کے وہ ساہ مرگیا اور یہہ مختار ہوا پھر تو دنکو جوا کھیلا
کرتا اور رات کو رنڈی بازی اسیطرح سے کئی برس
میں سارا اپنا دھن کھو لاچار ہو دیس سے نکل
خراب ہوتا ہوا چندر پر نگر میں جا پہنچا وہاں بھیم گپت
نام ایک ساہوکار تھا کہ اسکے بہت دولت
تھی یہہ اسکے پاس گیا اور اپنے باپ کا نام نشان
بتایا وہ سنتے ہی خوش ہوا اسے اٹھہ کر ملا اور پوچھا
تمھارا آنا کیونکر ہوا تب یہہ بولا کہ میں جہاز لے
ایک دیپ میں سوداگری کو گیا تھا اور وہاں جا
اس مال کو بیچ اور مال کی بھرتی کر جہاز لے اپنے
دیس کو چلا ناگہاں ایک ایسا طوفان آیا کہ جہاز
تباہ ہو گیا اور میں ایک تختے پر بیٹھا رہگیا سو بہتا بہتا
یہاں تلک آن پہنچا ہوں لیکن شرم آتی ہی کہ

مال دولت تو سب جاتی رہی اب میں اس
حالت سے اپنے شہر کے لوگونکو کیا منہہ جاکر
دکھاؤں غرض جب اسطرح کی باتیں اسنے اسکے
آگے کیں تب وہ بھی منمیں بچارنے لگا کہ میرا فکر
بھگوان نے گھر بیٹھے ہی مٹا دیا اور ایسا سنجوگ
بھگوان ہی کی کرپا سے بن پڑتا ہی اب دیر
کرنی اچت نہیں سب سے خوب بہہ ہی
کہ کنیا کے ہاتھہ پیلے کر دیجے جو کچھ اسوقت ہو سو بہتر
ہی اور کل کی کسے خبر ہی ایسا کچھ اپنے جیمیں منصوبہ
باندھہ سیتھانی پاس آکہنے لگا کہ ایک سیتھہ کا لڑکا
آیا ہی جو تم کہو تو رتناوتی کا بیاہ اسے کر دیں
وہ بھی سن پرسن ہو بولی کہ ساہ جی ایسا سنجوگ
جب بھگوان بناتا ہی تب بنتا ہی کیونکہ گھر

کھ

بیٹھے منکی کامنا پوری بھی اسئے اتم یہہ ہے کہ بلنب
ست کرو اور شیگھر پروہت کو بلا لگن سدھائے
شادی کرو تب اس ستھ نے بیر کو بلوا سبھ
لگن و مہورت سدھ وائے کنیا دان کر بہت ساجہیز
دیا غرض جب بیاہ ہو چکا تو وہیں باہم رہنے لگے
پھر کتنے ایک دنوں کے پیچھے ساہ کی بیٹی سے اسنے
کہا ہمیں تمہارے دیس میں آئے ہوئے بہت دن
ہوئے اور اپنے گھربار کی کچھ خبر نہیں اسسے ہمارا جت
بہت اداس رہے ہی ہمنے سب احوال اپنا
تم سے کہا اب تمہیں یہہ چاہیے کہ اپنی ماں سے اس
طرح سمجھا کر کہو کہ وہ راضی ہو ہمیں بدا کریں تو ہم اپنے
شہر کو جاویں تمہاری اچھا ہو تو تم بھی چلو تب اسنے
اپنی ماں سے کہا کہ بالم ہمارے اپنے دیس کو بدا ہوا

چاہتے ہیں اب تم بھی وہ کرو کہ جسمیں انکے جیکو کھید
نہو وے سبتھانی نے اپنے سوامی کے پاس جا
کر کہا تمہارا جمائی اپنے گھر جانیکی بدا مانگے ہی یہہ
سنکر شاہ بولا اچھا بدا کر دیں گے کیونکہ پرائے پوت
پر کچھہ اپنا زور نہیں ہوتا جسمیں اسکی پرسنتا ہوگی و
وہی ہم کرینگے یہہ کہہ اپنی بیٹی کو بلا کر پوچھا تم اپنی
بات کہو سسرال جاؤگی یا یہیں رہوگی اسمیں
لڑکی نے شرما کے جواب نہ دیا الٹی بھرآئی اور اپنے
بپ سے آنکے کہا ہمارے ماتا پتا کہہ چکے ہیں کہ جسمیں
انکی خوشی ہوگی وہ ہم کرینگے تم ہمیں مت چھوڑ جایو
غرض اس سیٹھہ نے اپنے داماد کو بلا بہت سی
دولت دے بدا کیا اور لڑکی کا بھی ڈولا ایک
داسی سمیت ساتھہ کر دیا تب یہہ وہاں سے

چلا جب کہ ایک جنگل میں پہنچا تو اسنے ساہ کی بیٹی سے
کہا یہاں بہت ڈر ہے جو تم اپنا سب گہنا ہمیں اتار دو
تو ہم اپنی کمر میں باندھ لیں پھر آگے جب شہر اویگا
تو تم پہن لینا اسنے سنتے ہی سب ابھوکھن اتار دیا اور
اسنے زیور لے کہاروںکو بدا کر دا اسی کو مار کوئیں
ڈال دیا اور اسکو بھی زور سے کوئیں ڈھکیل سب
ابھرن لے اپنے دیس کو چلا گیا اتنے میں ایک پتھی
اس پنتھہ میں آیا اور رونیکی آواز سن کر کھڑا ہوا
اپنے جیمیں کہنے لگا کہ اس مہا بنمیں منکھ کے رونیکی
آواز کہاں سے آئی یہہ بچار کر اس رونے کے
شبد کی اور کو چلا کہ ایک کوان نظر آیا اسمیں جھانکا
تو دیکھتا کیا ہی کہ ایک استری روتی ہی تب
اس عورت کو نکال احوال پوچھنے لگا کہ تو کون

ہی اور کس طرح سے اسمیں گری یہہ سنکے اسنے کہا
میں ہیم گپت سیٹھہ کی بیٹی ہوں اور اپنے بالم کے
ساتھہ اسکے دیس کو جاتی تھی کہ اس بن چوروں
نے آگھیرا اور داسی میری کو مار مجھے کو نمیں ڈال
دیا اور گھنے سمیت میرے سوامی کو باندھہ کر لے گئے
نہ انکی مجھے خبر ہی نہ میری انھیں یہہ سن پتھک اسے
ساتھہ لے آیا اور اس سیٹھہ کے دوارے پر پہنچا
گیا یہہ اپنے مان باپ کے پاس گئی وے اسے
دیکھہ کر پوچھنے لگے کہ تیری گیا گت بھئی اسنے کہا
ہمیں راہ میں آن کے چوروں نے لوٹا اور داسی کو
مار کوٹ میں ڈال مجھے ایک اندھے کونمیں ڈھکیل
دیا اور میرے سوامی کو گھنے سدھاں باندھہ کے لے
چلے جب اور دھن مانگنے لگے تب اسنے کہا جو کچھہ

تھا

تھا سو تمنے لیا اب میرے پاس کیا ہی یہہ مجھے خبر
نہیں کہ اسے مارا یا چھوڑا تب اسکا باپ بولا دھیا
نو فکر مت کر تیرا سوامی جیتا ہی بھگوان چاہے تو
تھوڑے دنو نمیں ان ملے کیونکہ چور دھن کے
گاہک ہوتے ہیں جی کے گاہک نہیں پن اس
ساہ نے جو جو گہنا اسکا گیا تھا اسکے بدلے اور آبھوشن
دیکر بہت سا دلاسا دلبری کی اور وہ ساہ کا بھی
اپنے گھر پہنچ سب زیور کو بیچ دن رات رنڈی
بازی کرنے لگا اور جوا کھیلے یہاں تلک کہ سب روپے
تمام ہوے تب روٹی کا محتاج ہوا غرض جب یہہ بہت
دکھہ پانے لگا تو اپنے منمیں ایکدن بچارا کہ سسرال
جاکے یہہ بہانہ کیجئے کہ تمھاری نواسا پیدا ہوا ہی
اسکی بدھای دینے کو میں آیا ہوں یہہ بات اپنے

جیمن تھان کر چلا گئی وہیں وہاں جا پہنچا جب اسے
پتا ہا کہ گھر میں بیٹھے سامنے سے اسکی استری نے دیکھا
کہ میرا کنت آتا ہی ایسا ہو کہ اپنے جیمن بھی کر بھر جاوے
اسمیں اسے نکت آئے کر کہا سوامی تم اپنے جیمین
کسی بات کی سنکامت کرو مینے پتا سے کہا ہی
کہ چوروں نے آنکے داسی کو مارا اور میرا ابھرن
اتروا مجھے کوئیں ڈال میرے پیت کو باندھ لے گئے
یہی بات تم بھی کہیو کچھ چنتا نکرو گھر تمھارا ہی اور میں
داسی ہوں یہہ کہکر وہ گھر میں چلی گئی یہہ اُس سیٹھہ کے
پاس گیا اسنے اٹھہ کر گلے لگا سب سماچار پوچھا جس
طرح اسکی استری سمجھا گئی تھی اسنے اسطرح سے کہا
سارے گھر میں خوشی ہوی پھر سیٹھہ نے اسے اشنان
کروا رسوی جمائے بستر بچھا بہت سا ستاچار کر

سے کہا کہ یہہ گھر تمھارا ہی انند سے رہو یہہ وہاں رہنے
لگا غرض کتنے ایک دنوں کے بعد رات کے
سمے وہ ساہ کی بیٹی گھنا بجنے ہوے اسکے پاس
سونے کو آئی اور سو گئی جب دوپہر نا بھئی
اسنے دیکھا کہ یہہ نندرا بس بھئی تب ایک چھری
ایسی اسکے گلے میں ماری کہ وہ مر گئی پھر سارا گہنا
اسکا اتار اپنے دیس کی راہ لی اتنی بات کہہ مینا
بولی مہاراج یہہ پر تجھ سے میں نے اپنی انکھوں سے دیکھا اِس
واسطے مجھے پرش سے پروجن نہیں مہاراج دیکھو تو
پرش کی ذات ایسی بت پار ہوتی ہی کون
ایسے سے دوستی کرا اپنے گھر میں سانپ پالے مہاراج
آپ ایسے بچا رہئے کہ اس استری سے کیا اپراد
کیا تھا یہہ سنکے راجہ نے کہا اے طوطے نا ریمیں دوس

کیا ہی تو مجھسے کہہ تب وہ کیر بولا مہاراج سنیے کنچن
پر ایک نگر تھا وہاں ساگردت نام ایک سیٹھ
اسکے بیٹے کا نام سری دت اور ایک نگر کا نام جیسری بڑ ۸
وہ اس سیٹھ کے بیٹے کو بیاہی تھی اور ایک لڑکا
کسی ملک میں سوداگری کے واسطے گیا تھا وہ اپنے
ماں باپ کے یہاں رہتی تھی غرض جب اُسے
سوداگر بیں بارہ برس گذر گئے اور وہ یہاں جوان
ہوئی تو ایکروز سکھی سے کہنے لگی ای بہن میرا جوبن
یوں ہی جاتا ہی اور سنسار کا سکھ مینے ابتلک کچھ
نہیں دیکھا یہہ بات سنکے سکھی نے اسے کہا تو اپنے
جیمیں دھیرج دھر تیرا سوامی بھگوان چاہیے تو جلد املتا
ہی اس بات کو سن کر وہ گھر آ اٹاری پر چڑھ
جھروکے سے جھانکی تو دیکھتی کیا ہی کہ ایک جوان

رتناوتی کا سوداگر دت ساہوکار کا بیٹا سیٹھ تھا اور اُس کی جو بنی کا نام جیسری

چلا آتا ہی جب نزدیک آیا تو اسکی اور اسکی یکا
یک چار نظریں بھئیں دونوںکا دل مل گیا تب اسنے
اپنی سکھی سے کہا کہ اس منکھ کو میرے پاس لے آ
یہہ سن سکھی نے اسے جاکر کہا کہ سوم دتّ کی کنیا نے
تمھیں ایکانت بلایا ہی پر تم میرے گھر آئیو اور اپنے
گھر کا پتا اسکو بتا دیا اسنے کہا کہ رات کو میں آؤنگا
سکھی نے یہہ سیٹھہ کی پتّری سے آکر کہا کہ اسنے رات کے
سمے آنیکو کہا ہی یہہ سنکے جے سرّی نے سکھی سے کہا
کہ تو اپنے گھر میں جا جب وہ آوے تو مجھے خبر کرنا
تو میں بھی گھر سے سوچیت ہوکے چلوں سکھی اسکی
بات سنکے اپنے گھر گئی اور دوارے پر بیٹھہ کے
اسکی راہ تکنے لگی اتنے میں وہ آیا اسنے اسے اپنی
ڈیوڑھی میں بٹھا کر کہا تم یہاں بیٹھو میں جاکر تمھاری خبر

کرتی ہوں اور آگرچہ بسّری سے کہا تمھارا پتیم آن پہنچا
ہے یہہ سنکے اسنے کہا ذرا ٹھہر جا یہاں لوگ گھر کے
سو جاویں تو میں چلوں پھر کتنی ایک دیر کے بعد جب
آدھی رات کا عمل ہوا اور سب سوگئے تب یہہ چپکے
سے اٹھہ کر اسکے ساتھہ چلی اور ایک چھن میں وہاں آ
پہنچی اور سنے اختیار دونوں نے اس گھر میں ملاقات
کی جب چار گھڑی رات باقی رہی یہہ اٹھہ کر اپنے
گھر میں آن کے چپ چپاتی سو رہی اور وہ بھی بھور سمے
اپنے گھر کو گیا اسطرح سے کتنے ایکدن بیت گئے
ندان اسکا خاوند بھی بدیس سے اپنی سسرال میں
آیا جب اسنے اپنے بھرتار کو دیکھا جیمیں جتنا کرکے سکھی
سے کہا اس سوجھیں میرا جی ہی کیا کروں کیدھر
جاوں میری نیند بھوک پیاس سب بسر گئی نہ

ٹھنڈ

ٹھنڈا رہے ہی نہ گرم اور جو کچھ اوسنے اپنے جیت کی
تھی سو سب کہی غرض جوں توں کر کے دن تو کاٹا پر
ہنچھا ہے جب اسکا سوامی بیا لو کر چکا تب اسکی ساس
نے ایک جدی جو پا رہیں سیجہ بچھوا کر کہلا بھیجا کہ
تم وہاں جا کر آرام کرو اور اپنی بیٹی سے کہا کہ تو جا کر
اپنے سوامی کی سیوا کر وہ اسبات کو سن ناک
بھوں چڑھا چکی ہو رہی پھر اسکی ماں نے ڈانت
کے اسکے پاس بھیجا نے بس ہو کے گئی اور منہہ پھیر پلنگ وہان
پر لیٹ رہی وہ جوں جوں اسے نیہ کی با نیں کرتا
تھا توں توں اسے ادھک دکھہ ہوتا
تھا پھر طرح بطرح کے بستر آبھوکھن جو جو ہر ایک مکان
سے اسکے واسطے وہ لایا تھا لو سب دیے اور کہا
کہ اسے پہن تب تو اسنے اور برکت ہو بھویں تان منہہ

بھبر لیا اور یہہ بھی لاچار ہو سو رہا کیونکہ ہارا ماندا راہ کا
تھا پر اسے اپنے یار کی یاد میں نیند نہ آئی جب یہہ سمجھی
کہ وہ نیند سے اچیت ہوا تب یہہ ہولے ہولے اٹھ اسے
سوتا چھوڑ اندھیری رات میں نڈر اپنے متر کے مکانکو
چلی کہ راہ میں ایک چور نے اسکو دیکھ کر اپنے منہں چنتا
کی کہ یہہ عورت گہنا پہنے ہوئے آدھی رات کے سمے
اکیلی کہاں جاتی ہی یہہ بات اپنے جیمیں کہہ اسکے پیچھے
ہو لیا غرض جوں توں یہہ اپنے یار کے مکانمیں پہنچی اور
وہاں اسے سانپ کاٹ گیا تھا وہ موا پڑا تھا اُنے
جانا کہ سوتا ہی اسکے برہ کی اگ کی جلی ہوئی جوتھی
بے اختیار اسے لپٹ کر پیار کرنے لگی اور چور دور
تماشا دیکھنے لگا وہاں ایک پیپل کے درخت پر ایک
پشاچ بھی بیٹھا ہوا یہہ چرتر دیکھتا تھا اچانک اسکے

منمیں آیا کہ اسکے سر پر میں اُسے بھوگ کیجے یہہ بچار بیٹھہ
کر اسکے قالب میں آ بھوگ کرانت دانتوں نے
اسکی ناک کاٹ اسی درخت پر جا بیٹھا چور
نے یہہ سب احوال دیکھا اور وہ لاچار اسی
رنگ رکت سے چھاتی ہوئی سکھی کے پاس
گئی اور سب برتانت کہا تب سکھی بولی کہ تو
اپنے سوامی پاس جلد جا کہ سورج اُدی ہونے
پاوے اور وہاں جا کر آرت شبد کر کے روئیو جو
کوئی تجھسے پوچھے تو کہنا کہ اسنے میری ناک کاٹ
لی ہی یہہ سکھی کی بات سنتے ہی ترنت جا ڈار
ھیں مار مار رونی لگی کہ اسکے رونیکا شبد سن
سارے کتم کے لوگ آے دیکھتے کیا ہیں کہ
اسکی ناک نہیں بکتی بیٹھی ہی تب وے بولے

کہ اے نلجی پاپی نردی کو ترہ مت بنا ابر ادھر کئے اسکی
ناک کیوں کاٹی وہ بھی یہہ سوانگ دیکھ چینا کر اپنے
جیمیں سے کہنے لگا کہ چچل جت کا کالے سانپ کا شستر
دھاریکا دشمن کا بسوا اس نیچے پر تریا چلتر سے ڈرے
کبیشر کیا برنن نہیں کر سکتا اور جوگی کیا کچھ نہیں
جانتا متوالا کیا کچھ نہیں بکتا رنڈی کیا نہیں کر سکتی سچھ
ہے گھوڑیکا عیب بادل کا گرجنا تریا کا چلتر اور
پرش کا بھاگ یہہ دیوتا بھی نہیں جانتے آدمی کا
تو کیا مقدور ہے غرض اتنے میں اسکے باپ نے
کوتوال کو یہہ خبر دی وہاں سے پیادے چبوترہ کے آئے
اور اسے باندھ کو توال کے پاس لائے کو توال نے
راجہ کو خبر کی راجہ نے جو اسے پھر احوال بلوا کے پوچھا
تو اسے کہا میں کچھ نہیں جانتا اور سیٹھ کی لڑکی سے بلا

کر جو پوچھا تو اُسے کہا مہاراج پرسدھ دیکھ کے مجھے
کیا پوچھتے ہو پھر راجہ نے اسے کہا تجھے کیا سزا دیں
یہہ سنکے بولا ایک نیاو میں جو ٹھہرے سو کیجیے راجہ نے
کہا اسے لیجا کے سولی دو لوگ راجہ کی آگیا پاکے
اسے سولی دینے لے چلے یہہ سنجوگ دیکھو وہ چور بھی
وہاں کھڑا تماشا دیکھتا تھا جب اسے یقین ہوا کہ یہہ
ناحق مارا جاتا ہی تب اسنے دھائی دی راجہ نے
اسے بلوا کر پوچھا تو کون ہی بولا کہ مہاراج میں چور
ہوں اور یہہ نردوکھ ہی ناحق اسکا خون ہوتا
ہی آپ نے کچھ نیاو نکیا تب راجہ نے اسے
بھی بلوایا اور چور سے پوچھا تو اپنے دھرم سے سچ
کہہ کہ یہہ مقدمہ کس طرح سے ہی تب چور نے
بیورے وار احوال کہا اور راجہ بھی اچھی طرح

سے سمجھا ندان ہرکارے بہیج اس رنڈی کا یار
جو موا ہوا پڑا تھا اسکے منھہ میں سے ناک منگوا کے
دیکھی تب جانا کہ یہہ بے تقصیر ہی اور چور سچا ہی پھر
چور بولا کہ مہاراج سا دھونکے جیکا پرتپال کرنا اور دشٹونکو
ڈنڈ دینا یہہ راجونکا برابر دھرم چلا آتا ہی اتنی بات
کہہ کر چور رامن ہوتا بولا مہاراج ایسے گنونکی پوری
ناریاں ہوتی ہیں پھر راجہ نے اس رنڈیکا منھہ کالا کروا
سر منڈوا گدہے پر چڑھوا نگری کے پھیرے دلوا چھڑوا
دیا اس چور کو اور ساہوکار بچیکو بیڑے دے
رخصت کیا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ای راجہ ان
دونوں میں سے کسے ادھک پاپ ہوا تب راجہ
بیرکرماجیت بولا کہ استری کو پھر بیتال بولا کہ کسطرح
سے یہہ سنکے راجہ نے کہا پرش کیسا ہی دشٹ کیوں

بہو برا سے دھرم ادھرم کا بچار رہتا ہی اور استری
کو دھرم ادھرم کا کچھ دہیان نہیں رہتا اسے ناری
کو بشیش پاپ ہوا یہہ بات سن بیتال پھر چلا گیا اور
اسی درخت پر جا لٹکا پھر راجا جا اسکو پیر سے اتار گٹھری
باندھ کاندھے پر رکھ لیچلا **پانچویں کہانی**
بیتال بولا ای راجہ اجین نام ایک نگری ہی اور
وہانکا مہابل نام راجہ اور اسکا ہر واس نام ایک
دوت تھا اس دوت کی بیٹی کا نام مہا دیوی اور
وہ ات سندری تھی جب وہ برجوگ بھئی تو
اسکے پتا کو چنتا ہوی کہ اسکا بر ڈھونڈ بواہ کر دیا
چاہیئے غرض ایکدن اس لڑکی نے اپنے باپ
سے کہا کہ پتا جو سب گن جانتا ہو مجھے اسے دیجو تب
اس نے کہا کہ جو سب بد باندھان ہوگا تیری شادی

میں اسکے ساتھ کر دونگا پھر ایکدن اس راجہ نے
ہرداس کو بلا کر کہا کہ دکھن دسا میں ہرچند نام راجہ
ہی انکے پاس تم جا کر میری طرف سے کھیم کسل پوچھو
اور انکی کھیم کسل کے سماچار لے آو یہہ راجا کے اگیا
پاے بدا ہوا اس راجہ کے پاس کتنے ایکدنو نمیں جا
پھنچا اور اسے اپنے راجہ کا سب سندیس کہا اور
ہمیشہ اس راجہ کے نکٹ رہنے لگا غرض ایکدن کی
بات ہی کہ اس راجہ نے اسسے پوچھا ای ہرداس
کل جگ کا آرنبھ ہوا کہ نہیں تب انے ہاتھ جورکر
کہا مہاراج کل کال برت مان ہی کیونکہ سنسار میں
جھوٹ بڑھا ہی اور ست گھٹ گیا لوگ منھہ پر بات
میٹھی کھتے ہیں اور پیٹ میں کپٹ رکھتے ہیں دھرم جاتا
رہا پاپ بڑھا پرتھی پھل کم دینے لگی راجہ ڈانڈ لینے لگے

برہمن لالچی ہوئے استریوں نے لاج چھوڑ دی بیٹا باپ کی
اگیا نہیں مانتا بھای بھائیکا اعتبار نہیں کرتا مترونسے
مترائی جاتی رہی خاوندوںسے وفا اٹھ گئی سیوکوں
نے سیوا چھوڑ دی اور جتنے ان ہت باتیں
تھیں وے سب درشت میں آئی ہیں جب راجہ
سے یہہ سب کہہ چکا تب راجہ اٹھکر محل میں گیا
اور یہہ اپنے استھان پر آنکے بیٹھا کہ اتنے میں
ایک بھیتا اس کے پاس آکہنے لگا کہ میں تجھسے
کچھ مانگنے آیا ہوں یہہ سنکے اسنے کہا مانگ کیا مانگے
ہی تب اسنے کہا کہ اپنی بیتری مجکو دے پھر ہرداس
بولا کہ جسمیں سب گن ہونگے اسکو میں دونگا یہہ
سنکے وہ بولا کہ میں سب بدیا جانتا ہوں پھر اسنے
کہا کچھ اپنے بدیا سے مجھے دکھلا تو میں جانوں کہ تجھے

بدیا آتی ہے تب اس برہمن نے کہا میں نے ایک
رتھ بنایا ہے اسمیں یہہ سامرت ہے کہ جہاں جائیگی
اچھا کرو تہاں وہ ایک چھن میں لے پہنچاوے تب
ہردا س نے کہا اس کو پراتہ کال سمے میرے پاس
لگیے آئیو غرض پھر وہ پربھات سمے رتھہ لے ہرداس
کے پاس آیا پھر یہہ دونو رتھہ پر سوار ہوا جیں نگر میں
آن پہنچے پر یہاں اتفاقاً اسکے آنے سے پہلے کسی اور
برہمن کے لڑکے نے اسکے بڑے بیٹے سے اکر کہا تھا
کہ تو اپنی بہن مجھے دے اور اسنے بھی یہہ ہی کہا تھا کہ
جو سب بدیا جانتا ہوگا اسکو دونگا اور اس براہمن
کے بیٹے نے بھی اتر دیا تھا کہ میں سب گیان بدیا
جانتا ہوں یہہ سنکے اسنے کہا تھا کہ تجھے ہی دینگے ایک اور
برہمن کے بیٹے نے اس لڑکی کی ماں سے کہا تھا کہ تو

اپنی

اپنی پتری ہیں دے اور اسنے بھی اسے یہی
جواب دیا تھا کہ جو سب بدیا جانتا ہوگا اسیکو اپنی
پتری دونگی پھر اس برہمن کے سنے انر دیا کہ میں
سنبورن شستر بدیا جانتا ہوں اور شبد بیدھی تیر مار
تا ہوں یہہ سنکے اسنے بھی کہا تھا کہ سینے قبول کیا تجھے
ہی دونگی غرض اسیطرح سے تینو بر آنکے اکھٹے ہوئے
ہر داس اپنے منمیں چنتا کرنے لگا کہ ایک کنیا
اور تین بر کئے دوں کسے ندوں اسی فکر میں تھا
کہ رات کو ایک راچھس اسنکے اس کنیا کو اٹھاکے
بندھاچل پربت کے اوپر لے گیا غرض بہت سایت
ہر ایک چیز کی اچھی نہیں ات روپ وتی سیتا
تھی راون نے ہری راجہ بل نے ات دان
دیا سو دلدری ہوا راون نے ات گرب کرکے

اپنے کل کی چھی کی جب بھور ہوئی اور سب گھر کے
لوگوں نے کنیا کو نہ دیکھا تب اپنی اپنی پرکار کی چنتا کرنے
لگے اور یہہ بات وے تینو بر بھی سنکے وہاں آئے انمیں
ایک گیانی تھا اسسے ہر دا اس نے پوچھا ہے گیانی
تو بتا کہ وہ کنیا کہا گئی اُنے گھڑی ایک مین بچار کرکے
کہا تمھاری لڑکی کو راکھشس نے پربت میں لیجا کے
رکھاہی اسمیں دوسرا بولا کہ راکھشس کو مار کے
میں اسسے لے آونگا پھر تیسرا بولا ہمارے رتھہ پر سوار ہو
جاؤ اور اسسے لے آو یہہ سنتے ہی جھٹ سے اسکے
رتھہ پر سوار ہو وہاں پہنچ اس دیو کو مار ترنت سے
لے آیا اور تینو بباد آپسمیں کرنے لگے جب اسکا
باپ منہیں چنتا کر کہنے لگا کہ سبھی نے اپکار کیا ہی
کسے دوں کسے ندوں اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ای راجہ

بکرم

بکرم ان تینونمیں سے وہ کنیا کسکی استری بھی راجہ
بولا وہ استری اسکی ہوئی جو راجھس کو مار کر لایا پھر
بیتال نے کہا سب کا سمان گن ہی کسطرح سے اسکی
ہبتی بھی تب راجہ نے کہا ان دونو نے اپکار کیا
اسکا انکو پن ہوا اور یہہ جدھہ کر اسے مار کے لایا ہی
اسواسطے وہ اسکی بھاریا بھی یہہ بات سن بیتال
پھر اسی درخت میں جالٹکا اور راجہ بھی دوہیں جا
بیتال کو باندھہ کاندھے پر رکھہ اسطرح لیچلا

چھتی کہانی

پھر بیتال بولا ای راجہ ایک دھرم پر نام نگر ہی اور
وہان کا دھرم شیل نام راجہ ہی اور اسکے منتر یکا
اندھک نام ہی اسنے ایکدن راجہ سے کہا مہاراج
ایک مندر بنا اسمیں دیبی کو بتھانت پوجا کیجے

که اسکا شاشتر میں بڑا پن لکھا ہی تب راجہ نے
ایک مندر بنوا دیہی بدھ راے شاستر کی بدھ
سے پوجا کرنے لگا اور بنا پوجا کیئے جل بھی نہ پی تا تھا
اس طرح سے جب کتنی ایک مدّت گذری پھر اسکے
بعد ایک روز دیوان نے کہا مہاراج میرا بچن سنیئے
مثل مشہور ہی کہ نہوتے کا گھر سونا مورکھ کا ہردا سونا
اور دلدّری کا سب کچھ سونا ہی یہہ بات منتری
کی راجہ نے سن دیبی کے مندر میں جا ہاتھ جوڑ استت
کرنے لگا ہے دیبی تجھے برہما بشن اندرا تھہ پہر سیوتے
ہیں اور تونے مہیشا سر چنڈ مندر کت بیج لے ان
دیتونکو مار پرتھی کا بھار اتارا اور جہاں جہاں تیرے
بھگت کو بپت پڑی تہاں تہاں جا تو سہاے بھی اور
یہی اس انک ہیں تیرے دوارے پر آیا ہوں اب میرے

بھی

بھی منگی اچھا پوری کرا تنی استت جب راجہ کر
چکا تب دیبی کے مندر سے آواز آئی کہ راجہ میں
تجھسے سن تشٹ بھئی بر مانگ جو تیرے منمیں ہی
راجا بولا ہے ماتا جو تو مجھسے تشٹ بھی تو مجکو پتر دے
دیبی نے کہا راجہ تیرے پتر ہوگا مہابلی اور برابر تاپی
تب تو راجہ نے چندن اچھت پھول دھوپ
دیپ نئی وید دیکر پوجا کی اور اسیطرح سے ہر روز
پوجا کرتا تھا غرض کتنے دنوں کے پیچھے راجہ کے ایک
لڑکا پیدا ہوا پھر راجہ نے باجے گاجے سے سب کٹم
سمیت جاکر دیبی کی پوجا کی اس عرصے میں ایک
دن کا سنجوگ ہی کہ کسی نگر سے ایک دھوبی اپنے
متر کو ساتھ لئے اس شہر کی طرف آتا تھا ایک دیبی
کا مندر اسے نظر آیا اسنے ڈنڈوت کرنے کی بابسنا

کی بعنی ارادہ و آرزو اسمیں ایک دھوبی کی لڑکی ات
سندری اوتی سامھنے سے اسنے دیکھی اسے دیکھ
موہت ہوا اور دیبی کے درشن کو گیا ڈنڈوت کرتا تھا
جو راسپنے منمیں کہنے لگا ہے دیبی جو اس سندری
سے میرا بواہ تیری کرپا سے ہو تو میں اپنا سیس تجھے
چڑھاوں یہہ منت مان ڈنڈوت کر متر کو ساتھ لے
اپنے نگر کو گیا غرض جب وہاں پہنچا تو اسکے برہ نے
یہہ ستایا کہ نیند بھوک پیاس سب بسر گیئی اٹھ پہر
اسکے دھیان میں رہنے لگا یہہ کتھن اوستھا اسکی
متر نے دیکھ اسکے باپ سے جا سب بیورے وار کہی
اسکا پتا بھی یہہ سنکر بھچک ہو رہا اور اپنے جیمیں چنتا
کر کہنے لگا کہ اسکی [illegible] دبنا ہے اب معلوم ہوتا ہی
جو اس کنیا سے اسکی سگائی نہو گی تو یہہ اپنا پران تیاگ

گر یگا اسے اتم یہہ ہی کہ اس لڑکی سے اسکا بواہ کر دیا
چاہئے کہ جسے یہہ بچے اتنا بچار کر پتر کے متر کو ساتھ لے
اس گاؤنمیں بھیج اس لڑکی کے پتا سے جاکر کہا میں
تیرے پاس کچھ جاچنے آیا ہوں جو تو دیوے تو
میں کہوں اسنے کہا میرے پاس وہ پدارتھ ہوگا
تو میں دونگا تو کہہ اس طرحسے بچن بند کر کہا تو اپنی لڑکی
سے میرے پتر کا بواہ کر دے یہہ سنکے اسنے بھی اسکی بات
پرمان کر برہمن کو بلوا دن لگن مہورت ٹھہرا کر کہا تم
لڑکے کو لے آؤ میں بھی اپنی پتری کے ہاتھ پیلے کر دونگا
یہہ سن وہاں سے اٹھ اپنے گھر آ سب سامان
شادیکا تیار کر بیاہنے کو گیا اور وہاں جا بواہ کر بیٹے
بہو کو لے پھر اپنے گھر آیا اور دونو دولہا دلہن آپسمیں
انند سے رہنے لگے پھر کتنے دنوں کے بعد اس لڑکی

سے کے پتا کے یہاں کچھ شبھ کرم تھا سو وہاں سے نیوتا
انکو بھی آیا یہہ استری پرش تیار ہو اپنے متر کو ساتھ
لے اس نگر کو چلے جب اس نگر کے نکٹ پہنچے تو
دیبی کا مندر نظر آیا اسے وہ بات یاد آئی تب اپنے
اپنے جیمیں بچار کر کہا کہ میں بڑا اشٹ بادی اودھرمی
ہوں کہ دیبی سے بھی جھوٹ بولا اتنی بات اپنی
منمیں کہہ اس دوست سے کہا تم یہاں کھڑے رہو
میں دیبی کا درشن کر آؤں اور استری کو کہا تو بھی
یہاں ٹھہر یہہ کہہ مندر کے پاس پہنچ کنڈ میں اشنان کر
دیبی کے سنمکھ جا کر جوڑ نمسکار کر کھڑگ اٹھا گردن
میں مارا کہ سر تن سے جدا ہو بھوئیں میں گرا غرض کتنی
دیر پیچھے اسکے متر نے بچارا کہ اسے گئے بڑی دیر ہوئی
ہے اب تک پھرا نہیں چل کر دیکھا چاہیے اور اسکی

استری

استری کو کہا تو یہاں کھڑی رہ میں اسے شتابی سے
سودھہ کے لے اتا ہوں یہہ کہکر دیبی کے مندر میں گیا
دیکھتا کیا ہی کہ دھڑ سے اسکا سر جدا پڑا ہی یہہ حالت
وہانکی دیکھہ اپنے منہیں کہنے لگا کہ سنسار بہت کٹھن
جاگہہ ہی کوی یہہ نہ سمجے گا کہ اسنے اپنے ہاتھہ سے
سیس دیبی کو چڑہایا ہی بلک یہہ کہیں گے کہ اسکی
ناری جو ات سندری تھی اسکے لینے کے لیئے مار کر یہہ
مکر کرتا ہی اسے یہاں مرنا اچت ہی پر سنسار میں
اپجس لینا خوب نہیں یہہ کہہ تالاب میں نہا دیبی کے
سامنے اہاتھ جوڑ پرنام کر کھانڈا اٹھا گلے میں مارا
کہ رُنڈ سے منڈ جدا ہو گیا اور یہہ یہاں اکیلی کھڑی کھڑی
اکتا کر بات دیکھہ دیکھہ نراس ہو ڈھونڈتی ہوئی
دیبی کے مندر میں گئی وہاں جاکے دیکھتی کیا ہی کہ

دونو ہوے بڑے ہیں پھر ان دونو کو سوا دیکھا نے
اپنے جیمیں بچارا لوگ تو یہہ بچانے لگے کہ آپ سے
دیبی کو یہہ بل چڑھتے ہیں سب بکھانیں گے کہ راند نشٹ
بھی نشتائی کرنے کے لئے دونو کو مارا ہی ہے اس
اچنبھے میں مرنا اچھا ہی یہہ سوچکر سرور میں غوطہ مار
دیبی کے سنگھ آ سر نوا دنڈوت کر تلوار اٹھا چاہے
گردنیں مارے کہ دیبی نے سنگھاسن سے اتر اسکا
ہاتھ ان کے پکڑا اور کہا ہنری بر مانگ میں تجھ سے پرسن
بھئی تب اسنے کہا ماتا جو تو مجھ سے تشٹ بھی ہی
تو اِن دونو نکو جیو دان دے پھر دیبی نے کہا اِن
کے دھڑوں سے سر لگا دے اسنے مارے خوشی
کے گھبراہت سے سر بدل کے لگا دیئے اور دیبی نے
امرت لا چھڑک دیا یہہ دونو جیکر کھڑے ہوے اور

ابھیں

اپسمیں جھگڑنے لگے یہہ کہے استری میری اور وہ
کہے استری میری اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ ای راجہ
بیر بکرماجیت اندونمیں وہ استری کس کی بھئی راجہ
نے کہا سن شاستر میں اسکا پرمان لکھا ہی کہ ندیوں
میں گنگا اتم ہی اور پربتونمیں سمیر پربت سریشٹ ہی
اور برچھونمیں کلپ برکھش اور انگونمیں مستک اتم ہی
اس نیاوٴسے جسکا اتم انگ ہی اسیکی استری بھئی
اتنی بات سن بیتال پھر اسی درخت میں جا لٹکا
اور راجہ بھی جا اسے باندھے پر رکھ کر لیچلا

ساتویں کہانی

پھر بیتال بولا کہ ای راجہ چمپاپر نام ایک نگر ہی
وہاں کا چنپکیشور راجہ ہی اور رانی کا نام سلوچنا
اور بیٹی کا نام تربھون سندری سو اتنت سندری

ہے جسکا مکھہ چندرما سا بال گھٹا سے انکھیں مرگ کی
سی بھویں دھنگ سی ناک کیر کیسی کنٹھہ کپوت کا
سا دانت انار کیسے دانے اٹھونکی لالی کندروی کی
سی کچھ نارنگی سے اور بہت پات سا کٹ سنگھہ کیسی
ہاتھہ پاوں کومل کنول سے رنگ چمپے کا سا غرض اسکے
جوبن کی جوت دن بدن بڑھتی تھی جب وہ بر جوگ بھئی
تو راجہ رانی اپنے چت میں چنتا کرنے لگے اور دیس دیس
کے راجونکو یہہ خبر گئی کہ راجہ چنپ کیشور کے گھر میں ایسی
کنیا پیدا بھئی ہے کہ جسکے روپ کو دیکھتے ہی سُر نر من
موہت ہو رہے ہیں پھر ملک ملک کے راجوں نے
اپنی اپنی مورتیں لکھوا لکھوا برہمنوں کے ہاتھہ راجہ چنپ
کیشور کے بھیجیاں راجہ نے لے اپنی بیٹی کو سب
راجونکی تصویریں دکھائیں پر اسکے منہیں کوی نہ سمائی تب

تو راجہ نے کہا تو سُمبر کرو وہ بات بھی اسنے نانی اور
اپنے باپ سے کہا روپ بل گیان جسمیں یہہ تینوں
گن ہونگے تبا اسے مجھے دینا غرض جب کتنے ایک
دن بیتے تو چاروں دیس سے چار بر ائے پھر اسنے
راجہ نے کہا اپنا اپنا گن بدیا میرے آگے پرکاش کرکہو
انمیں سے ایک بولا مجھہ میں یہہ بدیا ہی کہ ایک استر
ہیں بنا کر پانچ لعل کو بیچتا ہوں جب اسکا مول میرے
ہاتھہ اتا ہی تب اسمیں سے ایک لعل برہمن کو دیتا
ہوں دوسرا دیوتا کو چڑہتا ہوں تیسرا اپنے انگ
لگاتا ہوں چوتھا استری کے واسطے رکھتا ہون پانچویں
کو بیچ کر روپئے لے نت بھوجن کرتا ہوں یہہ بدیا دوسرا
کوئی نہیں جانتا اور روپ جو میرا ہی سو ظاہر ہی
دوسرا بولا میں جل تھل کے پنس و پنچھی کی بھاکھا جانتا

ہوں میرے بل کا دوسرا نہیں اور سندرتائی میری آپ
کے آگے ہی تیسرے نے کہا میں الباث شاستر سمجھتا ہوں
کہ میرے سمان دوسرا نہیں اور خوبصورتی میری تمہارے
روبرو ہی چوتھے نے کہا میں شستر بدیا میں ایک ہی
ہوں دوسرا مجسا نہیں سبد بیدی تیر مارتا ہوں اور
میرا حسن جگمیں روشن ہی آپ بھی دیکھتے ہی ہیں
یہہ چاروں کی بات سن راجہ اپنے جیمیں چنتا کرنے لگا
کہ چاروں گن میں برابر ہیں کسے کنیا دوں یہہ سوچ
کر بیٹی کے پاس جا چاروں کا گن بھاکھا اور کہا
کسے دوں میں تجھے یہہ سنکے وہ لاج کی ماری نیچی گردن
کر چپ ہو رہی اور کچھ جواب نہ دیا اتنی بات کہہ بیتال
بولا ای راجہ بکرم یہہ استری کس کے جوگ ہی راجہ نے
کہا جو بیت بنا کر بیچتا ہی سو ذات کا شودر ہی اور جو

بھاکی

بھاگا جانتا ہی وہ ذات کا بیش ہی جو شاستر پڑہا
ہی سو برہمن ہی اور سیدہی اسکا سجاتی ہی یہہ
استری اسکے لایق ہی اتنی بات سن بیتال پھر
اسی پیڑ میں جا لٹکا

بیسویں کہانی

اور راجہ بھی وہاں جا اسے باندھ کاندھے پر رکھ کر لیچلا
تب بیتال کہنے لگا ای راجہ متھلاوتی نام ایک نگری
تھی تہاں گناد ہپ نام راجہ تھا اسکی سیوا کرنیکو
دور دیس سے ایک چرم دیو نام راجپوت آیا روز
اس راجہ کے درشن کو جایا کرتا لیکن ملاقات نہوتی
تھی اور جتنا دھن وہ لایا تھا سو برس روز کے عرصے
میں سب بیٹھ کر یہاں کھایا اور گھر اسکا وہاں ویران
ہوگیا ایک دنکی بات ہی راجہ شکار کو سوار ۲ اور چرم ۲ ہوا
دیو بھی اسکی سواری کے ساتھ ہولیا اتفاقاً راجہ ایک

بن میں جاکر فوج سے جدا ہو گیا اور لوگ سواری کے
ایک اور جنگل میں بھٹک گئے لیکن ایک چرم دیو ہی
راجہ کے پیچھے تھاندان اسنے ہی پکار کر کہا مہاراج لوگ
سواری کے پیچھے رہ گئے ہیں اور میں اپکے گھوڑے کے
ساتھ گھوڑا مارے چلا آتا ہوں راجہ نے سنکے گھوڑے
کو روکا کہ اسمیں یہہ برابر آیا راجہ نے اسے دیکھ کے
پوچھا تو کسواسطے اتنا دربل ہو رہا ہے تب تو یہہ
بولا جس سامی کے پاس رہے اور وہ ایسا ہو کہ
ہزاروں کو پالتا ہو اور اپنی خبر نہ لے تو اسمیں اسکو کچھ دوکھ
نہیں مگر اپنے کرم کو دوش ہے جیسے دنکو سارا جہان
دیکھتا ہے مگر الو کو نظر نہیں آتا اسمیں اپراد سورج کا کیا
ہے حیرت ہے مجکو کہ جسنے ماکے پیٹ میں روزی
پہنچائی تھی جب کہ ہم پیدا ہوئے اور دنیا کی غذاوں

کے

ـے کے لایق اب وہ خبر نہیں لیتا نہیں معلوم کہ سوتا ہی
یا مر گیا اور اپنے نزدیک مال و دولت چاہی کبھی
برے آدمی سے کہ دیتے وقت وہ منہہ بناوے اور
ناک بھوں چڑھاوے اسے زہر ہلاہل کھا کر مر جانا بہتر
ہی اور یہہ چھ باتیں منکھہ کو ہلکا کرتی ہیں ایک تو
کھوٹے نر کی پریت دوسرے بنا کارن کی ہنسی
تیسرے استری سے بباد کرنا چوتھے اسجن سوامی
کی سیوا پانچویں گدھے کی سواری چھٹے بنا سنس
کرت کی بھاکہا اور یہہ پانچ چیز بدہاتا منش کے کرم
میں پیدا ہونے ہی لکھہ دیتا ہی ایک تو اربل دوسرے
کرم تیسرے بت چوتھے بدیا پانچویں جس مہاراج
جب تک آدمیکا پن ادے ہوتا ہی سب اسکے داس
سنے رہتے ہیں اور جب پن گھٹ جاتا ہی تو بندھو

بیری ہو جاتے ہیں پر یہہ ایک بات پر سدہ ہی سوامی
کی سیوا کرنے سے کبھی نہ کبھی پھل مل رہتا ہی نرپھل
نہیں رہتا یہہ سن راجہ نے ان سب باتونکو سوچ سمجھ
کر اسوقت کچھ جواب نہ دیا پر اسسے یہہ کہا کہ مجھے بھوک
لگی ہی کہیں سے کچھ کھانیکو لا چرم دیو نے کہا مہاراج
یہان آن بھوجن نہ ملیگا یہہ کہہ جنگل میں جا ایک ہرن
مارکر کھبے سے چکمک نکال آگ جھاڑ سلگا مرگ کے
مانس کے بھس تکے بھون راجہ کو خوب سے کھلا آپ
بھی کھائے غرض کہ جب راجہ کا پیٹ بھر چکا تو اسنے کہا
ای راج پتر اب ہمیں نگر کو لیچلو کہ راہ ہمکو معلوم نہیں
ہی تب اسنے راجہ کو نگر میں لا اسکے مندر میں پہنچا
دیا تب راجہ نے اسکی چاکری مقرر کر دی اور بہت
سے اسے بستر ابھوکھن دیے پھر وہ نت راجہ کی سیوا

میں حاضر رہنے لگا غرض ایکدن راجہ نے کسی کام کے
لیے سمندر کے کنارے اس راج پتر کو بھیجا جب وہ
سمندر کے کنارے پہنچا تو اسنے ایک دیبی کا مندر
دیکھا اسنے جا دیبی کی پوجا کی لیکن جب یہہ وہاں سے
باہر نکلا تو دوہیں اسکے پیچھے سے ایک سندری نایکا
آ اسے پوچھنے لگی ای پرش تو کس ارتھہ یہاں آیا
ہی ۲ بولا بھوگ کے واسطے ایا ہوں اور تیرے ۲ وہ
روپ کو دیکھہ میں کام بس بھیا ہوں اسنے کہا جو مجھے
بھوگ کرنیکی اچھا رکھتا ہی تو پہلے اس کنڈ میں جا کے
اشنان کر پھر اسکے پیچھے جو تو مجھے اکر کہیگا سو میں سنو
نگی یہہ سنتے ہی اسنے کپڑے اتار تالاب میں بیٹھہ غوطہ
مار جوں ہیں اٹھہ کر دیکھے تو اپنے نگر میں کھڑا ہی اس
اچنبھے کو دیکھہ بھیا نک ہو لاچار اپنے گھر جا اور کپڑے

بہن راجہ کے پاس آسب برنانت کہار راجہ نے سنئے
ہی کہلے مجھے بھے وہاں لیجا کر یہہ اچنبھا دکھا یہہ سکہتے ہی
سواری منگا دو نو سوار ہو کر چلے کتنے دنونکے عرصے
میں ساگر کے کنارے آے اسی دیبی کے مندر میں
جا کر پوجا کی پر راجہ جب باہر نکلا تو وہی نایکا ایک
سکھی ساتھ لے راجہ کے پاس آن کھری ہوئی اور راجہ
کا روپ دیکھہ سوہت ہو بولی ای راجہ جو مجھے اگیا
دے سو کروں راجہ نے اسے اتر دیا جو تو میرا کہا کرے
تو میرے سیوک کی استری ہو وہ بولی میں تیرے
روپ کی ادھین بھی ہوں اسکی بچار یا کس طرح سے
ہوں راجہ نے کہا ابھی تو تو نے مجسے کہا جو تو حکم کریگا سو
میں کرونگی اور سجن جس بات کو کہتے ہیں اسکا
نباہ کرتے ہیں اپنے بچن کو پال میرے سیوک کی

بھار یا ہو یہہ سنکے وہ بولی جو آپ نے کہا سو مجھے
پرمان ہی تب راجہ نے سیوک کا گندھرب بواہ
کر دونونکو ساتھہ لے اپنے راج دھام میں ایا اتنی
بات کہہ بیتال بولا راجہ بتاو سوامی اور سیوک میں
کس کا ست ادھک ہوا راجہ بولا سیوک کا پھر
بیتال بولا کہ جس راجہ نے ایسی سندر استری
پا سیوک کو دینی تس راجہ کا ست ادھک
نہوا تب راجہ بیر بکر ماجیت نے کہا جنکا دھرم انکا
کرتا ہی تنکے دھرم کرنے میں ادھک کیا ہی
اور جو اب کا جی ہو پر کاج کرے سو ہی ادھک
ہی اس کارن سیوک کا ست ادھک ہوا یہہ
بات سن بیتال پھر اسی ترور پر جا لٹکا اور راجہ
پھر وسے وہاں سے اتار کاندھے پر رکھ لیچلا

نویں کہانی

تب بیتال بولا ای راجہ مدن پور نام ایک نگر
ہی وہاں کا بیر بر نام راجہ تھا اور اسی دیس میں
ہرن دت نام ایک بنیا کہ اسکی بیٹی کا نام مدن
سینا تھا وہ ایک روز بسنت کی رت میں سکھیونکو
ساتھ لئے اپنے باغ میں واسطے سیر و تماشے کے گئی
اتفاقاً اسکے آنے سے آگے دھرم دت سیٹھ کا
بیٹا سوم دت نام اپنے متر کو ساتھ لئے بن بہار کو
گیا تھا وہاں سے پھرتا ہوا اس باغ میں ان پہنچا
اسے دیکھ موہت ہو گیا اور اپنے دوست سے
کہنے لگا بھائی وہ کدا چت مجھسے ملے تو میرا جیون
۲پھل ہوا اور جو نملے تو اس سنسار میں جینا برتھا ہی ۲سو
یہہ اپنے ہتو سے باتیں کہہ رہا ہی بیاکل ہونے اختیار

ایسا

اسکے پاس جا اسکا ہاتھہ پکڑ کے کہنے لگا جو تو مجھسے پریت
نکریگی تو میں تیرے اوپر اپنا پران دونگا وہ بولی
ایسا مت کہو اسمیں پاپ ہوگا تب اسنے کہا تیری
کٹاچھوں نے میرا ہردا چھید ڈالاہی اور تیری برہ
کی اگن نے میرے سریر کو چلادیا اس پر سے میری
سدھ بدھ سب جاتی رہی ہی اور مجھے اس سمیں
کام کی واہ سے دھرم ادھرم کا گیان نہیں ہی پر
جو تو مجھے بچن دیوے تو میرے جیمیں جی آوے وہ بولی
آج سے پانچویں دوس میرا بواہ ہوگا تو پہلے میں
تجھسے مل جاونگی پیچھے بواہ ناہر شس کے ساتھہ بھوگ
کروں کی یہہ بچن دے سوگند کھا وہ اپنے گھر کو گئی
اور یہہ اپنے گھر کو گیا غرض پانچویں دن اسکی شادی
بھئی خاوند اسکا بیاہ کر اسے اپنے گھر لے آیا کتنے ایکدن کے

پیچھے رات کے سمے اسکی دیورانی جیٹھانی نے زبردستی
اسے اسکے پت کے پاس بھیجا وہ رنگ محل میں جا چپ
چاپ ایک کونے میں بیٹھ رہی اس عرصے میں
اسکے بھرتار نے جو دیکھا تو اسکا ہاتھ پکڑ سیج پر بٹھا
لیا غرض اسنے جب چاہا کہ کنٹھ لگاوے تو اسنے ہاتھ
سے جھڑک دیا اور جو جو اس سے ہوکار نیچے سے قول
قرار ہوا تھا سو سب بیان کیا یہہ سنکے اسکے خاوند نے
کہا جو سچ اسکے پاس جایا چاہتی ہی تو جا اِنے اپنے
سوامی کی آگیا پا اس سیٹھ کے استھان کو چلی راہ میں
چور نے اسے دیکھ خوش ہو اسکے پاس آکر کہا کہ دوپہر
رات کے سمے اس اندھکار میں ایسے بستر ابھوکھن
پہن کے اکیلی کہاں جاتی ہی وہ بولی جس جگہہ میرا پرم
پیار رہتا ہی یہہ سنکے چور نے کہا یہاں تیرا سہائے

کون ہی وہ کہنے لگی دھنک پان لیئے مدن میرا بیاہ کرنیوالا ساتھ ہی یہہ کہہ پھر چور کے آگے ساری اپنی ادانت کی کتھا بیان کرکے کہا کہ میرا سنگار بھنگ مت کریں تجھے بچن دیئے جاتی ہوں وہا سنے جب پھرونگی سب گہنا تیرے حوالے کرونگی یہہ سنکے چور نے اپنے دلمیں کہا گہنا دینے کا تو مجھسے بچن کیئے جاتی ہی پھر کسواسطے اسکا سنگار بھنگ کروں یہہ سمجھ کر اسے چھوڑ دیا آپ وہاں بیٹھا رہا اور یہہ وہاں گئی کہ جہاں سوم دت بڑا سوتا تھا جاتے ہی جو اسے اُسے اچانک جگایا تو وہ گھبراکر اٹھا اور کہنے لگا تو دیوکنیاں ہی کہ رکھہ کنیاں ہی یا ناگ کنیاں ہی سچ کہہ تو کون ہی اور میرے پاس کہاں سے ائی ہی وہ بولی کہ میں نرکنیاں ہوں اور ہرن دت سیٹھ کی

بیتی مدن سیناپیرا نام ہی اور تجھے یاد نہیں جو اس
اپ نہیں تو زبردستی میرا ہاتھ پکڑ کے قسم کو بجد ہوا
تھا اور میں نے بموجب تیرے کہنے کے یہہ کو گند کی
تھی کہ بوا اپنا پرش کو نیاگ کرکے تیرے پاس آونگی
سو ہیں آئی ہوں جو تیری اچھا میں آوے سو کر پھر اُسنے
پوچھا کہ یہہ تونے برتانت اپنے پت کے آگے کہا یا نہیں
اسنے اتر دیا کہ ہینے تمام احوال کہا اور اسنے سب در
یافت کرکے مجھے تیرے پاس بدا کیا سو مرت بولا
یہہ بات ایسی ہی جیسے بنا بیسر کے گھنا یا بنا گھی کے بھوجن
یا بغیر سُر کے گانا یا بدون بھاو کے ہیتھن یہہ سب ایک
سے ہیں اسطرح میلے بسن تیج کو ہرین کبھو جن بل
کو کبھار جا بران کو کبتر کل کو ہرے اور راجہس خفا ہوتا
ہی تو بران کو لیتا ہی پر استری ہت اور ہت وو

نو طرح سے دکھہ دینے والی ہی استری جو نکرے
سو تھوڑا اکسواسطے جو بات اسکے منہیں رہتی ہی سو
زبان پر نہیں لاتی اور جو زبان ہی اسسے ظاہر نہیں
کرتی اور جو کرتی ہی سو کہتی نہیں استریکو سنسار میں
بھگوان نے عجب کوی پیدا کیا ہی اتنی باتیں کہہ
اس سیٹھہ کے بیٹے نے اسسے جواب دیا کہ میں پر
استری سے بھوگ نہیں کرتا یہہ سنکے پھر الٹی اپنے
گھر کو چلی راہ میں اس چور سے بھینٹ ہوئی پھر اسکے
آگے سب برتانت کہا چور نے سنکے شاباشی دے
چھوڑ دیا یہہ اپنے پت کے نکٹ ائی اور اسسے
تمام احوال بیان کیا پر اسکے خاوند نے اسے پیار نکیا
اور کہا کویل کا سر ہی روپ ہی اور ناری کا روپ
پت برت اور کروپ منش کا روپ بدیا اور

بتیسی کا روپ چھماہ اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ہے راجہ
ان تینونمیں سے کنکا ست ادھک ہی راجہ بکر
ماجیت نے کہا چور کا ست ادھک ہی بیتال نے
کہا کسطرح راجہ نے کہا اور برس پر اسکی اچھا دیکھہ
سوامی نے چھوڑا راجہ کا بھئے مان سوم دت نے چھوڑا
اور چور کو چھوڑنیکا کچھہ کارن نہ تھا اسے چوری پر دھان
ہی یہہ سن بیتال پھر روکھہ میں جا لٹکا اور راجہ بھی
وہاں جا درخت سے اتار باندھہ کاندھے پر رکھہ پھر
لیچلا دسویں کہانی
تب بیتال بولا ای راجہ کو تو دیسمیں پر دمان
ایک نگری اور گن شیکھر نام وہانکا راجہ تھا اسکا
منتری ایک سراؤگی ابھے چند نام تھا اسیکے سمجھانے
سے راجہ بھی سراوک دھرم میں آیا شیو کی پوجا

بش

بشن کی پوجا اور گئو دان بھوم دان دھن دان پند دان
جو اور وہ سارا اِن سبکو منع کیا کہ نگر میں کوئی کرنے نپاوے
اور ہاڑ گنگا میں کوئی نہ لیجاوے اور ان باتونکی
دیوان نے بھی راجہ سے اگیا لے ڈھونڈی نگر میں
پھروادی کہ جو کوئی یہہ کرم کریگا اُسکا سر لیں راجہ
چھین لے سزا دے شہر سے نکال دیگا پھر ایکدن
دیوان راجہ سے کہنے لگا کہ مہاراج دھرم کا بچار
سنئے جو کوئی کسو کا جی لیتا ہی وہ اور جنم میں اُسکا
بھی جی لیتا ہی اسی پاپ سے سنسار میں آن
کے منش کا جیون مرن نہیں چھوٹتا ہی پھر پھر جنم
لیتا ہی اور مرتا ہی اُسے جگت میں جنم پا کے دھرم
بٹور نا منش کو اُچیت ہی اور دیکھئے کام کرودھ
لوبھ موہ بس ہی برہما بشن مہادیو کسو نہ کسو طور سے سنسار میں

اوتار لے آتے ہیں بلکہ ایسے گائے اچھی ہی
جو راگ ولیش مدکر دودھ لوبھ موہ سے رہت
ہی اور پرجا کی رچھا کرے ہی اور اسکا جو پتر ہوتے
ہیں وہ بھی جگت کے جیونکو بہت طرح سے سکھ
دے پالتے ہیں ایسے دیوتا اور سبھی سب گو کو مانتے
ہیں اس لئے دیوتاؤنکو ماننا اچھا نہیں اس
جگ میں گائیکو مانئے اور ہاتھی سے لگا جینوتی
اور لبس نیچھی نرتک ہر ایک جی کی رچھا کرنا دھرم ہی
جہاں میں اسکے سمان کوی دھرم نہیں جو نر اپنے
ماس کو کھا اپنا ماس برھاتے ہیں سو انت کال میں
نرگ بھوگ کرتے ہیں ایسے منش کو اچت یہہ ہی
کہ جیکی رچھا کرے جو لوگ کہ پرایا دکھ نہیں سمجھے اور
غیروں کے جی مار مار کھاتے ہیں انکی اس پرتھی میں

الپ

الپ عمر ہوتی ہی اور لولے لنگڑے کانے اندہے
بولے گہرے اب ایسے انگ میں ہو ہو جنم لیتے ہیں
جیسے پس وہیچی کے انگ کہاتے ہیں ویسے ہی انت
اپنے انگ گوانتے ہیں اور مدمان کرنے سے مہا
پاپ ہوتا ہی اسے مدماس کا کہانا اُچت نہیں اس
طرحسے دیوان نے راجہ کو اپنے مت کا گیان سمجہا
ایسا جین دہرم میں لایا کہ جو یہہ کہتا تہا وہی راجہ کرتا
تہا اور برہمن جوگی جنگم سیوڑا سناسی درویش کسی
کو نمانتا تہا اور اسی دہرم سے راج کرتا تہا ایکدن کال کے
بس ہو مرگیا پہر اسکا بیٹا دہرمدہج نام گدی پر بیٹہا اور
راج کرنے لگا ایکدن اس نے انہے چند دیوان کو پکڑوا
سر پر سات جوتیاں رکہوا منہہ کالا کروا گدہے پر
چڑہوا ڈونڈی بجوا نگر کے بہیرے دلوا دیس نکالا

دیا اور اپنا راج [illegible] نکنتک کیا ایکدن وہ راجہ نسبت
رتین رانیونکو ساتھ لے ایک باغ کی سیر کو گیا اس باغ
میں ایک بڑا تالاب تھا اور اسمیں کنول پھول رہے
تھے راجہ اس سرور کی سوبھا دیکھ کپڑے اتار اشنان
کرنیکو اترا ایک پھول توڑ تیر پر آ رانی کے ہاتھ میں
دینے لگا کہ اسمیں ہاتھ سے وہ چھوٹ کر رانی کے
پاؤں پر گرا اور اسکی چوٹ سے رانی کا پاؤں
ٹوٹ گیا تب راجہ گھبرا کر ایکبارگی باہر نکل اسکی
اوکھد کرنے لگا کہ اسمیں رات ہوئی اور چندرما نے
پرکاش کیا چاند کی جوت کے پڑتے ہی دوسری رانی
کے سر بر میں پھپھولے پڑ گئے کہ اچانک دور سے
کسی گرہستی کے گھر سے موصل کی آواز آئی وہیں تیسری
رانی کے سر میں ایسا درد ہوا کہ غش آگیا اتنی بات

کہہ

کہہ بیتال بولا ای راجہ ان تینوں میں ات سکھ مار کون
ہے راجہ نے کہا جسکے سو ڈ بیں پر ہو سو رچھائی سوہی بہت
نازک ہے یہہ بات سن بیتال پھر اسی برچھ میں جا
لٹکا اور راجہ وہاں جا اسے اتار گٹھڑی باندھہ کاندھے
پر رکھ لیچلا تب بیتال بولا اگھارھویں کہانی
کہ ای راجہ پن پور نام ایک نگر ہے تہاں کا بلب نام راجہ
تھا اور اسکے منتریکا نام ستیہ پرکاش اس منتری کی استریکا
نام لکھشمی اس راجہ نے ایک روز اپنے دیوان سے کہا
جو راجہ ہو کر سندر استری سے بھوگ نکرے تو راج
کرنا اسکا نرپھل ہے یہہ بات کہہ دیوان کو راج کا بھار
دے اپ سکھ سے بھوگ کرنے لگا راج کاج کی
چنتا سب چھوڑ دی اور دن رات انند میں رہنے
لگا اتفاقاً ایک روز وہ منتری اپنے گھر میں اداس بیٹھا

تھا کہ اسمیں اسکی بھار پائے پوچھا سوامی ان دنوں آپ کو
بہت دُربل دیکھتی ہوں وہ بولا کہ جس دن سے مجھے راج کی
چنتا رہتی ہی اسے دُربل سریر ہوا ہی اور راجہ آٹھ
پہر اپنے عیش و آرام میں رہتا ہی تب وہ منتری کی
جورو بولی کہ ہے پت بہت دن سے تمنے راج کاج کیا
اب تھوڑے دنوں کے لئے راجہ سے بدا ہو تیرتھ
جاترا کرو یہہ بات اسکی سن چپکا ہو رہا پھر جب وہاں
سے اُٹھا تو وقت دربار کے راجہ کے پاس جا رخصت
لے تیرتھ جاترا کرنے نکلا جاتے جاتے سمندر تیر سیت
بندرامیشور جا پہنچا وہاں جاتے ہی مہادیو کا درشن
کر باہر نکلا تھا کہ اتفاقاً نظر اسکی سمندر کی طرف جا پڑی
تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک ایسا کنچن کا پیڑ اسمیں سے نکلا
کہ جسکے زمرد کے سے پتے پکھراج کے پھول مونگے کے

پھل نہایت خوش نما نظر آیا اور اس درخت پر اُس
سندر نایکا بیں ہاتھ میں لئے ادھر ادھر کومل کومل سروں
سے بیٹھی گاتی ہے بعد ایک گھڑی کے وہ تروَر سمندر
میں لوپ ہو گیا یہہ تماشا منتری وہاں دیکھ الٹا پھر
اپنے نگر میں آیا اور راجہ کے پاس جا ڈنڈوت
کر ہاتھ جوڑ کر کہا مہاراج میں ایک اچرج دیکھ آیا ہوں
راجہ نے کہا بیان کر دیوان بولا مہاراج اگلے منش
کہہ گئے ہیں جو بات کسو کی عقل میں نہ آوے اور کوئی
باور نکرے ویسی بات نکہے پر یہہ میں نے انکھوں
سے پرتچھ دیکھا اسیتے میں کہتا ہوں مہاراج جہاں
رگھو ناتھ نے سمندر پر پُل باندھا ہے اسجا دیکھتا کیا
ہوں کہ ساگر میں سے ایک سونیکا تروَر نکلا کہ زمرد
کے پات پکھراج کے پھول مونگے کے پھلو نسے لدا

ہوا ایسا تھا خوب کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا اور یہہ
مہا سندر استری بین ہاتھ میں لئے میٹھے میٹھے سروں
سے بجی گاتی تھی پر ایک گھڑی بعد وہ پھر سندھ میں
چھپ گیا یہہ بات راجہ نے سن دیوان کو راج سونپ
اکیلا سمندر کے کنارے کو چلا کتنے ایک دنوں میں وہاں
جا پہنچا اور مہادیو کے درشن کو مندر میں گیا جوں پوجا
کر باہر آیا کہ سمندر میں سے وہی درخت نکلا سمیت
نکلا راجہ اسکو دیکھتے ہی ساگر میں کود اسی تخت پر
جا بیٹھا وہ راجہ سدھاں پتال چلا گیا وہ اسکو دیکھ کے
بولی کہ ای بیر پرکھ کس لئے تو یہاں ایا ہی راجہ نے
کہا میں تیرے روپ کے لالچ سے بھوگ کے ہیت
آیا ہوں اسنے کہا جو تو کالی چودس کے دن مجھسے
بھوگ نکرے تو میں تیرے ساتھ بواہ کروں راجہ نے

یہہ بات مانی تسپر بھی اسے بچن لیکر راجہ کے ساتھ بیاہ
کیا غرض جب اندھیری چتردشی آئی تو اسنے کہا اے
راجہ آج تو میرے نکٹ مت رہ یہہ سنکے راجہ نے کھرگ
ہاتھ میں لے لیا اور وہاں سے اٹھ ایک کنارے
چھپ کر دیکھتا رہا جب کہ آدھی رات ہوئی اسوقت
ایک دیو آیا اور اسنے آتے ہی اسے گلے سے لگایا
یہہ دیکھتے ہی راجہ کھانڈا لیکے دھایا اور کہا ارے ارے
راچھس پاپی میرے سامنے تو استری کو ہاتھ لگا
پہلے مجھ سے سنگرام کر اور مجھے جبھی تک بھی تھا کہ جب
تک تجھے نہ دیکھا تھا اب میں نڈر ہوں اتنی بات
کہہ کھانڈا نکال ایک ایسا ہاتھ مارا کہ رنڈ سے منڈ جدا
ہو زمیں پر تڑپنے لگا یہہ دیکھ وہ بولی کہ ای بیر پرس
تونے بڑا اپکار کیا یہہ کہہ کر پھر کہا کہ نہ تمام بہاروں میں

لعل ہوتے ہیں نہ سب شہروں میں ست وستے آدمی
نہ ہر ایک بن میں چندن اُپجتا ہی نہ ہر ایک ہاتھی کے
مستک میں موتی ہوتا ہی پھر راجہ نے پوچھا یہہ راکھس
کس واسطے کرشن چتردسی کو تیرے پاس آیا تھا وہ بولی
میرے پتا کا نام بدّیا دھر ہی لڑکی میں پتری ہوں سندری
میرا نام اور یہہ مقرر تھا کہ میرے بن میرا باپ بھوجن نکرتا
ایکدن بھوجن کے بریان میں گھر میں نہ تھی تب پتا نے
کرودھ کر مجھے سراپا کہ تجھے کالی چودس کے دن
راکھس آنکے گلے سے لگایا کرے یہہ سنکے میں بولی
پتا سراپ تو تمنے دیا پر اب میرے اوپر کرپا کیجے
اسنے کہا ایک مہا بیر پرش اگر جب اس راکھس
کو ماریگا تب تو اس سراپ سے چھٹے گی سو میں
اس سراپ سے چھٹی اور اب میں اپنے پتا کو نمسکار

کار کرا

کرنے جاؤنگی راجہ بولا جو تو میرے ایکار کو مانے تو ایک
باری میرے راج کو چل کے دیکھ پیچھے اپنے پتا کے درشن
کو جائیو وہ بولی کہ اچھا جو آپ نے کہا سو مجھے قبول
پھر راجہ اسے ساتھ لے اپنی راج وہانی میں آیا شادیانے
بجنے لگے ساری نگر میں خبر ہوی کہ راجہ آیا تب گھر گھر
بدھائی منگل چار ہونے لگے پھر تو تمام نگر کے منگلامکھی
آنکے دربار میں مبارک باد گانے لگے راجہ نے بہت
سا دان پن کیا پھر کیئی ایکدن پیچھے وہ سندری
بولی مہاراج اب میں اپنے باپ کے یہاں جاؤنگی
راجہ نے اداس ہو کر کہا کہ اچھا سدھارو جب اسنے
راجہ کو اداس دیکھا تو کہا مہاراج میں نجاؤنگی راجہ نے
کہا کسواسطے تو نے اپنے باپ کے یہاں کا جانا موقوف
کیا وہ بولی اب میں منش کی ہو چکی اور پتا میرا گندھرب

ہی اب جو میں جاؤں تو میرا اور نگریکا اس لئے
میں نہیں جاتی یہہ سن راجہ بہت خوش ہوا اور لاکھوں
روپونکا دان پن کیا یہہ احوال راجہ کا سن دیوان کی
چھاتی پھٹ گئی اور مر گیا اتنی بات کہہ بیتال بولا ای
راجہ کس لئے وہ منتری مر گیا تب راجہ بیر بکرماجیت نے
کہا منتری نے دیکھا کہ راجہ تو عیش کرنے لگا اور راج کاج
کی جتنا سب بھلا دی پرجا ناناتھ بھی اب میرا کہا کوئی
نمانے گا اسی جتنا سے وہ مر گیا یہہ سن بیتال پھر اسی
برگھٹ پر جا لٹکا راجہ پھر اسی طرح سے کاندھے پر رکھ کر
روانہ ہوا بارہویں کہانی
ین بیتال بولا ای راجہ بیر بکرماجیت چوڑامنر نام ایک
نگر ہی وہاں کا چوڑامن نام راجہ ہی جسکے گرو کا نام
دیوس سوامی اور اسکے بیٹے کا نام ہرس سوامی وہ

کام

کام دیو کے سمان سندر اور شاستر مین برہسپت
کی برابر اور دھن اسکے یہان کوبیر سا کا وہ ایک برہمن
کی بیٹی کہ نام اسکا لاون وتی تھا بیاہ لایا ان دونون میں
بہت سی پریت بھئی غرض ایکدن گریکھم رت مین
رات کے سمے جو باریکی چھت پر دونو غافل پڑے
سوتے تھے اتفاقاً استری کے منہہ پرسے اوڑھنی سرک
گئی اور گندھرب بمان پر بیٹھا ہوا اڑا ہوا کہین
جاتا تھا اچانک اسکی نظر اسپر پڑی کہ وہ بمان کو نیچے
لایا اور اس سوتی کو بمان پر رکھہ کر لے اڑا کتنی دیر کے
پیچھے برہمن بھی سوتے سے اٹھا تو دیکھتا کیا ہی کہ استری
نہین تب گھبرایا اور وہان سے اتر کر تمام گھر کو ڈھونڈا جب
اسے وہان بھی نملی تو ساری نگری کی گلی گلی اور کوچہ کوچہ
ڈھونڈتا پھرا لیکن کہیں اسے نپایا پھر اپنے جی مین کہنے لگا:

کون اسے لے گیا اور کہاں گئی غرض جب کچھ بس نہ
چل سکا تو آخر لاچار ہو افسوس کرتا ہوا گھر کو آیا اور وہاں
اسے پھر دوبارہ بھی ڈھونڈھا اور نپایا جب اس بن
گھر سونا نظر آیا تب نہایت ہنچی اور بیکلی سے بے اختیار
ہو ہائے پران پیاری ہائے پران پیاری کر کے پکارنے
لگا پھر اسکے بیوگ سے ات بیاکل ہو گرہستی چھوڑ
بیراگ لے لنگوٹی باندھ بھبھوت مل مالا پہن نگر نگر
تیرتھ جاترا کو نکلا نگر نگر گاؤں گاؤں تیرتھ کرتا ہوا ایک
نگر میں دوپہر کے سمیں جا پہنچا جب بھوکھ سے نہت
لاچار ہوا تو ڈھاک کے پتوں کا دونا بنا ہاتھ میں لے
ایک بامھن کے گھر جا اسے کہا کہ مجھے بھوجن بھچھا دو جن
جب پربت کے بس آدمی ہوتا ہی تب ادمی ہوتا
ہی تب اسے دھرم کا ذات کا کھانے پینے کا کچھ بچار

نہیں

نہیں رہتا اور برآور ہو جہاں پاتا ہی تہاں کہاتا ہی
جب اس ہنر سے اسنے بھیک مانگی تب اسنے
اسے دونا لے گھر میں جا کھیر سے بھر کر لا دیا یہہ اس
دونے کو لئے ہوے تالاب کنارے آیا وہاں
ایک برکا درخت تھا اسکی جڑ پر دونا رکھ سرور میں
منہہ ہاتھ دھونے گیا اس برچھ کی جڑ سے ایک
کالا ناگ نکل اس دونے میں منہہ ڈال چلا گیا
اور وہ دونا تمام زہر سے بھر گیا کہ اس میں یہہ بھی
ہاتھ منہہ دھو کر آیا پر اسے یہہ احوال معلوم نہ تھا
اور بھوکھہ بھی نہایت لگی تھی آتے ہی کھیر کھائی اور
وہیں اسے بکھہ چڑھا پھر اسنے اس برہمن سے جا
کر کہا کہ تین نے میرے تئیں بس دیا اور میں اب
اسے مرونگا اتنا کہہ گھوم کر گرا اور مر گیا پھر اس برہمن

نے اِسے مواد یکھہ اپنی سکیا اسنری کو گھر سے
نکال دیا اور کہا برہم ہتیاری تو یہاں سے جا اتنی بات
کہہ بیتال بولا کہ سنو راجہ بکرم انہیں سے برہم ہتیا کا پاپ
کسے ہوا راجہ نے کہا سانپ کے منہہ میں تو بکھ ہوتا
ہی اِسے اسے پاپ نہیں اور برہمن نے بھوکھا جان
کے بھجادی تھی اسے بھی پاپ نہیں اور اس برہمنی نے
بھی انجانے وہ کھیر کھائی تھی اسے بھی پاپ نہیں
غرض انہیں سے جسکو کوئی پاپ لگاوے وہی پاپی
ہی یہہ سن بیتال پھر اسی ترور پر جا لٹکا اور راجہ بھی جا
اسے اتار پھر باندھ کاندھے پر رکھ وہاں سے چلا

تیرہویں کہانی

بیتال بولا ای راجہ بکرماجیت چندرہر دے نام نگری
ہی اور اس جگہہ کارندھیر نام راجہ ہی اسکی نگر میں

دھرمدھج نام ایک سیٹھ تھا اور اسکی بیٹی کا نام شوبھنی
برات سندری جوانی اسکی دن بدن بڑھتی تھی
اور جوبن اسکا پل پل ادھک ہوتا تھا اتفاقاً اس
نگر میں رانونکو چوری ہونے لگی جب چوروںکے ہاتھ
سے مہاجنوں نے بہت دکھ پایا تب اکھٹے ہو راجہ
کے نکٹ جا کر سب نے کہا مہاراج تسکروں نے
نگر میں بہت اپدر و کیا ہی ہم اس شہر میں اب رہ
نہیں سکتے راجہ نے کہا خیر جو ہوا سو ہوا لیکن اب آگے
دکھ نپاوسگے میں انکا جتن کرتا ہوں یہہ کہہ راجہ نے
سے لوگ بلوا چوکی کو بھیج دیئے اور چوکی پہرکا
ڈھب انکو سمجھا دیا اور حکم کیا کہ جہاں چور کو پاؤ بنا
بوجھے مار ڈالو لوگ رانکو سب نگر کی رکھوالی کرنے
لگے اسپر بھی چوری ہوتی تھی پھر ساری ساہوکار

اکٹھے ہو کر راجہ کے پاس آئے اور عرض کی مہاراج اپنے
پہرو سے بھیجے تو بھی چور نہ کم ہوے اور روز چوری ہوتی
ہی راجہ نے کہا اسوقت تو تم رخصت ہو آج کی رات
سے نگر کی چوکی دینے میں نکلونگا یہہ سنکے راجہ سے بدا ہو
اپنے اپنے گھر کو گئے اور جسوقت کہ رات بھئی راجہ
اکیلا ڈھال تلوار لے پیادہ نگر کی رچھا کرنے لگا اسمیں
اگے جاکے دیکھے تو ایک چور سامھنے سے چلا آتا ہی راجہ
اسے دیکھہ کر پکارا تو کون ہی وہ بولا کہ میں چور ہون
تو کون ہی راجہ نے کہا کہ میں بھی چور ہوں یہہ سن
وہ خوش ہو کے بولا آؤ ملکر چوری کرنے چلیں یہہ بات
اپسمیں ٹھرا راجہ اور چور باتیں کرتے ہوے ایک محلے
میں بیٹھے اور سکتے ایک گھر و نمیں چوری کر مال متاع
لے نگر کے باہر نکل ایک کوئیں پر ائے اور اسمین اتر کر

پتال پر میں جا پہنچے وہ چور راجہ کو دروازے پر کھڑا کر دھن دولت اپنے مندر میں لے گیا اتنے میں اس کے گھر میں سے ایک داسی نکلی وہ راجہ کو دیکھ کے کہنے لگی مہاراج تم کہاں اس دشٹ کے ساتھ یہاں آئے خیر اسیمیں ہی کہ وہ آنے نپاوے اور تم سے جہاں بھاگا جاوے وہاں تلک بھاگو نہیں تو وہ آتے ہی تمہیں مار ڈالے گا راجہ نے کہا میں تو راہ نہیں جانتا کدھر کو جاؤں پھر اس چیری نے بات دیکھا دی اور راجہ اپنے مندر کو آیا غرض دوسرے دن راجہ نے سب اپنی سینا ساتھ لے اس کوئیں کی راہ پتال پر میں جا کر چور کا تمام گھر بار گھیر لیا اور وہ چور کسی اور راہ سے نکل اس نگر کا مالک جو دیو تھا اسکے پاس گیا اور عرض کی کہ ایک راجہ میرے مارنکو گھر چڑھ آیا ہی یا تم میری

اسس ہمیں سہارے کرو نہیں تمہاری بری کا باس چھوڑ
اور نگر میں بستا ہوں یہہ سن اس راچھس نے خوش
ہو کر کہا تو میرے لیئے کھانیکو لایا ہی میں تجبسے ات
سن تشٹ بہیا یہہ کہکر وہ دیو جہاں راجہ کٹک سے حویلی
گھیرے تہا وہاں آ آدمیوں کو اور گھوڑونکو کھانے
لگا اور راجہ اس دیو کی صورت دیکھہ کر بھاگا اور جن
لوگون سے بھاگا گیا وے تو بچے اور باقیونکو دیو نے کھایا
غرض کہ راجہ اکیلا بھاگا جاتا تھا کہ چوروں نے آکر للکارا اور جہوٹ
ہو کر لڑائی سے بھاگتا ہی یہہ سنتے ہی راجہ پھر کھڑا ہوا
دونو سنکھہ ہو بھڑ گئے اور جدہ کرنے لگے نذان راجہ
اسے بس میں کر مشکیں باندھہ نگر میں لے آیا پھر اسکو
نہلوا دھلوا اچھے اچھے بستر پہرا ایک اونٹ پر بٹھلا
ڈھنڈھورا دیا ساتھہ کر ساری نگری کے بھیر نیکو بھیجا اور

واسطے

سولی اسکے کھڑی کرنیکا حکم کیا اسمین شہر کے لوگونیں
سے جو اسے دیکھتا تھا کہ اسی چورنے تمام نگر موسا ۲ سوکھتیالتھا
ہی اور اب اسے راجہ سولی دیگا جب کہ اس دھر
مدھج سیٹھہ کی حویلی کے نیچے وہ چور گیا تو اس سیٹھہ
کی بیٹی نے ڈونڈی کی آواز سن اپنی دایہ سے پوچھا
یہہ کاہیکی ڈونڈی باجتی ہی وہ بولی جو چور اس نگر
میں چوری کرتا تھا اسے راجہ پکڑ لاما ہی اب سولی دیگا
یہہ سنکے دیکھنے کو وہ بھی دوڑی آئی چور کا روپ جوبن
دیکھتے ہی موہت ہوگئی اور اپنے باپ سے آکر کہا
تم اس سمیں راجہ کے پاس جاؤ اور اس چور کو چھڑا
لاؤ سیٹھہ بولا کہ جس چورنے راجہ کا تمام نگر موسا ہی
اور جس کے لئے سارا کٹک کٹا اسے میرے کہے سے
کیونکر چھوڑیگا پھر اسنے کہا جو تمھارے سربس دینے سے ہے

بھی راجہ اسے چھوڑے تو ترنت دیکر تم اسے چھوڑ لاو
اور جو وہ نہ اویگا تو میں بھی اپنی جان دونگی یہہ سن
سیٹھہ نے راجہ سے جا کر کہا مہاراج پانچ لاکھہ روپئے
مجھسے لیجے اور اس چور کو چھوڑ دیجئے راجہ بولا اس
چور نے سبا رانگر موسا اور تمام لشکر اسکے سبب
سے غارت ہوا اسے میں کسی طرح سے نچھوڑونگا
جب راجہ نے اسکی بات نمانی لاچار پھر یہہ اپنے گھر
کو آیا اور آکر اپنی بیٹی سے کہا جتنا کہنے کا دھرم تھا اتنا میں نے
کہا لیکن راجہ نے نمانا اتنے عرصے میں چور کو نگر کے پھیرے
دیکر سولی پاس لاکھڑا کیا اور چور نے اس بنئے کی بیٹی کا
احوال جو سنا پہلے تو کھلکھلا کر ہنسا پھر ڈکرا ڈکرا رونے
لگا اتنے میں لوگوں نے اسے سولی پر کھینچ لیا اور بنئے
کی بیٹی نے اسکے مرنیکی خبر پا کر ستی ہونیکے لئے اسی جگہہ پر

ای چتا بنوا اسمیں بیٹھ اس چور کو سولی سے اتار اسکا
سر گود میں رکھ جلنے کو ساؤ دھاں ہو بیٹھی جا سے
کہ اسمیں اگ دلوا وے اتفاقاً وہاں ایک دیبی کا
مندر تھا اسمیں سے ترتت دیبی نکل کر بولی ای
پتری میں تشٹ بھئی تیری سا ہس پر تو بر مانگ وہ
بولی ماتا جو تو مجسے تشٹ بھی ہی تو اس چور کو جی دان
دے پھر دیبی بولی اسیطرح سے ہو ویگا یہہ کہہ پتال
سے امرت لا چور کو جلا دیا اتنی کتھا کہہ بیتال نے
پوچھا ای راجہ بیر بکر ماجیت بتاؤ کہ چور پہلے کس
کارن ہنسا اور بعد کس لئے رویا راجہ نے کہا
جسواسطے ہنسا وہ باعث میں جانتا ہوں اور جس
لے رویا وہ بھی سبب مجھے معلوم ہی سن بیتال
چور نے اپنے جیمیں بچارا یہہ جو میرے واسطے اپنا

سب دھن راجہ کو دینی ہی اب اسکا بن کیا اپکار
کرونگا یہہ سمجھ کر وہ رویا پھر اپنے منہیں بچارا کہ مرنیکے
سمے اسنے مجھسے بریت کی بھگوان کی گت کچھ جانی
نہیں جاتی کلبھنکو لچھمی دے کل ہیں کو دیوے بدیا مورکھ
کو دے سندر استری پہاڑ پر برساوے برکھا ایسی
ایسی باتیں سوچکر ہنسا یہہ سن بیتال پھر اسی پیڑ پر جا
لٹکا راجہ پھر وہاں گیا اور اسے کھول گٹھری باندھ
کاندھے پر رکھ لیچلا چودہویں کہانی
تب بیتال بولا کہ ای راجہ بکرم کسماوتی نام ایک
نگری ہی وہاں کا سبچار نام راجہ جسکی بیٹی کا نام
چندر پربھا جب وہ برجوگ بھئی تب ایکدن بسنت
کی رت میں سکھیونکو ساتھ لے باغ کی سیر کو
چلی وہاں زنانا نیکے بندوبست سے پہلے ایک برہمن

کالز کا برس ہیں ایک کانت سندر منسوی نام کہیں
سے پھرتا ہوا اس باغ میں آ ایک برجھ نیچے ٹھنڈی چھاؤں
پاکر سو رہا تھا راجہ کے لوگوں نے آ اس باڑی میں زنانے
کا بندوبست کیا پر اتفاقاً اس بھمنیہ کو کسی نے نہ دیکھا
اور وہ برکھش کے نیچے سوتا رہگیا اور راج کنیا اپنے ۲ اس
لوگوں سمیت باغمیں داخل ہوئی سہیلیوں کے ساتھ
سیر و تماشا دیکھتی ہوئی کہاں آئی ہے کہ جہاں وہ
بھمنیہ سوتا تھا اسکا وہاں پہنچنا کہ وہ بھی لوگوں کے پانوں کی
آہٹ سے اٹھ بیٹھا دونوں کی چار نظریں ہوئیں اور
کام دیو کے ایسے بس بھئے ادھر بامھن کا چہرا بیسدھ
ہو بھوم پر گرا اور ادھر مورچھا کھا راج کنیا کے پانوں
کانپنے لگے پر وہیں اسے سکھیوں نے ہاتھوں
ہاتھ تھام لیا نداں جنبدہ دل میں لتا گھر کو لے آئیں اور

برہمن کا لڑکا ایسے سدہ پڑا تھا کہ اپنے تن من کی
کچھہ خبر نتھی اس انتر میں دو برہمن ششی اور مول دیو
نام کا نور و دیس سے بدیا پڑھے ہوے وہاں آنکلے
مول دیونے اس باہمن کے لڑکیکو پڑا دیکھہ کر کہا ای
ششی ای بیسدھہ یہہ کیوں پڑا ہی وہ بولا نایکا
نے بھونکی کمان سے نین کے تیر مارے ہیں اسسے
یہہ بیسدھہ پڑا ہی مول دیونے کہا اسے اٹھا با چاہیے
اسنے کہا تمھیں اٹھانے سے کیا پریوجن ہی اسنے
ششی کا کہنا نمانا اور اسے پانی چھڑک کر اٹھایا اور پوچھا
کہ تیری کیا دسا بھئی ہی وہ برہمن بولا دکھہ اس سے
کہیے جو دکھہ کو دور کرے اور جو سنکے دور نکر سکے اس سے
کہنے کا[2] حاصل وہ بولا اچھا تو اپنے بپر ہمارے آگے کہہ [2] کیا
ہم دور کرینگے یہہ سنکے وہ بولا کہ ابھی راج کنیا سکھیونکو ساتھہ

لن

لئے آئی تھی سو اسکو دیکھنے سے میری یہہ گت بھئی ہی
جو وہ ملے گی تو میں اپنا جیو رکھونگا نہیں تو پران تجونگا
تب وہ بولا ہمارے استھان پر چل اسکے ملنے کا
ہم جتن کر دینگے اور نہیں تو تجھے بہت سا دھن دینگے
تب منسوی بولا کہ سنسار میں بھگوان نے بہت رتن
پیدا کئے ہیں پر استری رتن سب سے اتم ہی اور
اسی کے لئے منکھ دھن کی اچھا کرتے ہیں جب ناریکو
تیاگا تو دھن لیکے کیا کرینگے جو کولی بھر نہیں بھیتے مرگ
نینی کنول مکھی سے اور جنے کتھن کتھن سندر کچ نہیں
بر سے کر سے اُنسے سنسار میں پشو بھلے ہیں دھرم کا
پھل ہی دھن اور دھن کا پھل ہی سکھ اور سکھ
کا پھل ہی ناری اور جہاں ناری نہیں تہاں سکھ
کہاں یہہ سکے مول دیو بولا جو تو مانگے گا سو دونگا تب

اسنے کہا ای برہمن مجھے وو ہی کنیاں دلا دے پھر
سول دیونے کہا اچھا تو ہمارے ساتھ چل تجھے وو ہی
کنیا دلا دینگے غرض کہ بہت سی تسلی کر اسے اپنے گھر
لیگیا اور وہاں جاکر دو گٹکے بنائے ایک گٹکا اس
برہمن کو دیکر کہا جب اسے منہہ میں رکھے گا تب تو
بارہ برس کی کنیا ہو جائیگا اور جسوقت تو اسے منھ
سے نکال لیگا تو پرش جو تھا توں ہو جائیگا اور کہا تو اسے
اپنے منہہ میں رکھ اسنے جو اپنے منہہ میں رکھا تو بارہ برس
کی کنیا ہوگیا اور دوسرے گٹکے کو جو منہہ میں رکھا تو اب
اسی برس کا ڈوکرا بن گیا اور اس کنیا کو سے لئے ہوے
راجہ کے یہاں گیا راجہ نے برہمن کو دیکھ ڈنڈوت
کر اسن بیٹھنے کو دیا اور ایک اسن اس لڑکی کو بھی
تب برہمن نے ایک اشلوک پڑھ آسیس دی

ﻛ

کہ جس کی سوبھا ترلوگ میں پھیل رہی ہے اور جنے
بونا ہو بل کو چھلا اور جنے بندر ساتھہ لے سمندر کا پل
باندھا اور جنے پربت ہاتھہ پر رکھہ اندر سے برج کے
گوال بال بچائے سو ہی پاس دیو تمہاری رچھا کریں
یہہ سنکر راجہ نے پوچھا مہاراج آپ کہاں سے پدھارے
سول دیو برہمن بولا کہ گنگا پار سے میں آیا ہوں اور
وہیں میرا گھر ہی اور میں اپنے بیٹے کی بہو کو لینے گیا
تھا مجھے میرے گانوں میں بھاگڑ پڑی سو میں نہیں جانتا
کہ برہمنی اور میرا پتر بھاگ کے کہاں گئے اور اب میں
اسکو ساتھہ لئے ہوئے انہیں کسطرح ڈھونڈونگا اس
سے بہتر یہہ ہی کہ آپ کے پاس اسے چھوڑ جاتا
ہوں جب تک کہ میں نہ آؤں تب تک اسے جتن
سے رکھنا یہہ بات باہمن کی سن راجہ اپنے جیت

ہیں جتنا کرینگا کہ اُت سندر نرن استریکو میں کسطرح
رکھوں اور جو نہیں رکھتا تو یہہ بامھن سراب دیگا میرا راج
بھنگ ہو جائیگا یہہ اپنے جیمیں راجہ بچار کر بولا مہاراج جو
آپ نے اگیا کی قبول ہی پھر راجہ نے اپنی بیٹی کو
بلا کر کہا بیٹی اس برہمن کی بہو کو اپنے پاس لیجا کے بہت
جتن سے رکھو اور سوتے جاگتے کھاتے پیتے چلتے پھرتے
چھن بھر اسے اپنے پاس سے جدا مت کیجو یہہ سن
راج کنیا اس برہمن کی بہو کا کر دھر اپنے مندر میں لے
گئی رات کے سمیں دونو ایک سیجھ پر سوئیں اور
اپسمیں باتیں کرنے لگیں باتیں کرتے کرتے بامھن کی
بہو بولی کہ ای راج کنیا تو کس دکھ کے مارے اِت
دربل ہو رہی ہی سو مجھے کہہ راج پتری بولی ایکدن
بسنت کی رت میں سکھیونکو ساتھ لے میں باغ

کی

کی سیر کو گئی تھی اور وہاں ایک برہمن ات سندر
سمان کام دیو کے میں نے دیکھا اور اسکی میری چار
نظریں ہوئیں ادھر وہ بیہوش ہوا ادھر میں بیسدھ
ہوئی تب سکھیاں میری اوستھا دیکھ گھر کو لے آئیں
اور اسکا نام ٹھام میں کچھ نہیں جانتی میری انکھوں میں اسکی
صورت سما رہی ہی اور مجھے کھانے پینے کی بھی کچھ
رج نہیں اسی بیر سے میرے سر پر کی یہہ دسا بھئی ہی
یہہ سنکے وہ برہمن کی بہو بولی جو تیرے پیتم کو تجھسے ملا دوں
تو تو مجھے کیا دے راج کنیا بولی کہ سدا تیری داسی
ہو رہونگی یہہ سنکے اسنے گٹکا اپنے منہہ سے نکال لیا
پھر پرش ہو گیا اور یہہ اسے دیکھ کے شرمائی پھر اس
بامھن کے لڑکے نے گندھرپ بواہ کی ریت سے
اسکے ساتھ اپنا بیاہ کر خوب سکھ سے بھوگ کیا اور

ہمیشہ اسی طرح رات کو مردہو کر عیش کرتا اور دنکو رنڈی
بنا رہتا ندان چھ مہینے پیچھے راج کنیا کو گربھ رہا ایکدن کا ذکر
ہی کہ راجہ سارے کٹم کو ساتھ لیکر دیوان کے بیاہ دی
میں گیا وہاں منتری کے بیٹے نے اس استری بھیک
دھاری برہمن کے لڑکیکو دیکھا دیکھتے ہی عاشق ہوگیا
اور اسنے اپنے ایک متر کے آگے کہا جو یہہ ناری مجھے
نہ ملے گی تو میں اپنا پران تجونگا اس عرصے میں راجہ نیوتا
کھا کنبے سمیت اپنے مندر کو آیا پر منتری کے پوت کی بڑی
ڈاہ سے بنت کٹھن اوستھا بھئی کہ ان پانی سب چھوڑ
دیا یہہ گت دیکھ اسکے متر نے جا منتری سے کہا اور دیوان
نے یہہ احوال سن جا راجہ سے کہا مہاراج اس باہمن
کی بہو کی پریت میں میرے بیٹے کی بری حالت ہی کھانا
پینا بھی چھوڑ دیا ہی جو آپ کرپا کرکے برہمن کی بہو کو

مجھے دیویں تو اسکی جان بچے یہہ سن راجہ کرودکر بولا ارے
مورکھ ایسی انیت کرنا راجونکا دھرم نہیں ہی سن
تو ایک منکھ کی تھاتی ہوا اور اپنا اگیا اسکی دوسرے کو
دینا اچت نہیں جو تو مجھسے یہہ بات کہتا ہی یہہ سنکے
بر وہان نر اس ہوا اپنے گھر کو آیا پر اس لڑکیکا دکھہ
دیکھہ کر اسنے بھی ان جل چھوڑ دیا جب کہ تین دن دیوان
کو بن دانے پانی کے گذر گئے تب تو سب کاربار
یوں سے اکٹھے ہوکر راجہ سے آکے عرض کی مہاراج
منتری کا بتر اب تب ہو رہا ہی اور اسکے مرنے سے
دیوان بھی نہ بچے گا اور مہاراج دیوان کے مرنیسے
راج کاج بھنگ ہوگا بہتر یہہ ہی کہ جو ہم عرض کریں سو قبول
ہو یہہ سنکے راجہ نے اگیا دی کہ کہو تب اسمیں سے ایک
شخص بولا مہاراج اس بوڑھے برہمن کو گئے ہوئے بہت

دن ہوئے کہ پھر انھیں خدا جانے مرگیا
یا جیتا ہی اسے اچت یہہ ہی کہ اس برہمن کی بہو کو
منتری کے بیٹے کو دے اپنا راج قایم رکھئے اور کدا جت
وہ آیا تو گاوں دھن دیگا اگر اسپر راضی ہوگا تو اسکے
لڑکے کا بیاہ کر دا کیجئےگا یہہ بات سن راجہ نے اس
باہمن کی بہو کو بلا کر کہا تو میرے منتری کے پتر کے گھر جاؤ
وہ بولی کہ استری کا دھرم نشٹ ہوتا ہی ات روپ پا کے
اور برہمن کا دھرم جاتا ہی راجہ کی سیوا کرنے سے اور
گاے خراب ہوتی ہی دور کی چرائی سے اور دھن
جاتا ہی ادھرم بینے سے اتنا کہہ پھر بولی جو مہاراج تم
مجھے منتری کے بیٹے کو دیتے ہو تو اسے یہہ بات ٹھرا
دیجئے کہ جو کچھ اسے میں کہوں سو وہ کرے تب میں اسکے
گھر جاؤں گی راجہ بولا کہہ کہ وہ کیا کرے اسے کہا مہاراج

میں برہمنی اور وہ چھتری اسے بہتر یہہ ہی کہ وہ پہلے سب
تیرت جاترا کر آوے تب میں اسکے ساتھ گھر کروں یہہ
بات سنکے راجہ نے منتری کے بیٹے کو بلا کر کہا پہلے تو
تیرت جاترا کر آ تب اس برہمنی کو تجھے دیونگے راجہ
کی بات سن دیوان کے بیٹے نے کہا مہاراج وہ تیرے
گھر جا بیٹھے تو میں تیرت کو جاؤں یہہ بات سن راجہ
نے اس برہمنی سے کہا جو تم پہلے اسکے گھر میں جا
رہو تو وہ تیرت جاترا کو جاوے لاچار ہو راجہ کے
کہنے سے برہمنی اسکے گھر میں جا رہی تب پر وہاں کے
بہتر نے اپنی ناری سے کہا تم دو نو نہایت پیار اخلاص
سے باہم یکجا رہنا اور آپسمیں کسی طرح کا جھگڑا لڑائی
نکرنا اور برائے گھر کبھی نجانا اپنی سیکھ دے وہ تو تیرت
جاترا کو گیا اور ادھر اسکی بہو سبھاگ سندری نام اس

برہمن کی بہو کو اپنے ساتھ لے ایک بچھونے پر رات کو
لیتی ہوئی باتیں ادھر ادھر کی کرنے لگی کتنی ایک دیر کے
بعد اس دیوان کے بیٹے کی بہو نے یہہ بات کہی ای
سکھی مجھے اس سمیں پرش کی اچھا ہی پر اسوقت کہاں
تب دوسری بولی جو اسی وقت تجھے میں مرد لاکے
ملا دوں تو تو مجھے کیا دے اسنے کہا سدا تیرے آگے
ہاتھ جوڑے اگیا کاری رہوں تب اسنے اپنے منہہ
سے گٹکے کو نکالا اور پرش بن کر اسے بھوگ گیا
اور ہمیشہ اسیطرح رات کو مرد بنتا اور دنکو رنڈی
پھر تو ان دونوں میں بڑی ہی پریت بھئی غرض اسی
طرح سے چھہ مہینے بیتے اور منتری کا بیٹا آپہنچا ادھر
لوگ اسکے آنے کی خبر سن منگل چار گانے لگے اور
اور ادھر برہمن کی بہو نے گٹکا منہہ سے نکال مرد بن

کو

کھڑاکی کی راہ محل سے نکل اپنی راہ لی پھر کتنی ایک دیر
میں اس مول دیو برہمن کے پاس پہنچا کہ جسنے اسے
گنگا دیا تھا اور اسے سب اپنی آدانت کی آوستھا کہی
تب مول دیوسے تمام احوال سنکر گنگا اسے اپنے بہائی
سنشی نام برہمن کو دیا اور دونوںنے گٹکے اپنے اپنے
منہہ میں رکھہ لئے ایک بوڑھا بن گیا اور دوسرا بیس
برکھہ کا پھر یہہ دونوں راجہ کے یہاں گئے راجہ نے
دیکھتے ہی ڈنڈوت کر انکے بیٹھنے کو آسن دیئے اور
انھوں نے بھئی آسیسیں دیں راجہ نے بھی ان سے کسل
چھیم پوچھہ مول دیو سے کہا کہ اتنے دن تمہیں کہاں لگے
بیر بولا مہاراج اسی بیٹے کے ڈھونڈنے گیا تھا سو اسے
کھوجھ کر آپ کے پاس لے ایا ہوں اب اسکی بہو
کو دو تو میں بہو بیٹے کو اپنے گھر لیجاؤں تب راجہ نے

بامھن سے کے آگے وہ سب برتانت کھہ سنایا برہمن نے
سنتے ہی ات کوپ کر راجہ سے کہا یہہ کون سا بیوہار
ہی جو تمنے میرے بیٹے کی ہوا اور کودی اچھا جو تمنے
جانا کیا پر اب میرا اسراپ لو تب راجہ بولا کہ ہے دیوتا
تم کرودہ مت کرو جو تم کہو سو میں کروں بامھن بولا اچھا جو
تو میرے سراپ سے ڈر کر میرا کہا کرتا ہی تو تو اپنی پتری
میرے لڑکے کو بیاہ دے یہہ سن راجہ نے ایک جوتشی
بلا سبھ لگن سبھ مہورت ٹھہرائے اپنی پتری
اس برہمن کے لڑکے سے بیاہ دی پھر یہہ وہاں سے
راج کنیا کو دان دہیز سمیت لے راجہ سے بدا ہو اپنے
گانو نیں آیا یہہ خبر سن وہ منسوی بامھن بھی وہاں آ ا سے
جھگڑنے لگا کہ میری استری مجھے دے ششی نام برہمن
بولا کہ میں دس بخو نیں بواہ لایا ہوں یہہ استری

میری ہے اسنے کہا کہ اسے تو میرا اگر یہہ رہا تیری کس طرح
سے یہہ ناری ہو گی اور اپسمیں بباد کرنے لگے ہول دیو
نے اندو نونکو بہت سمجھایا لیکن کسونے اسکا کہنا نمانا
اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ای راجہ بیر بکرماجیت کہو وہ
بہاریا کسکی بہئی راجہ نے کہا وہ استری ششی برہمن
کی تب بیتال بولا اگر یہہ اس باہمن کا جورو اسکی کس
طرح سے ہوی راجہ نے کہا کہ اس باہمن کا بیت رکھوایا
ہوا تو کسونے معلوم نکیا اور اسنے دس بخونیں بیتھہ
کے شادی کی اس لئے اسی کی جورو تہری اور وہ
لڑکا بھی اسکی کریا کرم کا ادھکاری ہو گا یہہ بات
بیتال اسی روکھیں جا لٹکا بھر راجہ گیا اور بیتال کو
باندھہ کاندھے پر رکھہ لیچلا

پندرہویں کہانی

بیتال بولا ای راجہ ہماچل نام پربت ہی تہاں

گندھرپو نگر ہی اور وہاں کا راج راجہ جی موت
کیت کرتا تھا ایک سمے اسنے پتر کے ارتھ کلپ
برچھ کی بہت سی پوجا کی تب کلپ برچھ خوش ہو
بولا ای راجہ تیری سیوا دیکھ میں سن تشٹ بھیا
جو تو چاہے سو بر مانگ راجہ نے کہا کہ ایک پتر مجھے
دو جو میرا راج اور نام رہے اسنے کہا ایسا ہی ہو گا
کتنے دنوں کے بعد راجہ کے بیٹا ہوا نہایت اُسے
خوشی ہوی اور بڑی دھوم سے شادی کی بہت
سا دان پن کر برہمنوں کو بلا اسکا نام کرن کیا
برہمنوں نے اسکا نام جی موت باہن دھرا جب کہ
وہ بارہ برس کا ہوا تب شیو کی پوجا کرنے لگا اور
سب شاستر پڑھ کے بڑا ہی گیانی دھیانی ساہسی
سور بیر دھرماتما پنڈت ہوا اس سمیں اسکی کوئی

نہ تھا اور جتنے اسکے راج میں لوگ تھے وہ سب اپنے
اپنے دھرم میں ساؤدھان تھے جب وہ جوان ہوا
تو اسنے بھی کلپ برچھ کی بہت سیوا کی تب کلپ برچھ
نے پرسن ہو اسے کہا جس بات کی تجھے اچھا ہو سو
مانگ میں تجھے دونگا پھر یہ جیموت باہن بولا جو تم
مجھسے پرسن ہوئے ہو تو میری سب رعیت کا دلدر
دور کرو اور جتنے لوگ میری راج میں ہیں سب مال
دولت سے برابر ہو جاویں تب کلپ برچھ نے
بر دیا سب لوگ دھن سے ات ایسے آسودہ ہوئے کہ کوئی
کسیکا حکم نمانتا تھا اور کوئی کسیکا کام نکرتا جب اس راج
کے لوگ ایسے ہو گئے تب جو بھائی بند اس راجہ
کے تھے وہ ایسمیں بچار کرنے لگے کہ باپ بیٹے تو
دونو دھرم کے بس ہوئے اور لوگ ان کا حکم نہیں

مانتے اسسے انم یہہ ہی کہ اندونوکو پکڑکے قید کیجے اور
راج انکا چھین لیجے غرض راجہ تو انھونکی طرف سے
غافل رہا اور ان سبھونے اپسمیں منصوبہ باندھ فوج
لے راجہ کا مندر جا گھیرا جب یہہ خبر راجہ کو پہنچی تب راجہ
نے اپنے بیتے سے کہا اب کیا کریں راج کمار بولا
مہاراج اپ یہاں براجئے اپکے دھرم سے ابھی جاکے
انھیں مار لیتا ہوں راجہ نے کہا ای پتر یہہ سریر
جو ہی انت ہی اور دھن بھی استھر ہی جب آدمی
جنما تو مرت بھی اسکے ساتھ ہی اسئے اب راج چھوڑ
دھرم کاج کیا جاہئے ایسے سریر کے کارن اور اس
راج کے واسطے مہا پاپ کرنا اچت نہیں ہی کیونکہ
راجہ جد وشٹر بھی مہا بھارت کرکے پیچھے پچتائے
یہہ سن اسکے بیتے نے کہا اچھا راج اپنا گوتیونکو دیجے

اور

اور اب تپشا کیجئے یہہ بات ٹہرا بھائی بھتیجو نکو
بلوا راج دے دونو باپ بیٹے ملیاچل پربت کے اوپر
سے گئے اور وہاں جا کتنی بنا رہے لگے جی موت باہن بیٹے
اور ایک رکھی کے بیٹے سے دوستی ہوئی ایکدن اس
پربت کے اوپر راجہ کا بیٹا اور رکھی کا بیٹا سیر کے واسطے
گئے وہاں ایک بھوانی کا مندر نظر آیا اس مندر میں
ایک راج کنیاں بین لئے ہوئے دیبی کے آگے گا رہی
تھی اس کنیاں کی اور جیموت باہن کی چار نظریں ہوئیں
اور دونو کی لگن لگ گیئی پر راج کنیا من مار لاج کی ماری
اپنے گھر کو بدھاری اور یہہ بھی اس رکھی کے بیٹے کی شرم
کے مارے اپنے استھاں پر آیا وہ رات اندونوں گلعذار
ونکو نہایت بیکلی سے کٹی صبح کے ہوتے ہی ادھر سے راج
کنیا دیبی کے مندر کو گئی اور ادھر راج کمار بھی جاتے

ہی دیکھے کیا کہ راج کنیا بھی ہی تب اسنے اسکی سکھی سے
پوچھا یہہ کسکی کنیا ہی سکھی نے کہا یہہ ملی کیت
راجہ کی پتری ہی ملیاوتی اسکا نام ہی اور ابھی
کماری ہی یہہ کہہ پھر سکھی نے اس راج پتر سے پوچھا
کہو سندر پرکھ تم کہاں سے آئے ہو اور تمہارا کیا نام
ہی یہہ بولا بڑیا دھرونکار راجہ جیموت کیت نام تسکا
میں ست ہوں اور جیموت باہن میرا نام راج کے
بھنگ ہونے سے پتا پتر ہم یہاں آنکے رہے ہیں پھر
سکھی نے باتیں سنکر ساری راج کنیا سے کہیں یہہ سن
اپنے جیمیں بہت دکھ پائے گھر کو آئی اور رات جتنا
کرکے سو رہی پر یہہ دسا اسکی دیکھہ سکھی نے وہ برتانت
اسکی مانکے آگے پرکاش کیا رانی نے یہہ سن کر راجہ کے
آگے بیان کیا اور کہا مہاراج پتری آپکی پرجوگ بھئی

ہی

ہی اسکا برکیوں نہیں ڈھونڈتے یہہ سن کے راجہ نے
اپنے جی میں جتنا کر اسی ہمیں سترا و سو نام اپنے پتر کو بلا
کر کہا بیٹا اپنی بہنکا بر ڈھونڈ لاؤ تب وہ بولا کہ مہاراج
گندھرپ نگار راجہ جیموت کیتُ نام انکا پتر جیموت باہن
نام راج چھوڑ پتا پتر دونو سنا ہی کہ یہاں آئے ہیں
یہہ سن ملی کیتُ راجہ نے کہا یہہ پتری جیموت باہن
کو دونگا اتنا کہہ بیٹے کو اگیا دی کہ پتر جیموت باہن راج
کمار کو راجہ کے پاس سے جاکر بلا لاؤ یہہ راجہ کا حکم
پاکر اس مکان پر گیا اور وہاں جاکر اسکے پتا سے
کہا اپنے پتر کو ہمارے ساتھ کر دو کہ پتا ہمارے نے
کنیا دان دینکو بلایا ہی یہہ سن کے راجہ جیموت کیتا
نے اپنے بیٹے کو ساتھ کر دیا اور وہ یہاں آیا پھر ملی
کیتُ راجہ نے اسکا گندھرپ بواہ کر دیا جب کہ

اسکی شادی ہو چکی تب دلہن کو اور سسر اور سو کو اپنے
استھان پر لیکر آیا پھر ان تینوں نے جار اجہ کو دنڈوت
کیں اور راجہ نے بھی انھیں اسیسیں دیں وہ دن تو یوں
گذرا لیکن دوسرے دن صبح کو اٹھتے ہی دونو
راج کمار اس ملیاگر پربت پر پھرنے کو گئے وہاں جا
کر جیموت باہن کیا دیکھتا ہی کہ ایک سفید ڈھیر اونچا
سا ہی تب اسنے اپنے سالے سے پوچھا بھائی
یہہ دھولا دھولا ڈھیر کیا نظر آتا ہی وہ بولا پتال لوگ
سے کروڑوں ناگ کمار یہاں آتے ہیں تنھیں گرڑ
آ نکلے کھاتا ہی یہہ انھیں کے ہاڑوں کا ڈھیر ہی سنکے
جیموت باہن نے سالے سے کہا متر تم گھر جا کے
بھوجن کرو کیوں کہ میں اس سمیں اپنی نت کی پوجا
کرتا ہوں میری پوجا کرنیکا اب وقت ہوا ہی یہہ

سنکے وہ تو گیا اور جیموت باہن آگے کو جو بڑھا تو رونے
کی آواز آنے لگی اسی آواز کی دھن پر چلا وہاں جو پہنچا
تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک بڑھیا دکھ سے بیاکل ہوئی
روتی ہی اسکے پاس جاکے پوچھا ای ماتا تو کس
کارن روتی ہی تب وہ بولی کہ سنکھ چوڑ ناگ پتر
جو میرا بیٹا ہی اسکی آج باری ہی اسے گرڑ آکے
کھا جاویگا اس دکھ سے میں روتی ہوں اسنے کہا
ای ماتا مت رو تیرے پتر کے بدلے میں اپنا پران
دونگا بڑھیا بولی بیٹا ایسا مت کہو تو ہی میرا سنکھ چوڑ
ہی یہہ کہتی تھی کہ اتنے میں سنکھ چوڑ بھی آن پہنچا
اور اسنے سنکے کہا ای مہاراج مجھسے دلدری بہت
سے پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں پر آپ سے
دھرماتما دیاونت سنسار میں گھڑی گھڑی پیدا نہیں

ہوتے اسے آپ میرے بلتے اپناجی ندنجے کیونکہ آپکے
جیتے رہنے سے لاکھوں آدمیونکا اپکار ہوگا اور میرا
جینا مرنا دونوں برابر ہی تب جھوٹ باہن بولا کہ
یہہ ست پر انونکا دھرم نہیں ہی جو منھہ سے کہہ کرنکریں
تو جہاں سے آیا ہی وہیں کو جا یہہ سنکے سنکھہ چوڑ تو
دیبی کے درشن کو گیا اور اکاس سے گرڑ راج
کمار دیکھتا کیا ہی پاؤں تو اسکے چار چار بانس برابر
ہیں اور تاڑسی لمبی چونچ پہاڑ کے سمان بیت
پھاٹک کی مانند آنکھیں اور گھٹا سے پر ایکا ایکی چونچ
پسار راج پتر پر دوڑا پہلے تو راج پتر نے اپنے تئیں بچایا
دوسری بیر چونچ میں رکھہ اسکو لے اڑا اور چکر مارنے
لگا اتنہمیں ایک بازو بند کہ اسکے نگ پر راجہ کا نام
کھدا ہوا تھا وہ کھلکر لہو بھرا راج کنیا کے سنگھہ گرا

وہ اسکو دیکھہ کر مور چھا کھا گر پڑی جب ایک گھڑی کے
بعد چیتی تو سب برتانت اپنے ماتا پتا سے کہلا بھیجا وے
یہہ بپتا سنکر آے گہنا ر دھر بھرا دیکھہ روے اور تیئو
آدمی ڈھونڈھ ہنکو نکلے کہ رستے میں انھیں سنکھہ چوڑ بھی
ملا اور اونسے بڑھہ کر اکیلا وہاں گیا جہاں راج کمار کو دیکھا
تھا اور پکار پکار سے کہنے لگا ای گرڑ چھوڑ دے چھوڑ دے
یہہ تیرا بھکش نہیں ہی سنکھہ چوڑ میرا نام ہی میں تیرا
بھچن ہوں یہہ سنکے گرڑ گھبرا کر گرا اور اپنے جی میں
سوچا کہ براہمن یا چھتری میںنے کھایا یہہ کیا کیا پھر اس
راج پتر سے کہنے لگا ای پرش سچ کہہ کس لئے
اپنا جی دیتا ہی راج کمار بولا ای گرڑ چھایا کرتے
ہیں اور دنکے اوپر اور آپ دھوپ میں بیٹھے
ہیں پھلتے ہیں پرلے واسطے اچھے پرشونکا اور پیڑ جھو نکا

یہی ہے دھرم جو یہہ دیہہ غیر کے کام نہ آوے تو اس
دیہہ سے کیا پروجن ہے مثل مشہور ہے کہ جوں جوں
چندن کو گھستے ہیں توں توں دونی دونی سوگندھ دیتا
ہے اور چھیل چھیل کاٹ کاٹ ٹکڑے ٹکڑے کرتے
ہیں توں توں ایک ادھک سواد دیتی
ہے جوں جوں کنچن کو جلاتے ہیں توں توں ات
سندر ہوتا جاتا ہے اتم لوگ جو ہیں سو پران جانے
سے بھی سبھاؤ نہیں چھوڑتے انھیں کسی بھلا کہا تو
کیا اور برا کہا تو کیا دولت رہی تو کیا جو نہ رہی تو کیا ابھی
مرے تو کیا جو بعد مدت کے مرے تو کیا جو منکھ نیاؤ کی
راہ سے چلتے ہیں کچھ ہو اور راہ پر پاؤں نہیں رکھتے
کیا ہوا جو موٹے ہوے یا دبلے غرض جسکے سر پر سے
اپکار نہوا اسکا جینا نشپھل ہے اور پرائے ارتھ جسکا

جی ہی انھیں کا جینا ہی یوں کُتّا کو ابھی اپنا جی پالتا
ہی جو برہمن گو منتر استری کی خاطر بلکہ بکانے واسطے
جی دیتے ہیں سو نسچے سدا بیکنتھ باس کرتے ہیں
تب گرڑ بولا جگ میں سب اپنی جانکی رچھا کرتے
ہیں اور اپنا جی دے دوسرے کے جیو کو بچا نا سنسار
میں ایسے برلی ہی ہوتے ہیں یہہ کہہ گرگرڑ بولا بر مانگ
میں تیرے ساہس پر سن تشت بھیا یہہ سنکے جیموت باہن
نے کہا اے دیو جو تم میرے اوپر پرشن بھئے ہو تو اب
ناگو نکو نکھاؤ اور جو کھائے ہیں انھیں جواؤ یہہ سن گرڑ
نے پتال سے امرت لاکر ان سانپو نکے ہاڑوں
پر چھڑکا کہ پھر وہ جی اٹھے اور اسے کہا اے جیموت
باہن میرے پرساد سے تیرا گیا ہوا راج پھر تجھے ملیگا
یہہ بر دے گرڑ اپنے استھان پر گیا اور سنکھ چوڑ

بھی اپنے دہام کو اور جیموت باہمن بھی وہاں سے چلا
کہ راہ میں اسکا سسرا اور ساس اور استری ملی
پھر ان سمیت اپنے باپ کے پاس آیا جب یہہ
احوال سنا تو اسکے چچا اور چچیرے بھائی بلکہ سارے
کتم کے لوگ ملنیکو آئے اور پاوں پر انھیں لیجا راج
پر بیٹھایا اتنی کتھا کہہ بیتال نے پوچھا ای راجہ انمیں
سے ست کسکا ادھک ہوا راجہ بیر بکرماجیت بولا
سنکھہ چوڑ کا بیتال نے کہا کس طرح راجہ نے کہا گیا
ہوا سنکھہ چوڑ پھر جی دینکو آیا اور گرڑ کے کھانے سے
اسنے بچایا بیتال بولا کہ جسنے پرائے لئے اپنی جان
دی اسکا ست کیونہ ادھک ہو راجہ نے کہا جیموت
باہمن ذات کا چھتری ہی اسے جی دینکا ابھیاس
ہو رہا ہی اِسلئے اُسے جان دینی کچھ کٹھن نہ معلوم

دی

دی یہہ سن بیتال پھر اسی بیڑ میں جا لٹکا

سولھویں کہانی

اور راجہ وہاں جا اسے باندھ کاندھے پر رکھ لیچلا تب بیتال بولا ای راجہ بیر بکرماجیت چندرشکھر نام ایک نگر ہی کہ وہاں کا رہنے والا رتن دت سیٹھ تھا اسکے ایک بیٹی تھی اسکا نام ان ماوتی تھا جب وہ جوبن وتی بھئی تب اسکے باپ نے وہاں کے راجہ سے جاکر کہا مہاراج میرے گھر میں ایک کنیا ہی جو آپکو اسکی چاہ ہو تو لیجئے نہیں میں اور کسیکو دوں یہہ سن راجہ نے دو تین براہمیں واسونکو بلاکر کہا اس سیٹھ کی بیٹی کے لچھن جاکے دیکھ آؤ وے راجہ کی آگیا سے سیٹھ کے گھر آئے اور اس لڑکی کا روپ دیکھ سبھی موہت بھئے حسن ایسا گویا اندھیرے گھر کا اجالا

انکھیں مرگ کیسی چوٹی ناگن سی بھویں کمان سی ناک
کیر کیسی ہنبسی موتی کیسی لڑی ہونٹھ کندوری کی مانند کلا کبوتر کا
سا کچ نارنگی سے کمر چیتے کیسی جانگھیں کیلے کے گابھے
سمان ہاتھ پاؤں کنول سے چندر مکھی چپنیا برنی ہنس گونی
کوکل بینی جسکے روپ کو دیکھہ اندر کی اپسرا بھی لجاے
اس پرکار کی سندری سب سلچھن بھری دیکھہ انھوں
نے آپنمیں بچار کیا ایسی جو ناری راجہ کے گھر میں جا
ئیگی تو راجہ اسکا آدھین ہوئیگا اور راج کاج کی چنتا
کچھ نکریگا اسلئے بہتر یہہ ہی کہ راجہ سے کہئے وہ کولچھنی
اپکے جوگ نہیں یہہ بچار کر وہاں سے راجہ کے پاس
آکر نویدن کہا مہاراج اس کنیا کو ہمنے دیکھا وہ آپکے
لایق نہیں یہہ سنکے راجہ نے سیتھہ سے کہا میں بیاہ نکرو
نگا پھر سیتھہ نے اپنے گھر آگیا کام کیا کہ بل بھدر جو راجہ کا

نسیا

سینا بتی تھا اسکے ساتھ اپنے بیٹری کا بواہ کر دیا وہ
اسکے گھر میں رہنے لگی ایکدن کا ذکر ہی کہ راجہ کی سواری
اس راہ سے نکلی اور وہ بھی اس سمے سنگار کیئے
اپنے گھری تھی اتفاقاً راجہ کی اور اسکی چار نظریں ہوئیں
راجہ اپنے سمے کہنے لگا یہہ دیوکنیا ہی یا اپچھرا ہی
یا نرکنیا ہی غرض اُسکا روپ دیکھ موہت ہو گیا
اور وہاں سے نپٹ بیقرار ہو اپنے مندر کو آیا
اسکا منہہ دیکھ دواربال بولا مہاراج آپکے سر پر میں
کیا بیٹھا ہی راجہ نے کہا اج میںنے آتے ہوئے
بات میں ایک کوٹھے پر سند استری دیکھی ہی
نہیں جانتا ہوں میں کہ وہ حور یا پری یا انسان
ہی کہ اسکے روپ نے ایکبارگی میرا منموہ لیا اسسے
بیکل ہوں یہہ سنکے دربان نے عرض کی مہاراج

اسی سیتھہ کی لڑکی ہی جو اسکا سپنا ہتی۔ بل بھدر
ہی وہ اسے بیاہ لایا ہی راجہ نے کہا میںنے جن
لوگوں کو دیکھنے بھیجا تھا اُنھوں نے ہمسے چھل کیا
یہہ کہہ راجہ نے چوبدار کو فرمایا اُنھیں جلدی سے
لے آؤ راجہ کی یہہ آگیا پا چوبدار اُنھیں بلا لایا غرض
جب وہ راجہ کے سنمکھ آئے تو راجہ نے کہا میںنے
جس لئے تمھیں بھیجا تھا اور جو میری اِچھا تھی سو تمنے نکی
بلکہ اپنے جی سے ایک بات چھوٹی بنا کر مجھے اُتر دیا اور
آج میںنے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا وہ ایسی سندر
ناری سب گُنوں پوری ہی کہ اس سے اُسکی ملنی کٹھن
ہی یہہ سنکے اُنھوں نے کہا مہاراج جو آپ فرماتے ہیں
سو سچ ہی پر ہمنے اسے کو لچھنی جس واسطے حضور
میں عرض کیا تھا سو وہ مدّعا سنے ایسمیں ہمنے یہہ بچارا

الپی

ایسی سندر ناری. جو مہاراج کے گھر میں جائیگی تو مہاراج
دیکھتے ہی اسکے بس ہونگے اور راج کاج سب چھوڑ
دینگے تو راج بھنگ ہو گا اس سبھے سے ہمنے اب سنے
بر بنج کرکے کہا تھا مہاراج یہہ سنکے راجہ نے اسے تو کہا
کہ تم سچ کہتے ہو پر اسکی یاد میں راجہ کو نیند بے چینی
تھی اور سب لوگوں پر راجہ کی بیقراری ظاہر تھی کہ
اتنے میں بل بھدر بھی آپہنچا اور اسنے ہاتھ جوڑ راجہ
کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی سے بر تھی ناتھ میں
اپکا داس اور وہ آپکی داسی اور اسکے ہیت آپ
اتنا کشٹ پاویں اسکے مہاراج اگیا دیجے کہ وہ حاضر ہو
یہہ بات سن راجہ نہایت کرودھ کرکے بولا پرائی
استری کے پاس جانا بڑا ادھرم ہی یہہ بات کیا
تونے مجھسے کہی اگیا میں ادھرمی ہوں جو ادھرم کروں

برانی استری ماتا کی سمان ہی اور برانا دھن لوہیکے
برابر ہی سنو بھائی جیسا اپنا جی آدمی سمجھے ویسا ہی
سبکا جی سمجھے پھر بل بھدر بولا وہ میری داسی ہی
جب میئنے اپ کو دی پھر بگاڑی استری کیونکر ہوئی
راجہ نے کہا جس کام کے کرنے سے سنسار میں کلنگ
لگے ویسا کام نکرونگا میں پھر سینا بیتی نے عرض کیا
مہاراج اسیّے میں گھر سے نکال اور جگہہ رکھہ بیسوا
کر آپکے پاس لاؤنگا تب راجہ نے کہا جو تو ستی نار کو
بیسوا کریگا تو میں تجھے بڑا دنڈ دونگا یہہ کہہ راجہ اسکی
یاد میں جتنا کرکے دس دن میں مرگیا پھر بل بھدر
سینا بیتیّ نے اپنے گرو سے جاکر پوچھا میرا سوامی ان
ماونی کارن موا اب مجھے کیا کرنا اچت ہی سوگیا
کیجئے اسے کہا سیوک دھرم یہہ ہی سوامی کے پیچھے اپنا

بھی جی دے یہہ سنکے بخشی وہاں گیا جہاں راجہ کے
تیں جلانے کو لیگئے تھے جتنی دیر میں راجہ کی چتا تیار
ہوئی اسنے بھی اشنان پوجا سے فراغت کی اور جب
چتا میں اگ دی تب یہہ بھی چتا کے پاس گیا اور
سورج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا ای سورج دیوتا
میں من بچ کرم کرکے یہی کامنا مانگتا ہوں کہ جنم جنم اسی
سوامی کو پاؤں اور تیرا اگن گاؤں اتنا کہہ دنڈوت
کر اگ میں کود پڑا یہہ خبر سن ان ماوتی اپنے گرو کے پاس
گئی اور اسی سب کہہ کے پوچھا مہاراج استری کا
دھرم کیا ہی اسنے کہا ماتا پتا نے جسکے تئیں اپنی کنیا
دی اسی کی سیوا کرنے سے وہ کل ونتی کہلاتی ہی
اور دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہی کہ جو ناری اپنے
سوامی کے جیتے برت کرتی ہی وہ اپنے سوامی

کی عمر کم کرتی ہی اور انت کال کو وہ نرک میں
پرتی ہی پر اتم یہہ ہی کیسا ہی سوامی ہیں ہو اسی
کی سیوا کرنے سے اسکی مکت ہوتی ہی اور جو ناری
ہمسان میں ستی ہونے کی کاہنا کر جتنے پاوں زمین
پر رکھتی ہی اتنے اسومید جگ کرنیکا پھل ہوتاہی
اسمین کچھ سندیہہ نہیں اور ستی ہونے کی سمان
ناریکو کوئی دھرم نہیں یہہ سن دنڈوت کر اپنے گھر
کو ائی اور اشنان دھیان کرہت سا دان برہمنوں کو
دے جمنا پاس جا ایک پرکرما کر بولی کہ ای ناتھ
میں تیری داسی جنم جنم ہوں اتنا کہہ یہہ بھی اگ میں جا
بیٹھی اور جلگئی اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ای راجہ ان تینو
نمیں کسکا ست ادیک ہوا راجہ بیر بکرماجیت نے کہا
اس راجہ کا بیتال نے کہا کسطرح راجہ بولا سینا پتی

کی دی ہوئی استری کو چھوڑا اور اسی کے واسطے
جان دی پر دھرم رکھا سوامی کے لئے سیوک کو جی
دینا اچت ہی اور پت کے واسطے استری کو ستی
ہونا لازم اسکارن راجہ کا ست ادھک ہوا بیتال
اتنا سن اسی نزور میں جا لٹکا راجہ بھی پیچھے پیچھے جا
پھر اسے باندھ کاندھے پر رکھ کے لیچلا

ستر ہویں کہانی

بیتال بولا اے راجہ اجین نگر کا مہاسین نام راجہ
تھا اور وہاں کا باسی دیو شرما برہمن جسکے بیٹے کا نام
گناکر وہ بڑا جواری ہوا یہاں تلک کہ جو کچھ اس
براہمن کا دھن تھا سو جوے میں ہار دیا تب سارے
کنبے کے لوگوں نے گناکر کو گھر سے نکال دیا اور اسے
کچھ بن نہ آیا لاچار ہو کر وہاں سے چلا پھر کتنے دنوں میں
ایک شہر میں آیا اور وہاں دیکھتا کیا ہی کہ ایک جوگی

دھونی لگائے ہوئے بیٹھا ہی اسے دَنڈوت کرکے
بھی وہاں بیٹھ گیا جوگی نے اسے پوچھا تو کچھ کھایگا اسنے
کہا مہاراج دوگے تو کیوں نہ کھاؤنگا جوگی نے ایک آدمی
کی کھوپری میں کھانا بھر کے اسے لایا اسنے دیکھ کر کہا اسکبال
کا اَن میں نہ کھاونگا جب اسنے بھوجن نکیا جوگی نے
تب ایک منتر پڑھا کہ ایک یکشنی ہاتھ جوڑے اسکے
حاضر ہوئی اور بولی مہاراج جو اگیا ہو سو کروں جوگی نے
کہا اس برہمن کو اچھا بھوجن دے اتنا سنکے اسنے ایک
اچھا سا مندر بنا اسمیں سب سکھ کے سامان رکھے
پھر اسے یہاں سے اپنے ساتھ لیگئی اور ایک چوکی پر
بٹھا بھانت بھانت کے بینجن اور پکوان تھال بھر بھر
اسکے روبرو رکھے اسنے من مانتا جو بھایا سو کھایا اور
اسکے بعد پان دان اسکے سنمکھ رکھ دیا اور کیسر چندن

گلاب میں گھس کر اسکے بدن میں لگایا پھر اچھے بستر و
گندھوئیں باس کر پہنا پھولونکی مالا گلے میں ڈال وہاں
سے پلنگ پر لا بیٹھا یا کہ اتنے میں سانجھ بھئی اور یہہ بھی
اپنی تیاری کر سیج پر جا بیٹھی اور اس برہمن نے ساری
رین سکھ چین سے کاٹی جب کہ بھور بھئی وہ پکشنی اپنے
استھان پر گئی اور اسنے جوگی کے پاس آن کر کہا کہ
سوامی وہ تو چلی گئی اب میں کیا کروں جوگی بولا وہ بدیا
کے بل سے آئی تھی اور جسے بدیا آتی ہے اسکے پاس
رہتی ہے اسنے کہا مہاراج یہہ بدیا مجھے دو نو میں سادھوں
پھر جوگی نے ایک منتر اسکو دیا اور کہا کہ اس منتر کو
چالیس دن آدھی رات کے سمے جلمیں بیٹھہ ایک چت
ہوکے سادہ اسیطرح سے سادھنے کو جایا کرتا اور
انیک انیک طرح کے بھئی نظر آتے پر یہہ کسو سے نہ ڈرتا

جب کہ وہ مدت ہو چکی جوگی سے اگر کہا مہاراج جتنے
دن اپنے کہے تھے ہیں سا وہ آیا تب اسنے کہا کہ اتنے
دن اب اگ میں بیٹھ کر سا وہ اسنے کہا مہاراج ایک
بیر اپنے کتم سے مل آؤں پہن آگے سا دھو نگا یہہ جوگی
سے کہہ بدا ہو اپنے گھر کو گیا اور بیکنے کے لوگوں نے
اُسے جو دیکھا گلے لگا لگا رونے لگے اور اسکے باپ
نے کہا ای گنا کر اتنے دنوں تو کہاں تھا اور کس
واسطے گھر کو بارا ای پتر اسیسے کہا ہی جو پروُرتا
استریکو چھوڑ کے جدا رہتا ہی اور جو ان ناری کو
بیٹھ دیتا ہی یا جو جسے چاہتا ہی اور وہ اسے نہیں
چاہتا وہ چنڈال کے سمان ہوتا ہی اور ایسے کہا ہی
گرستی کے دہرم برابر کوئی دہرم ہنیں اور گھروالی
کی برابر کوئی سنسار میں سکھ دیسے والی نہیں اور

جو ماتا پتا کی نندا کرتے ہیں سو ادھم نر ہیں اور انکی
گت مکت کبھی نہیں ہوتی ہی ایک بر ہما نے کہا
ہی تب گنا کر بولا کہ یہہ سریر رکت اور ماس کا
بنا ہوا ہی نوکیڑوں کی کہان ہی اور سبھاو اسکا
یہہ ہی کہ ایک روز اُسکی خبر نہ لیجے تو درگندہ آتی ہی
اور گو موت کا برتن ہی جو ایسے سریر سے پریت
کرتے ہیں سو مورکھ ہیں اور جو اسسے ہت نہیں
کرتے وہ پنڈت ہیں اور اس سریر کا یہی دھرم
ہی کہ بار بار جنم لیتا ہی اور مرتا ہی ایسے سریر کا
کیا بھروسا کیجے اسسے بہتیرا اوپر کیجے پر یہہ پوتر نہیں
ہوتا ہی جیسے ملکا بھرا گھڑا اوپر کے دھونے سے پاک
نہیں ہوتا اور جیسے کوئلیکو کوئی بہتیرا دھوے پر وہ دھولا
نہیں ہوتا اور جس سریر میں مل کے سوت سدا

بہا کریں وہ کسطرح سے شدھ ہوا اتنا کہہ پھر بولا کہ کسکی
ماں کسکا باپ کسکی جورو کسکا بھای اس سنسار کی
یہی ریت ہی کہ کتنے آتے ہیں اور کتنے جاتے ہیں
جو جگ اور ہوم کے کرنے والے ہیں سو اگن کو الٹ کر جاتے
ہیں اور جو الب بدھی ہیں سو پرماتما کر بھگوان کو مانتے
ہیں اور جوگی لوگ اپنے گھٹ میں ہری جانتے
ہیں ایسے گرہستی دھرم کو میں نہ کرونگا بلکہ جوگ
ابھیاس کرونگا اتنا کہہ گھر سے بداہو جوگی کے پاس
آکے اگ میں بیٹھہ منتر سادھا پر نجھی نہ آئی تب جوگی
کے پاس گیا اور جوگی نے اسے کہا کہ بدیا تجھے نہ آئی پھر
اسے کہا ہاں مہاراج نہ آئی اتنا قصہ کہہ بیتال بولا کہ ای
راجہ کہو کس کارن اسے بدیا نہ آئی تب راجہ بکرم
بولا کہ وہ سادھک دوچتا ہوا اس لئے نہ آئی اور ایسے

کی

کہا ہی کہ ایک چت ہونے سے منتر سدھ ہوتا ہی
اور دو چت ہونے سے نہیں ہوتا اور ایسے بھی کہا ہی
کہ جو دانکے ہی ہیں تنگی کبر ت نہیں ہوتی اور جو ست
سے ہی ہیں انکے لاج نہیں جو نباو سے ہی تہنیں لجھی نہیں ملتی
اوجو دھیاں سے کے ہی ہیں انکے سدھ نہیں یہہ سن
ہبتال نے کہا کہ جو سادھک منتر سدھ کرنے کے لئے
اگ میں بیٹھا وہ کسطرح دوچتا ہوا راجہ نے کہا کہ منتر
سادھنے کی بریاں جب وہ اپنے کتم سے ملنے گیا اِس
سے جوگی نے کرودھ کر اپنے من میں کہا کہ ایسے
دودل سادھک کو میں نے بدیا کیوں سکھائی"
اسو اسطے اسے بدیا نہ آئی اور ایسے کہا ہی کہ سنکھ
کتنا ہی بڑا کرم کرے پر کرم اسکے ساتھہ رہتا ہی اور
کتنا ہی کام اپنی بدھہ سے کرے بر کرم کا لکھا ہی ملتا"

ہی یہہ سنکر بیتال پھر اسے ورحنت پر جا لٹکا اور راجہ
بھی اسکے پیچھے جا اسے باندھ کاندھے پر رکھ لیچلا

اٹھارہویں

بیتال بولا کہ ای راجہ کوپل پر نام
ایک نگر ہی وہانکے راجہ کا نام سدھ کیشی اور اس
نگر میں دھنکشی نام ایک سیتھہ رہتا تھا اسکی بیٹی
کا نام دھنوتی تھا چھوتی عمر میں اسکی شادی یک
گوری دت نام بنئے سے کر دی کتنے دنونکے پیچھے
ایک لڑکی اسکے بھی نام اسکا موہنی رکھا جب وہ
کبھی ایک برس کی ہوئی تب اسکا باپ مرگیا اور
اس بنئے کے بھای بندوں نے سربس کھوس لیا
وہ لاچار رہو اپنی بیتی کا ہاتھہ پکڑ اندھیری رات
کے سمے اس گھر سے نکل اپنے ماں باپ کے گھر
کو چلی تھوڑی ایک دور جا کر راہ بھول ایک مرگھت

میں

میں جا نکلی وہاں ایک چور سولی پر ٹنگا ہوا تھا اچانک
اسکا ہاتھ اسکے پاؤں میں لگا وہ بولا کہ اِس سے
مجھے کسنے دکھ دیا تب یہہ بولی کہ ہمنے جانکر تجھے دکھ نہیں
دیا میری تقصیر معاف کر اسنے کہا کہ دکھ اور سکھ کوئی
کبھو کو نہیں دیتا جیسا بدھاتا کرم میں لکھ دیتا ہی ویسا
ہی بھگتا ہی اور جو سنگھ کہتے ہیں یہہ کام ہمنے کیا سو بہت
نربدھی ہیں کیونکہ سنکھ کرم کے تاگے میں باندھے
ہوئے ہیں جہاں جہاں جاتا ہی تہاں تہاں کھینچ لیجاتا
ہی بدھاتا کی بات کچھ سمجھی نہیں جاتی کیونکہ سنکھ
اپنے منہیں کچھ بچارتے ہیں اور وہ کچھ اور کر دیتا ہی
یہہ سن دھوبنی بولی ای پرش تو کون ہی اسنے
کہا میں چور ہوں تیسرا دن مجکو سولی پر ہوا ہی اور
جان نہیں نکلتی یہہ بولی کس کارن اسنے کہا کہ بن بیاہ

ہوں اگر تو اپنی کنیا بیاہ دے تو کروڑ اشرفی دوں
مشہور ہی کہ باپ کا مول لوبھ اور بیادھ کا
مول رس اور دکھ کا مول نیہہ جوان تینونکو چھوڑے
سو کھ سے رہے پر یہہ ہر کسو سے چھوٹ نہیں سکتے
انت کال لالچ کے مارے دھنونی نے کنیا دینی
کی اور پوچھا کہ میں چاہتی ہوں کہ تیرے پتر ہو پر
کسطرح سے ہوگا اسنے کہا کہ یہہ جس سے رتونتی
ہوگی اس ایام میں ایک سندر جوان برہمن
کو بلا کر پانچ سو مہر دے اسکا بیج مول لے اسکے
پاس رکھیو اسطرح سے اسکے بیٹا ہوگا یہہ سنکے
دھنونتی نے لڑکی کو سولی کے گرد چار پھیرے دے
شادی کر دی تب چور نے اسے کہا کہ پورب طرف
اندارے کوئیں کے پاس ایک بڑ کا درخت ہی

اسکا

اسکے نیچے وسے اشرفیاں گری ہوئی ہیں تو جا کے
لے یہہ کہہ کر اسکی جان نکل گئی یہہ ادھر کو چلی اور وہاں
پہنچکر اسمیں سے تھوری اشرفیاں لے اپنے ماں باپ
کے گھر آئی انسے یہہ برتانت کہہ انکو اپنے ساتھ
سوامی کے دیسمیں لائی پھر ایک بری سی حویلی بنا
اسمیں رہنے لگی اور وہ لرکی دن بدل برھتی جب
وہ جوبن وتی بھئی ایکدن سکھی کو ساتھ لے کوٹھے
پر کھری بات نہار رہی تھی کہ اسمیں ایک جوان برہمن
اس گیل میں آنکلا اور یہہ اسے دیکھ کام کے بس
ہو سکھی سے بولی کہ اے آلی اس پرشکو تو
میری مانکے پاس لے آ یہہ سن بامنہ کو اسکی مانکے
پاس لے آئی وہ اسے دیکھہ کر بولی کہ سے برہمن میری
بیتی رتو تی ہے جو تو اسکے پاس رہے گا تو میں بتر

کے منت سو اشرفی تجھے دونگی یہہ سنکے اسنے
کہا میں رہونگا یہی باتیں کرتے تھے کہ اتنے میں
سانج بھئی اسے اچھا بھوجن دیا اور اسنے بیالو
کیا مشہور ہی کہ بھوک اتھہ پر کار کا ہی ایک
سوگند دوسرے بنتا تیسرے دستر جوتھے گیت
پانچویں پان چھتے بھوجن ساتویں سیج اتھویں
ابھوکھن یہہ سب وہاں موجود تھے غرض جب
پہر رات ائی اسنے رنگ محل میں جا اسکے ساتھ
ساری رین انند سے کاٹی جب بھور بھئی اپنے
گھر گیا اور یہہ اتھہ کے اپنی سکھیونکے پاس آئی
تب انمیں سے ایک نے پوچھا کہ کہو رات کو
دوستکے ساتھ کیا کیا خوشیاں کیں اسے کہا جس
وقت کہ میں پلنگ پر جا بیٹھی میرے جیمیں ایک

دھڑکا سا معلوم ہوا تھا جب کہ اسنے مسکرا کے میرا
ہاتھ پکڑ لیا خوشی کے مارے میرا لہنگا سنتھل ہوگیا اور
اسنے میرے ناری کو جسوقت کہ ہاتھ لگا مجھے سرت
نہی پھر اسکے بس ہوگئی اور نہ مجھے کچھ خبر رہی کہ کیا ہوا
اور ایسے کہا ہی کہ ایک نامی دوسرے سورما
نیسرے چھتر جو تھے سردار پانچویں سخی چھٹھے گنوان
ساتویں استری رچھک ہوا اٹھویں ملاقات
کا کورتھ ہنوا ایسے پرش کو استری اس جنم میں
تو کیا اس جنم میں بھی نہیں بھولتی حاصل یہہ ہی
کہ اسی رات اسے گرب رہا جب کہ دن پورے
ہوئے ایک لڑکا پیدا اچھتی کی رات کو اسکی ماں
نے سپنی میں دیکھا ایک جوگی کہ جسکے سر پر جٹا
ماتھے پر چاند اجل بھبوت ملے دھولا جنو پہنے سیت

کنوڑ لگے آسن پر بیٹھا سفید سانپونکی سیلی پہنے منڈ
مالا گلے میں ڈالے ایک ہاتھ کھڑگ دوسرے
میں ترسول لئے ہوے مہا بھیاونی صورت بنائے
اسکے سوہن آکہنے لگا کہ کل آدھی رات کے سمے
ایک پتنا ریمیں ہزار مہر کا توڑا اور اس لڑکے کو بند
کر راج دوار پر رکھ آیہہ دیکھتے ہی اسکی انکھ کھل گئی اور
فجر ہوے اپنی ماںکے آگے سب برتانت کہا یہہ سنکے
دوسرے دن اسکی ماں اسیطرح پنا ریمیں اس لڑکے
کو بند کر راجہ کے دروازے پر رکھ آئی اور ادھر راجہ
نے خواب دیکھا کہ وشن بھجا پانچ سر ایک سر میں
تین تین انکھیں اور ہر ایک سر پر ایک ایک چاند
دانت بڑے بڑے ترسول ہاتھ میں لئے اتی ڈرا
ونی صورت اسکے سامہنے آنکے بولا کہ ای راجہ سنے

بارنپر ایک پٹارہ رکھا ہی اسمیں جو لڑکا ہی اسے تو
لے آو ہی تیرا راج رکھے گا یہہ سنتہی راجہ کی انکھ کھل
گئی تب رانی سے سب احوال کہا پھر وہاں سے
اٹھہ دروازے پر اکر دیکھا کہ پٹارہ دھرا ہی جو نہیں
پٹاریکو کھول کر دیکھا تو اسمیں ایک لڑکا اور ہزار
اشرفی کا توڑا ہی اس لڑکے کو اپ اٹھا لیا اور
دوار پالسے کہا کہ اس توڑیکو اٹھا اور محل میں جا لڑکے
کو رانی کی گود میں دیا اتنے میں پربھات ہوا راجہ
نے باہر آ پنڈتوں سے اور جوتشیوں سے بلا کے
پوچھا کہ کہو اس لڑکے میں راج لچھن کیا ہی تب ان
پنڈتوں میں سے ایک سمدرک جانے والا برہمن
بولا کہ مہاراج اس لڑکے میں تین لچھن تو پرتچھ دستے
ہیں ایک تو بڑی چھاتی دوسرے اونچا لیلات

تیسرے بڑا چہرہ سواے انکے مہاراج ہنبس لچھمن پرش
کے جو کہیں ہیں سو سب اسہیں ہیں اس سے نند
یہہ رہے یہہ راج کریگا یہہ سن راجہ نے پرش ہو ہو
تیونکا کنٹھا اپنے گلے سے اتار اس برہمن کو دیا اور
سب بامنھونکو بہت سا دان دے حکم کیا کہ اس
لڑکے کا نام رکھو تب پنڈتوں نے کہا مہاراج اب
کچھ جوڑا باندھ بیٹھے مہارانی گود میں لڑکا لے بیٹھیں
اور سب منگلی لوگونکو بلا کر منگل چار کروا و تب ہم
شاستر کی ریت سے نام کرن کریں یہہ سن راجہ
نے دیوانکو اگیا دی کہ جو یہہ کہیں سو کرو دیوان نے
لڑکے کے ہونے کی اسی وقت نگر میں ڈونڈی خوشی
کی پھروادی یہہ خبر سنکے سب مونگلا مکھی حاضر ہوے اور
گھر گھر سے بدھائی آنے لگی راجہ کے مندر میں انند کے

باجن ناجنے لگے اور منگل چار ہوے پھر راجہ رانی گود
میں لڑکے کو لے چوک میں آن بیٹھے اور برہمن بید پڑھنے
لگے ان برہمنوں میں سے ایک جوتشی نے سبھ گھڑی
لگن مہورت بچار اس لڑکے کا نام ہر دت رکھا
پھر وہ دن دن پڑھنے لگا نداں سولہ برس کی عمر میں
چھ شاستر اور چودہ بدیا پڑھ کر پنڈت ہوا اسمیں
بھگوان کا چاہا یوں ہوا کہ اسکا باپ مر گیا وہ راج
گدی پر بیٹھا اور دھرم راج کرنے لگا کئی ایک برس کے پیچھے
ایکدن وہ راجہ اپنے من میں چنتا کرنے لگا کہ جیسے ماں
باپ سے یہاں جنم لیکے انکی نت کیا کیا مثل ہی کہ
جو دیاونت ہوتے ہیں وہ سب پر دیا کرتے ہیں و
وہی گیانی ہیں اور انہی کو بیکنٹھ ہوتا ہی اور جنکا
من سدھ نہیں تنکا دان پوجا تیرتھ کرنا شاستر

سنتا سب پر نہا ہی اور جو سر دھا ہیں ومنہ بمیت
سرا دھ کرتے ہیں نکا نرپھل ہو تا ہی اور پہتر انکے
نرا ہن جاتے ہیں یہہ بات راجہ نے سوچ بچاری
اب پتر کرم کیا چاہیے پن راجہ ہر دت گیا ہیں گیا
اور جا کر اپنے پتر و نکے نام سے پھل گو ندیکے کنارے
پند دینے لگا کہ اس ندی ہیں سے تینو نکے ہاتھ
نکلے یہہ دیکھ اپنے جی میں گھبرایا کہ ہیں کسکے ہاتھ
دوں اور کسکے ہاتھ ہیں ندوں اتنی کتھا کہہ بیتال
بولا کہ ای راجہ بکرم ان تینو نیں سے کسے پند دینا
اچت تھا تب راجہ نے کہا جو رکو پھر بیتال بولا کس
کارن تب کہا اسنے کہ بامنھ کا بیج تو مول لیا گیا اور
راجہ نے ہزار اشرفی لے کے پالا اس واسطے
ان دو نو نکو پند کا ادھکار نہوا اتنی بات سن

بن بیتال اسی درخت پر جا ٹنگا پھر راجہ اسے وہاں
سے باندھ کر لیچلا اٹھنویں کتھا
تب بیتال بولا کہ ای راجہ چترکوٹ نام ایک
نگر ہی وہاں کا روپ نام راجہ ایک دن اکیلا سوار
ہو شکار کو گیا سو بھولا ہوا ایک مہابن میں جا نکلا وہاں
جاکے دیکھتا کیا ہی کہ ایک ترا سا تالاب ہی اور
اسمیں کنول کھل رہے ہیں اور بھانت بھانت کے
پنچھی کلول کر رہے ہیں اور اس تالاب کے چاروں
اور بر چھونکی گھن گھنی چھاؤنیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں
سو گندھ ونکے ساتھ اڑ رہی ہیں یہہ بھی دھوپ کا توپسا
ہوا تھا گھوڑیکو ایک درخت سے باندھ زین پوش
بچھا کر بیٹھ گیا گھڑی ایک بیتی ایک رکھ کنیا ات سندری
جوبن وتی وہاں پشپ لینے کو آئی اسے پھول توڑتے

ہووے دیکھ راجہ ات کام بس ہوا جب وہ بھول
جو نت اپنے استھانکو چلی تب راجہ بولا کہ یہہ تمھارا کیا
اچار ہی کہ ہم تمھارے اسرم میں اتنتھہ اٰئے اور تم ہماری
سیوا نکرو یہہ سنکے وہ پھر کھڑی ہوئی تب راجہ نے
کہا کہ ایسے کہتے ہیں کہ اتم برن کے گھر جو نیچ برن بھی
اتنتھہ آوے تو وہ بھی پوجنیہ ہی اور چور ہو یا چنڈال پوجنی
ہو ستر ہو یا پتر گھاتک ہو پر جو وہ بھی اپنے گھر آوے
تو اسکی بھی پوجا کرنی اچت ہی کیونکے اتنتھہ سب
کا گرو ہی اسطرح سے جب راجہ نے کہا تب وہ
کھڑی بھئی پھر تو دونو انکھیں لڑانے لگے اِسمیں وہ
منی بھی آپہنچا راجہ نے اس تپسّی کو دیکھہ نسکار
کیا اور اسنے اسیرباد دیا کہ چرنجیو رہو اتنا کہہ راجہ
سے پوچھا کہ یہاں کس کارن آئے اسنے کہا مہاراج

نمسکار

سنکار کرے آیا ہوں وہ بولا کس لئے تو مہا پاپ کرتا
ہے ایس کہا ہے کہ ایک جن پاپ کرتا ہے اور
انیک جن پاپ کا پھل بھگتتے ہیں راجہ سے کہا
کہ مہاراج مجپر کرپا کرکے دھرم ادھرم کا بچار کہو تب
وہ بھی بولا سنئے مہاراج جو جُوتر ن جل کھاین پاس
کرتے ہیں تنکے مارنے سے بڑا ادھرم ہوتا ہے اور پنٹو
پنچھی منکھ کے پرت پال کرنے کا بڑا دھرم ہے اور ایسا
کہا ہے کہ جو بھیمان اور سرن آے کو نربھی کر دیتے
ہیں سو مہا دان کا پھل لیتے ہیں اور اب کہا ہے کہ
چھما برابر تپ نہیں اور سنتوک سمان سکھ متر تا تل دان
نہیں اور دیا سم دھرم اور جو نر اپنے دھرم میں
ساودھان ہیں اور دھن گن بدیا جس پر بھتایا
ابھمان نہیں کرتے اور جو اپنی استری سے سن

نشٹ ہیں اور ست وادی ہیں سو انٹ کال تک
گت پاتے ہیں اور جو جتا دھاری بستر ہین
نرا اید کو سہتے ہیں وے لوگ انت سے نرک
بھوگ کرتے ہیں اور جو راجہ رعیت کے دکھ دینکو
نہیں دنڈ دیتا وہ بھی نرک بھگتا ہی اور جو راج پتنی
یا متر کی استری یا کنیا یا اتھہ نو مہینے کی گربھنی سے
بھوگ کرتے ہیں اب دھرم شاستر میں کہا ہی
یہہ سن راجہ نے کہا آج تک نادانی سے جو پاپ
کیا سو کیا پھر بھگوان نے جانا تو میں نمرونگا راجہ کے
اس کہنے سے منی پرشن ہوکے کہا کہ جو تو برمانگے سو
میں دوں تجھے بہت سنتشٹ بھیا تب راجہ نے کہا
کہ مہاراج جو تم مجہپر تشٹ بھے تو اپنی کنیا مجھے دو
یہہ سن کے منی نے اپنی پتری راجہ کو گندھرب بواہ

کی

کی ریت سے بیاہ دی اور اپنے استھان کو گیا پھر راجہ
رکھ کنیا کو لے اپنے نگر کی طرف چلا کہ رستے میں جب
آدھی دور سے سورج است ہوا اور چندرمہ اوے
تب راجہ نے ایک درخت گھنا سا دیکھ اسکے
نیچے اتر گھوڑا اسکی جڑ سے باندھ آپ زین
پوش بچھا دونوں رہے پھر وہ پہر رات سے
سے ایک برمہ راچھس نے آ کے جگا کر کہا
کہ اے راجہ تیری استری کو کھاونگا راجہ نے
کہا ایسا مت کر جو تو مانگے گا سو میں دونگا تب
راچھش نے کہا کہ اے راجہ جو تو سات برس
کے برہمن کے لڑکے کا سر کاٹ کر اپنے ہات
سے مجھے دے تو میں اسے نکھاؤں راجہ نے
کہا اسیطرح سے میں کرونگا پر آج کے ساتویں دن

تو میرے نگر میں آیو میں تجھے دونگا اسطرح سے راجہ کو
بچن بند کر راجہنس اپنے استھان کو گیا اور بھوبر ہوئے
راجہ بھی اپنے محل میں آداخل ہوا اور منتری سے
سنکے بہت سی شادی کی اور آگے بھینٹہ دی تب
راجہ نے منتری سے وہ برتانت کہہ کر پوچھا کہ ساتویں
دن راجہنس آویگا کہو اسکا جتن کیا کریں منتری
نے کہا مہاراج اب کسی بات کی چنتا نکیجے بھگوان
سب بھلا کریگا اتنا کہہ منتری نے سوا من کنچن کا ایک
پتلا بنوا اسمیں جواہر جڑوا ۲ چھکڑے پر رکھوا چوراہے ۲ ایک
میں کھڑا کروا کر اسکے رکھوالوں سے کہا کہ جو کوئی اسکے
دیکھنے کو آوے یہی اسے کہو کہ جو برہمن اپنے سات
برس کے لڑکے کا راجہ کو سر کاٹنے دے سو
اسے لے یہہ کہکر چلا آیا پھر لوگ جو اسکے دیکھنے

کو آتے تھے اسے چوکیدار یہی کہتے تھے دو دن تو
یوہیں بیتے پر تیسرے دن اسی نگر کا ایک دربل
سا بامنھ کہ جسکے تین بیتے تھے یہہ بات سن گھر
میں آ برہمنی سے کہنے لگا کہ ایک پتر اپنا راجہ کو
بل کے واسطے دے تو دو من سونے کا پتلا جڑاؤ
گھر میں آوے یہہ سن بامنھی بولی چھوٹے لڑکے
کو میں نہ دونگی بامنھ نے کہا کہ بڑے کو میں نہ دونگا یہہ
بات سن مجھلے نے کہا کہ پتا میرے تیں دیجیے اپنے
کہا اچھا پھر برہمن بولا کہ سنسار میں دھن ہی مول
ہے اور دھن ہین کو سکھ کہاں اور جو دلدری
بھیا اسکا سنسار میں آنا برتھا ہے اتنا کہہ مجھلے لڑکے
کو لیجا چوکیداروں کو دے اس پتلی کو اپنے گھر لے
آیا اور ادھر اس لڑکے کو منتری پاس لے آئے

پھر جب سات دن بیت گئے وہ راجہس آیا راجہ
نے اسے چندن اچھت پھول دھوپ دیپ
نئی وید بھل پان لستر دے پوجا کی اور اس
لڑکے کو بلا کھڑگ ہاتھ میں لئے بل دینے کو کھڑا
ہوا اسمیں وہ لڑکا پہلے ہنسا پیچھے رویا اتنے میں راجہ
نے کھڑگ مارا کہ سر جدا ہوگیا سچ ہے جو گیانی کہہ
گئے ہیں استری سنسار میں دکھ کی کھان ہے
اور بپتی کا گھر ساہس کی گرانے والی اور موہ کی
کرنے والی دھرم کی ہرنے والی ایسی جو ہر کبھ
کی چیز ہو اسے اتم گنے کہا ہے اور ایسا کہا ہے
کہ آپد اکے لئے دھن رکھئے اور دھن دیکے استری
کی رچھا کیجے اور دھن استری دے اپنے جی کو
بچائے اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ انی راجہ مرنے کے

سے آدمی روتا ہی تو اسکی حقیقت بتا کہ وہ ہنسا
کیوں راجہ نے کہا یہہ بچار کے وہ ہنسا کہ بالک پن
میں ماتا رچھا کرتی ہی اور بڑے ہوے سے پتا
پالتا ہی سبھی اسمی رعیت کی راجہ سہاے کرتا ہی
سنسار کی یہہ ریت ہی اور میرا یہہ حال ہی کہ ماتا
پتا نے دھن کے لوبھ سے راجہ کو دیا اور وہ
کھڑگ لیئے مارنے کو کھڑا ہی اور دیوتا کو بل کی
اچھا ہی دیا کسیکو بھی نہ آئی یہہ سن بیتال اسی پیڑ
پر جا لٹکا اور راجہ بھی وہیں دیکے پہنچا اور اسے باندھ
کاندھے پر رکھ لیچلا بیسویں کتھا
بیتال بولا کہ ای راجہ بسال پر نام ایک نگر ہی
وہانکے راجہ کا نام وپلیسور اسکے نگر میں ایک بنیا تھا
تسکا نام ارتھ دت اور اسکی بیٹی کا نام اننگ منجری

شادی اسکی کنول پر کے منی نام بنئے سے کردی تھی
کتنے ایک دنوں پیچھے وہ بنیا سمندر کے پار پہنچ گو گیا
اور یہاں جب یہہ جوان بھئی تب ایکدن اپنے
جو بارے پر کھڑی ہوئی رستے کا تماشا دیکھتی تھی کہ
اسمیں ایک بھنیتا کلا کر نام چلا آتا تھا اندونکی چار
نظریں ہوئیں اور دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے پھر گھڑی
ایک کے پیچھے سرت سنبھال بھنیتا برہ سے بیاکل
ہوا اپنے دوست کے گھر گیا اور یہاں یہہ بھی اسکی جدائی
کی بیر سے ہت نے جیتی ہی تھی کہ اسنے ہیں سکھی نے
آنکے اٹھایا پر اسے کچھ اپنی سدھہ نہ تھی پھر اسنے
گلاب چھڑکا اور خوشبوئیاں سنگھائیاں کہ اسمیں
اسے ہوش آیا اور بولی کہ ای کام دیو مہادیو نے
تجھے جلا کر بھسم کیا تسپر بھی تو اپنی کھتائی سے نہیں

ہوکی

چوکتا اور بن ابر ادھہ ابلاؤنکو آن سے دکھہ دیتا ہی
یہہ باتیں کر رہی تھی کہ سانجھ بھئی اور چاند نظر آیا تب
چاندنی کی طرف دیکھہ کے بولی کہ ہے چندرمان
ہم سنتے ہیں کہ تمہے امرت ہی اور کرنوں کی راہ سے
امرت برساتے ہو سو آج میرے پر تم بھی بکھہ برسانے
لگے پھر سکھی سے کہا کہ یہاں سے مجھے اٹھا کر لیچل کہ میں
چاندنی سے جلی مرتی ہوں پھر وہ اسے اٹھا کر چوپاری
میں لیگئی اور کہا تجھے ایسی باتیں کہتے لاج نہیں آتی
تد اسنے کہا کہ ای سکھی میں سب جانتی ہوں پر
من منتھ نے مجھے بار کے نلجی کیا اور دھیرج میں بہتیرا
کرتی ہوں پر برہ کی اگن سے جوں جوں جلتی ہوں
توں توں مجھے گھر بکھہ سا نظر آتا ہی پھر سکھی بولی کہ
خاطر جمع رکھہ میں تیرا سب دکھہ دور کرونگی اتنا کہہ سکھی

اپنے گھر گئی اور اسنے اپنے جی میں بچارا کہ اس برہ
کو اسکے کارن بچوں اور پھر کے جنم لے اسے مل سکھ
بھوگ کروں یہہ کامنا کر گلے میں پھانسے ڈال چاہیکہ
کھینچے اتنے میں سکھی آپہنچی اور اسے جھٹ اسکے گلے
سے رسے نکال کر کہا جینے سے سب کچھ ہی مرنے
سے نہیں وہ بولی کہ ایسے دکھ پانے سے مرنا بھلا
ہی سکھی نے کہا کہ ایک گھڑی سستا کہ میں اسے
جا کر لے آتی ہوں اتنا کہہ وہاں گئی جہاں کملا کر تھا
پھر اسے چھپ کے دیکھا تو وہ بھی برہ سے بیکل ہو
رہا ہی اور اسکا منہ گلاب کے پانی سے چندن
گھس گھس اسکے بدن میں لگاتا ہی اور کیلے کے
کومل کومل پات سے یوں ہانک رہا ہی
تس پر بھی برہ کی اگن سے گھبرا کر چلا ہی چلا پکارتا
ہی

ہے اور منتر سے کہتا ہے کہ زہر لا دے میں اپنے
پران تیاگ کر اس کشٹ سے چھوٹوں اسکے
یہہ اوستھا دیکھ اسنے اپنے جی میں کہا کیا ہے
ساہسی پنڈت چتر ایونکی دھیر سنکھ ہو پر کام دیو
اسے ایک چھن ایک میں بیکل کر دیتا ہے اتنا
اپنے من میں بچار سکھی نے اسے کہا اے کملاکر تیرے
تئیں انگ منجری کہا ہے کہ تو مجھے آکے جی دان دیجیے
اتنا کہہ اٹھ کھڑا ہوا اور سکھی اسے اپنے ساتھ لے
ہوئے اسکے پاس گئی یہہ وہاں جا کے دیکھے تو وہ
موئی ہوئی پڑی ہے پھر آنے بھی ایک آہ کا نعرہ
مارا کہ اسکے ساتھ اسکا دم نکل گیا اور جب صبح
ہوئی اسکے گھر کے لوگ ان دونونکو مرگھٹ
میں لیگئے او چتا چن کر انھے رکھکے اگ لگائی تھی

کہ اسمیں اسکا خاوند بھی برہ دکھ سے مرگھٹ کی
راہ سے آنکلا پھر لوگونکے رونے کی آواز سن کر
یہہ وہاں گیا تو دیکھتا کیا ہی کہ اسکی استری
پر پرش کے ساتھ جلتی ہی یہہ بھی برہ سے بیکل
ہو اسی اگ میں جل کے مرگیا یہہ خبر نگر کے لوگ
سنکے اسمیں کہنے لگے کہ ایسا اچرج نہ انکھوں
دیکھا نہ کانوں سنا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ ای
راجا ان تینوںمیں سے کون سا ادھک کامی
ہوا راجہ بولا کہ اسکا خاوند ادھک کامی ہوا تب
بیتال نے کہا کارن راجہ نے کہا جنے اپنی استری
کو اور کے ارتھہ موی دیکھ کر دوھ تیاگ کر اسکے
پریم میں مگن ہو جی دیا وہ ادھک کامی ہوا یہہ
بات سن بیتال پھر اسی درخت پر جالٹکا راجہ بھی

وہ وہیں جا اسے باندھ کاندھے پر رکھ لے چلا
اکیسویں کتھا بیتال بولا اے راجہ جیستھل نام
نگر وہاں کا بردھمان نام راجہ اسکے نگر میں لشن
سوامی نام برہمن اسکے چار بیٹے ایک جواری دوسرا
کسبی باز تیسرا چھنلا چوتھا ناستک ایک دن وہ
برہمن اپنے بیٹوں نکو سمجھانے لگا کہ جو کوئی جوا کھیلتا
ہے اسکے گھر میں لچھمی نہیں رہتی یہہ سن وہ جواری
اپنے جی میں بہت دق ہوا اور پھر اسے کہا کہ راج
نیت میں ایسے لکھا ہے کہ جواریکے ناک کان کاٹ
دیس سے نکال دینا اسی لئے اتم ہے کہ اور
لوگ جوا نہ کھیلیں اور جواریکی جو ترو لڑکو نکو گھر
میں ہوتے بھی گھر میں نجانیئے کیونکہ نہیں معلوم کس
وقت مار دے اور جو بیسوا کے چرتروں پر

موہت ہوسے تے ہیں سو اپنے جی کو دکھ بسانے
ہیں اور کنبیکے بسمیں ہوسرلبس اپنا دسے انت
جوری کرستے ہیں اور ایسے کہا ہے کہ جو ناری آدمی
نکے من کو ایک گھڑی ہیں موسلے ایسی ناری
سے گیانی دور رہتے ہیں اور اگیانی اسسے بریت
کر اپنا سب شیل جس آچار بچار نیم دھرم سب
کھوستے ہیں اور اسکو اپنے گرو کا اپدیس نہیں
لکتا اور ایسے کہا ہے کہ جسنے اپنے لاج کھوی دو
سریکو وہ کب بچرست کرسنے سے ڈرتا ہے
اور مثل ہے کہ جو بلا و اپنے بچیکو کھاتا ہے
سو جو ہیکو کب چھوڑیگا پھر کہنے لگا کہ جتو نے بالک
پنمیں بڈبانہ بڑی اور جوانی ہیں کام سے اترہو
جوبن سکے گرو میں رہے سو برڈھ کال میں بجھتا

کر حرص کی آگ میں جلتے ہیں یہہ بات سن
ان چاروں نے آپسمیں بچار کر کہا کہ بدیا ہین
پرش کے جینے سے مرنا بھلا ہی اسسے اتم
یہہ ہی کہ بدیس میں جاکر بدیا پڑھئے یہہ بات
آپسمیں ٹھان وے ایک اور نگر میں گئے اور
کتنی ایک مدت کے بعد بڑے پنڈت ہو
اپنے گھر کو چلے راہ میں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک
کنجر موئے ہوئے شیر کی ہڈی چمڑا جدا کر گٹھری
باندھ جاتا ہے کہ لیجائے اسمیں انہوں نے آپس
میں کہا کہ آو اپنی اپنی بدیا آزماویں یہہ ٹھرا ایک
نے اسے بلا کر کچھ دیا اور وہ پوٹ لے اسسے
جدا گیا اور رستے سے کنارے ہو اس پوٹ
کو کھول ایک نے ساری ہڈیاں جا بجا لگا

منتر پڑھہ چھینٹا مارا کہ وے ہاڑ لگ گیٔ دوسرے
نے اسیطرح سے ان ہڑیوں پر ماس جما دیا
تیسرے نے اسی بھانت سے ماس پر چام
بٹھا دیا چوتھے نے اسی ریت سے اسے جان
جلا دیا پھر وہ اٹھتے ہی ان چاروں کو کھا گیا
اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ای راجہ بکرم نے کہا
جسنے اسے جلا دیا سو ہی بڑا مورکھ تھا اور ایسا
کہا ہی کہ بدھہ بنا بدیا کسو کام کی نہیں بلکہ بدیا
سے بدھہ اتم ہی اور رہتی ہے اسیطرح مرتے ہیں جیسے
سنگ کے جلانے والے موے یہہ سن بیتال
اسی درخت پر جا لٹکا پھر راجہ اسیطرح باندھ
کاندھے پہ رکھہ لیچلا   بائیسویں کتھا
بیتال بولا ای راجہ دسوبر نام نگر وہاں کا

ان چاروں نے مل کر ان ہڈیوں کو جمع کیا راجہ

بدھگدہ نام راجہ اسکے نگر میں نارایں نام برہمن تھا
وہ ایک دن اپنے من میں چنتا کرنے لگا کہ میرا
سریر ورِدھ ہوا اور میں دوسرے کی کایا میں
بیٹھنے کی بدیا جانتا ہوں اس سے بہتر یہہ کہ اس
برائی دیہہ کو چھوڑ اور کسو جوان کے سریر میں
جاکے بھوگ کروں جب وہ یہہ اپنے جی میں بچار
کر چکا اور ایک تن سریر میں بیٹھنے لگا تو پہلے
رو دیا اور پیچھی ہنسا پھر اسمیں بیٹھکے اپنے گھر میں
آیا لیکن سارے اسکے کٹم کے لوگ اسکے کرتب
سے واقف تھے پھر انکے آگے کہنے لگا کہ میں
اب جوگی ہوا اتنا کہہ کے پھر پڑھنے لگا اسکے
سریر کو تب تاکے تیج سے سکھا تسمیں من
کو رکھ اندریونکو سنبھال کرے سو جوگی

جبتک کھاوے اور یہہ گت سنسار کے لوگونکی ہی
کہ آنکھہ گلیں سو ندھہ ہیلے دانت گریں بورتے ہوں
لاٹھی لے بھریں تو بھی ترشنا نہیں مٹتی ہی اور
اسیطرح سے کال چلا جاتا ہی دن ہوا رات ہوئی
برس ہوا مہینا ہوا بالک ہوا بورہا ہوا اور کچھہ نہیں ایا
معلوم ہی کہ میں کون ہوں اور لوگ کون
ہیں اور کون کیلئے کسو کا سوگ کرتا ہی ایک
آتا ہی اور ایک جاتا ہی اور انت کال
سب جی جانےوالے ہیں انمیں سے ایک رہے
گا انیک آنکھہ ہیں اور انیک انیک من
ہیں اور انیک انیک موہ ہیں بھانت بھانت
سے کہ پاکھنڈ بر ہماسنے رچے ہیں پر پردھہ واں
انسے بیچ اسا اور ترشنا کو مار سر منڈاتا تھہ

د

میں دنڈ کمنڈل لے کام کرودکو مارجوگی ہونگے
پاوں تیرت تیرت ڈولتے پھرتے ہیں سوموجھ
بدارت پاتے ہیں اور یہہ سنسار سپنے کی
طرح ہی اسمیں کسکی خوشی کیجے اور کسکا
غم کیجے اور کیلے کے گابھیکی طرح سنسار ہی اس
میں سار کچھ نہیں اور دھن جوبن بڑیا کا جو گرو
کرتے ہیں سو اگیان ہیں اور جوگی ہو کمنڈل
ہاتھہ میں لے بار بار بھیک مانگ دودھ گھی
جنی سے اپنے سر پر کو پشٹ کر کام اتر ہوا استری
سے بھوگ کرتے ہیں سو اپنا جوگ کھوتے
ہیں اتنا پڑھ کروہ بولا کہ اب میں تیرت
جاتر اکرونگا یہہ بات سن اسکے کتم کے لوگ
بہت خوش ہوئے اتنی کہانی کہہ بیتال بولا

ای راجہ کس کارن وہ رو یا کس کارن اور ہنسا
تب راجہ نے کہا کہ بالک پن کا مان کا پیار اور
جوانی کا سکھ یاد کر اور اسنے دنوں اس
دیہہ کے رہنے کے موہ سے رویا اور اپنی بڈیا
سدھ کر کے نئی کایا میں بیٹھے کے خوشی سے
ہنسا یہہ بات سن بیتال اسی بیڑ پر جا لٹکا
پھر راجہ اسیطرح سے باندھ کاندھے پر رکھہ لیچلا

تیئسویں کتھا

بیتال بولا ای راجہ دھرم پر نام نگر وہانکا
دھرمگ نام راجہ اسکے شہر میں کو بند نام برہمن
چاروں بید چھوں شاستر کا جاننے والا تھا
اور اپنی دھرم کرم سے ساودھان اور ہرودت[۲] سوم دت[۲]
جگ دت برمنھ دت اسکے چار بیٹے تھے

بڑے پنڈت بڑے جتر اور اپنے باپ کی اگیا میں
سدا رہتے تھے کتنے ایکدن پیچھے بڑا بیٹا اسکا مر گیا
اور وہ بھی اسکے دکھ سے مرنے لگا تس پیچھے وہاں
کے راجہ کا پروہت بشن شرما آن کر اُسے
سمجھانے لگا کہ یہہ منکھ جس سمے ماں کے گربھ میں
آتا ہی پہلے وہیں دکھ پاتا ہی دوسرے جب
جنم لیکے ملموتر میں لوٹتا ہی وہاں بھی رنج
اٹھاتا ہی تیسرے جوانی میں کام کے بس
ہو برہنم کے بہوک سے ایذا سہتا ہی چوتھے
بوڑھا ہو اپنے سر پر کے نربل ہونے سے
اذیت میں پڑتا ہی غرض سنسار میں جنم لینے
سے دکھ بہت ہوتے ہیں اور سکھ تھوڑا کیونکہ
یہہ سنسار دکھ کا مول ہی اگر کوی درخت

کی پھنگ پر جا چرتے یا پہار کی چوٹی پر جا بیٹھے یا پانی
میں چھپ رہے یا لوہے کے پنجر میں گھس رہے
یا پتال میں جا چھپے تو بھی کال نہیں چھوڑتا اور بندے
مور کھ دھنوان نردھن گیانی اگیانی بلوان
نربل کب ہی کوئی ہووے پر یہ سر و بھچھی کال
کسو کو نہیں چھوڑتا تمام سو برس کی منکھ کی آربل
ہے تسمیں سے آدھی تو رات میں جاتی ہے
اور آدھی کی آدھی بال اور برد ھ اوستھا میں
شینش جو رہی سو بیادھ بیوگ سوگ میں گذرتی
ہے اور جو ہے پانی کی ترنگ کی طرح چنچل
ہے اسے اس منکھ کو سکھ کہاں اور اب
کلجگ کے سمے ست بادی منکھ ملنے دلبھ ہیں
اور دن پر دن دیس اجڑتے ہیں راجہ لوبھی

ہوتے ہیں پر تھی منذ بھل دیتی ہے جور وراجا
ری پر تھی میں اپادہ کرتے ہیں اور دھرم تپ
ست سنسار میں نخوتر ارہا ہے راجہ کتنل برہمن
لالچی لوگ لوگائی کے بس ہوے استریاں چنچل
بھئیں پتا کے نندا پتر کرنے لگے اور سنسر تا
اور دیکھو جسکا ماما کنہیا اور پتا ارجن تس ابھے
منی کو بھی کال نے نخوترا اور جس سمے منکھ کو
جم لیجا تا ہے پچھی اسکے گھر میں رہتی ہے اور مان
باپ جو رو لرتسکے بھاے بند کو ہی کام نہیں آتا
بھلا ئی برائی پاپ پن ہے سا تھ جاتا ہے
اور وے ہی کینکے لوگ اسے مرگھٹ میں
لے جا جلا دیتے ہیں اور دیکھو ادہر رات
بتیت ہوتی ہے ادھر دن اوگتا ہے ادہر

چاند است ہوتا ہی اودھر سورج ادے
ہوتا ہی ایسے ہی جوانی جاتی ہی بڑھاپا
آتا ہی اسیطرح سے کال بیتا چلا جاتا ہی
پریہہ دیکھ کربھی اس منکھ کو گیان نہیں ہوتا
اور دیکھو ست جگ میں مان دھاتا ایسا راجہ
کہ جسنے دھرم سے کہ جس سے ساری پرتھی کو
چھا دیا تھا اور ترتیا میں سی رام چندر راجہ کہ
کہ جسنے سمندر کا پل باندھ لنکا جیسا گڑھ توڑ راون
کو مارا اور دواپر جدھشٹر نے ایسا راج کیا
کہ جسکا جس لوگ ابتک گاتے ہیں پر کال نے
انہیں بھی نچھوڑا اور اکاس کے اڑنے والے
پنچھی اور سمندر کے رہنے والے جی سب ہی پا
وے بھی آپت میں آپڑتے ہیں اس سنسار

میں

[illegible]

میں اسکے دکھہ سے کوئی نہیں بچھوتا اسکا موہ کرنا
پرتھا ہی اسے اتم یہہ ہی کہ دھرم کاج کیجے یہہ من
اسنے سوچ اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں جگ
کرنے بیٹھا ہوں تم سمدر سے جا کر پچھوا لے آو
اپنے باپ کی آگیا پا ایک دھنور سے جا کر کہا
کہ ایک روپیا لے اور کچھپ بکرہ دے اسنے
لیا اور بکرہ دیا تب انمیں سے بڑے بھائی نے
منجھلے سے کہا تو اٹھا لے اسنے چھوٹے سے کہا بھائی
تو اٹھا لے اسنے کہا کہ میں اسے چھو رونگا میرے
ہاتھ میں درگند آویگی اور میں بھوجن کرنے میں
چتر ہوں منجھلا بولا کہ میں ناری رکھنے میں چتر
ہوں بڑے نے کہا کہ میں سیج کے سونے میں
چتر ہوں اسطرح سے تینوں بباد کرنے لگے

اور کبجھو کو وہیں چھوڑ جھگڑتے ہوے راجہ کے
دوار پر جا دوار بال سے کہا کہ تین برہمن فر
یادی آئے ہیں یہہ جا کے تو راجہ سے کہہ یہہ سنکے
دربان نے راجہ کو خبر دی راجہ نے بلوا کر
پوچھا کہ تم کسواسطے آپسمیں جھگڑتے ہو تب ان
میں سے چھوٹا بولا کہ مہاراج میں بھوجن چتر ہوں
منجھلے نے کہا کہ پرتھی ناتھ میں ناری چتر ہوں
بڑے نے کہا کہ دھرما اوتار میں سیج چتر ہوں یہہ سن
راجہ نے کہا کہ اپنی پرا چھا دو انہوں نے کہا بہت
اچھا راجا نے اپنے رسوئیکو بلا کر کہا کہ بھانت بھانت
بینجن اور پکوان بنا اس برہمن کو اچھی طرح
بھوجن کرواو یہہ سن رسوئیے نے جا رسوئی
تیار کر اس بھوجن چتر کو لیجا تھال پر بٹھایا جب

ک

کہ وہ گراس اٹھا منھہ میں دے کہ اسے درگندھ
ائی اسے چھوڑ ہاتھہ دھو راجہ کے پاس آیا راجہ
نے پوچھا کہ تو نے سکھہ سے بھوجن کیا تب
اسنے کہا کہ مہاراج آن میں درگندھ ائی ہیں
نے بھوجن نکیا پھر راجہ نے کہا درگندھ کا کارن
کہہ اسنے کہا مہاراج مرگھٹ کی بھوم کے چاول
تھے مردیکی بو اسمیں سے آتی تھی اسکارن نکھایا
یہہ سن کے راجہ نے اپنے بھنڈاریکو بلاکر پوچھا
ارے یہہ کس گاؤں کے چانول تھے اسنے
کہا مہاراج شیوپر کے راجہ نے کہا وہانکے کسان
کو بلاؤ تب بھنڈاری نے اس گاؤں کے زمیدار
کو حضور میں بلوایا راجہ نے پوچھا یہہ کس بھوم کے
ہیں تب اسنے کہا کہ مہاراج شمشان کے ہیں

یہہ سن کے راجہ اس برہمن کے لڑکے سے کہا کہ تو
سچ بھوجن چتر ہے پھر ناری چتر کو بلوا ایک
مکان میں پلنگ بچھوا سب بھوگ کے سامان
رکھوا ایک اچھی استری کو بلوا اسکے پاس
رکھوا دیا اور وے دونو آپسمیں ہنستے ہوئے
باتیں کرنے لگے راجہ چھپ کے جھروکھے سے
دیکھنے لگا اور اس برہمن نے چاہا کہ اسکا مکھ
چمن کرے اسمیں اسکے منھ کی باس پا منھ
پھیر سو رہا راجہ نے یہہ چلتر دیکھ اپنے مندر میں
جا کر آرام کیا بھور سمے اٹھ دربار میں آ اس برہمن
کو بلا کے پوچھا کہ ای برہمن اج کی رات تو
نے سکھ سے کاٹی تب اسنے کہا مہاراج سکھ
نپایا پھر راجہ نے کہا کارن برہمن نے کہا

ای

اسکے منھ سے بکری کی گندہ آئی تھی اسے جی"
میرا بہت سنے چین رہا یہہ سن راجہ نے
کٹنی کو بلا کر پوچھا کہ اسے تو کہان سے"
لائی تھی اور یہہ کون ہے تب اسنے کہا
یہہ میری بہن کی بیٹی ہے جب تین مہینے
کی تھی تب اسکی مان مرگئی اور مین نے
اسے بکری کا دودھ پلا پلا کر پالا ہے یہہ
سن راجہ نے کہا سچ تو ناری چترہے
پھر سیج پتر کو اچھے اچھے بچھونے کروا پلنگ
پر سلوایا پربھات ہوے راجہ نے اسے
بلا کر پوچھا تو رات بھر سکھ سے سویا تب
اسنے کہا مہاراج رات بھر نیند نہ آئی راجہ
نے کہا کس کارن اسنے کہا مہاراج اس سیج

کی ساتویں تہہ میں ایک بال ہی وہ
میری پیٹ میں چبتا تھا اسسے نیند نہ آئی
یہہ سن راجہ نے اس بچھونے کی ساتویں
تہہ میں دیکھا تو ایک بال نکلا تب اسے
کہا کہ تو سچ مچ چتر ہی اتنی بات
کہہ بیتال بولا ان تینوں میں کون اتی چتر
ہی راجہ بیر بکرماجیت نے کہا جو سیج چتر
ہی وہی اتی چتر ہی یہہ سن بیتال
پھر اسی درخت پر جا لٹکا راجہ بھی وہیں
جا اسے باندھ کر کاندھے پر رکھ لے چلا

چوبیسویں کتھا

تب بیتال نے کہا اے راجہ کلنگ دیس
میں ایک جگ شرما نام برہمن تس کی استری

نام سوم دتّاات روپ وتی تھی وہ برہمن
جگ کرنے لگا اسمیں اس استریکے ایک
سندر لڑکا ہوا جب وہ پانچ برسکا ہوا تب
باپ اسکا شاستر پڑھانے لگا بارہ برس کی
عمر میں وہ سب شاستر پڑھکے بڑا پندت
ہوا اور سدا اپنے باپ کی سیوا میں رہنے
لگا کتنے ایک دن بیتے وہ لڑکا مر گیا اسکے سوگ
سے ماتا پتا چلّا چلّا رونے لگے یہہ خبر پا سارے
کنبے کے لوگ دھائے اور اس لڑکے کو ارتھی
میں باندھہ کر شمشان میں لیگئے اور وہاں جا اسے
دیکھہ دیکھہ اپسمیں کہنے لگے دیکھو موئے پر بھی سندر
لگتا ہی اسیطرح سے باتیں کرتے تھے اور چتا چنتے
تھے وہاں ایک جوگی بھی بیٹھا تپسیا کر رہا تھا

یہہ بات سن وہ اپنے جی میں بچار نے لگا کہ میرا
سر پرات بردہ ہوا جو اس لڑکے کے سر بر میں بیٹھوں
تو سکھ سے جوگ کروں یہہ سوچ کر اس لڑکے
کے سر بر میں بیٹھہ کروت لے رام کرشن کہہ اٹھ
اٹھہ بیٹھا جیسے کوئی سوتے سے اٹھہ بیٹھے یہہ دیکھہ تمام
لوگ اچنبھے ہو اپنے اپنے گھر آئے اور اسکے
باپ کو یہہ اچرج دیکھہ بیراگ ہوا پہلے ہنسا پیچھے
رویا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ بکرم کہہ وہ
کیوں ہنسا اور کیوں رویا تب راجہ نے کہا جوگی
کو اسکے سر بر میں جاتے دیکھہ اور یہہ بڑا سیکھہ کر ہنسا
اور اپنے سر کے چھوڑنے کی موہ سے رویا کہ ایکدن اسی
طرح مجھے بھی اپنا سر بر چھوڑنا بڑیگا یہہ سن بیتال بھر
اسی درخت میں جا لٹکا اور راجہ بھی پیچھے جا اسے باندھ

کانز

کاندھے پر رکھ لیچلا بچیسویں قصہ

تب بیتال بولا ای راجہ دکھن دسا میں دھرم
پر نگرہی وہانکے راجہ کا نام مہابل ایک سمے اسی
دیس کا ایک اور راجہ فوج لے چڑھ آیا اور اسکا
نگر ان گھیرا کتنے ایک دنوں لڑتا رہا جب سینا
اسکی مل گئی اور کچھ کٹ گئی تب لاچار ہو رات
کے وقت رانی کو بیتی سمیت ساتھ لے جنگل کی
راہ لی جب کئی ایک کوس بن میں نکل گیا اس
اسمیں پربھات ہوا اور ایک گاؤں نظر آیا تب
رانی اور راج کنیا کو ایک پیڑ تلے بیٹھلا اب
گاؤں کی طرف کھانے کا کچھ سامان لینے
چلا تھا کہ اسمیں بھیلوں نے آن گھیرا اور کہا ہتیار
ڈال دے یہہ سن کے راجہ نے تیر مارنا شروع کیا اور

اودھر سے انھوں نے اسطرح ایک پہر لڑائی رہی
اور کتنے ایک لوگ بھیلونکے مارے گئے اتنے میں
ایک تیر راجہ کے کپال میں ایسا لگا کہ پھر اکے گر پڑا
اور ایک نے آ راجہ کا سر کاٹ لیا جب رانی اور
راج کنیا نے راجہ کو موا دیکھا تو روتی پیٹتیں الٹتی
بن کو چلیں اسیطرح سے کوس دو ایک چل ماندی
ہو کے بیٹھیں اور انیک انیک بھانت کی چنتا کرنے لگیں
اسمیں چندرسین نام راجہ اور اسکا بیٹا دونو شکار
کھیلتے ہوئے اسی جنگل میں آنکلے اور دونونکے
پانونکے چنھ دیکھ راجہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اس مہا
بن میں آدمی کی پانو کے نشان کہانسے آئے راج
بیٹے نے کہا کہ مہاراج یہہ چرن چن استریکے ہیں پرش
کا پانو ایسا چھوٹا نہیں ہوتا راجہ نے کہا سچ ایسا کومل چرن

الی

برشش کا نہیں ہوتا پھر راج بنر نے کہا اسی سے گئی ہیں
راجہ نے کہا کہ چلو اس بن میں ڈھونڈیں جو ملیں تو
جسکا یہہ بڑا پاوں ہے سو تجھے دونگا اور وہ میں لونگا
اسطرح سے آپسمیں بچن بند ہو اگے جا دیکھے تو وہ دو
نو بیٹھی ہوئیں ہیں انہیں دیکھہ خوشش ہو موافق قرار
کے اپنے اپنے گھوڑے پر بیٹھا گھر لے آئے رانی کو
راج کنور نے رکھا اور راج کنیا کو راجہ نے اپنی کیتھا کہہ
بیتال بولا ای راجہ بکرم ان دونوں کے لڑکو نکا آپسمیں کیا
ناتا ہوگا یہہ سن راجہ اگیان جب رہا پھر بیتال خوشش ہو
بولا کہ اے راجہ میں تیرا دھیرج اور ساہس دیکھہ ات
پرشن ہوا پر ایک بات میں کہتا ہوں سو تو سن کہ
جسکے سر کے بال کانٹوں جیسے اور دھی کات سی
اور نام شانت شیل سو تیرے نگر میں آیا ہے اور

تجھے اسنے میرے لئے کو بھیجا ہی اب بیتھا مرگھت
ہنوز جگا رہا ہی اور تجھے مارا چاہتا ہی اس لئے
مین جتا دیتا ہوں کہ جب وہ پوجا کر چکے گا تب تجھسے کہے
گا کہ ای راجہ تو اشتانگ ڈنڈوت کر تب تو کہیو
کہ میں سب راجونکا راجہ ہوں اور سب راجے آن کے
مجھے ڈنڈوت کرتے ہیں مینے آج تک کسو کو ڈنڈوت
نہیں کی اور میں نہیں جانتا اب گرو ہیں مجھے کرپا کر سکھا
دیجیے تو میں کروں جب وہ ڈنڈوت کرے تب ایک
کھڑگ ماریو کہ سر جدا ہو جائے تب تو اکھنڈ راج کریگا اور
جو یہہ تو نکریگا تو وہ تجھے اجل راج کریگا اتنی بات راجہ مار
کو جتا بیتال اس مردیکے قالب سے نکل کر جتا گیا اور
کچھ رات رہتے وہ مردہ لا راجہ نے جوگی کے آگے رکھ
دیا جوگی نے اسکو دیکھ کر خوش ہو راجہ کی بہت سی بڑائی
کی

کا پھر منتر پڑھ اس مردیکو جگا ہوم کر بل دیا اور دکھن
کی طرف بیٹھ جتنا کچھ وہاں سرانجام تیار کیا تھا سو
اپنے دیوتا کو چڑھا دیا اور پان پھول دھوپ دیپ
نیئی وید دے پوجا کر راجہ سے کہا کہ تو ڈنڈوت کر تیرا
بڑا تیج پرتاپ ہوگا اور اشٹ سدھ نو ندھ سدا
تیرے گھر میں رہی گی یہ سن راجہ نے بیتال کی بات
یاد کر ہاتھ جوڑ نیت ادھین تا کر کہا کہ مہاراج میں پرنام
کر نہیں جانتا پر آپ گرو ہیں جو کرپا کر سکھائیے تو
میں کروں یہ سن جوگی نے جو ہیں ڈنڈوت کرنے
کو سر جھکایا تو ہیں راجہ نے ایک کھڑگ مارا کہ سر
جدا جدا ہوگیا اور بیتال نے ان پھولوں کا مینہ برسایا
ایسا کہا ہی کہ جو اپنے تئیں مارا چاہے اسکے مارنے سے
ادھرم نہیں اس سے راجہ کا ساہس دیکھ اندر سمیت سب

دیوتا اپنے اپنے جانو پر بیٹھہ وہان نت جے کار کرنے
لگے اور راجہ اندر نے پرسشن ہو راجہ بیر بکرماجیت
سے کہا کہ بر مانگ تب راجہ نے ہاتھہ جوڑ کر کہا مہاراج
یہہ کتھا میری سنسار مین پرسدھہ ہو اندر نے
کہا کہ جب تک چاند سورج پرتھی اکاس استھر ہی
تبتک یہہ کتھا پرسدھہ رہی گی اور تو سب بھوم کا
راجہ ہوگا اتنا کہہ راجہ اندر اپنے استھان کو گیا اور راجہ
نے ان دونو لوتھونکو لے اس تیل کے کڑاہ مین ڈال
دیا تب وہ دونو بیر آ حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمین
کیا اگیا ہی راجہ نے کہا جب مین یاد کرون تب تم
آنا اسطرح سے ان سے بچن لے راجہ اپنے گھر آ
راج کرنے لگا اب کہا ہی کہ پنڈت ہو یا مورکھہ ہو یا
لڑکا ہو یا جوان ہو جو بڈھو ان ہوگا اسی کی نت جے ہوگی

BIBLIOTHECA NACIONAL DE LISBOA

Y. 4. 27.

117

118

7945

MICROFILMADO
FR. 1249

226